

ہرگز وہ پڑھنے میں نہیں آسکتی۔

فی زمانہ حبقہ رعد الہی اور تجارتی و خانگی خطوط و دستاویزات وغیرہ لکھے جاتے ہیں وہ سب اسی تحریر میں ہوا کرتے ہیں۔

اصلی شان تحریر اور ہے اور بناوٹی اور ہوتی ہے۔ اس کتاب میں اس امر کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے کہ حقیقی تحریر طلباء کے سامنے پیش کیجاوے تاکہ انکی واقفیت میں اضافہ کا موجب ہو۔

کتاب ہذا صرف تحریر شکستہ کے متعلق ہے اور اس سے بڑا و مقصود صرف طلباء کو لکھنا پڑھنا سکھانا ہے۔ اسلئے اس میں صرف شکستہ ہی کے متعلق سارا بیان ہے۔ خط شکستہ کے متعلق چند ہدایات بھی جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں جس سے طلبہ کو جن کو خط شکستہ کے استادوں نے اسکے لئے مقرر فرمایا ہے جو طلبہ کو بجد مفید اور کارآمد ہونگی

احقر العباد

سید توکل حسین اختر بلگرامی عفی عنہ

فہرست مضامین کتاب ہذا

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
	باب اول	
۱	مفرد حروف کا بیان	۱
۲	ہم شکل حروف	۲-۳
۳	حروف جدا گانہ	۴ تا ۶
۴	الفاظ برائے مشق	۷
۵	نقعات برائے مشق	۸
۶	سال یا سنہ	۹
۷	رقوم	۱۰-۱۲
۸	چٹانک وغیرہ کی وزنی تحریر	۱۳
۹	جدید طریقہ خطوط نویسی	۱۴
۱۰	ہدایات ضروری	۱۴-۱۵
	باب دوم	
۱۱	نقشہ القاب و آداب بڑوں کو	۱۵-۱۶
۱۲	برابر والوں کو	۱۶
۱۳	چھوٹوں کو	۱۷
۱۴	بڑوں کے نام خطوط	۱۷-۲۱
۱۵	بڑوں کی طرف سے چھوٹوں کو	۲۲-۲۵
۱۶	برابر والوں کے نام	۲۶-۲۹
۱۷	منفرداً و جدا گانہ درجات کے	۲۹-۳۰

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
	باب سوم	
۱۸	شادی کے خطوط - رقعہ دعوت	۳۱
۱۹	رقعہ دعوت بہ قریب تولد فرزند	۳۲
۲۰	کاروباری خطوط	۳۳ تا ۳۸
۲۱	عرصیان	۳۹ - ۴۱
۲۲	پتہ تکھنے کا طریقہ	۴۲ تا ۴۳
	باب چارم	
۱۳	کاغذات پواری	۴۴ تا ۴۵
۱۴	نقشہ جات ضررہ	۴۶ - ۴۷
۱۵	سیاہہ	۴۸ - ۴۹
۲۶	کھٹونی جعبندی	۵۰ - ۵۱
۲۷	بہی کھاتہ جنس	۵۲ - ۵۳
۲۸	بھیوٹ	۵۴ - ۵۵
۲۹	کھاتہ	۵۶
۳۰	حالی و نمبر دار تعریخ خود کاشت وغیرہ	۵۷ تا ۶۰
	باب پنجم	
۳۱	کاغذات نہری	۶۱
۳۲	پرچہ نہری	۶۲ تا ۶۵
	باب ششم	
۳۳	کاغذات ضروری و دستاویزات - رقعہ مرض عند الطلب نمود رسید	۶۶ - ۶۷
۳۴	کرایہ نامہ سرخط	۶۸

بشمار	نام مضمون	صفحه
۳۵	فایده غلطی و تمسک	۶۹
۳۶	تمسک قسط بندی	۷۰
۳۷	پیه آراضیات	۷۱-۷۲
۳۸	قبولیت	۷۳-۷۴
	باب مرقوم عدالتی کاغذات	
۳۹	نوش بنفرض علیحدگی کاشت	۷۵
۴۰	عرضی دعوی بقایا لگان	۷۶-۷۷
۴۱	نوش وصولیابی لگان	۷۸-۷۹
۴۲	درخواست و اظنحاج	۸۰
۴۳	مختار نامه خاص	۸۱
۴۴	مختار نامه عام و رسید	۸۲-۸۳
۴۵	اقرار نامه	۸۴
۴۶	وقف نامه	۸۵
۴۷	مهریه نامه	۸۶
۴۸	رهن نامه بلاد خلی	۸۷-۸۹
۴۹	رهن نامه دخی	۹۰-۹۱
۵۰	بیع نامه مکان	۹۲-۹۳
۵۱	وصیت نامه	۹۴-۹۵

صفحہ	نام مضمون	نمبر شمار
	باب ہفتم	
	کاغذات مقدمہ فوجداری	
۹۶	سمن	۵۲
۹۷	وکالت نامہ	۵۳
۹۸	چکلہ وضمانت نامہ	۵۴
۹۹	ضمانت نامہ برائے ملازمت	۵۵
۱۰۰	استغاثہ	۵۶
۱۰۱	بیان رام دین چار	۵۷
۱۰۲	رپورٹ سب انسپکٹر	۵۸
۱۰۳	نقل سمن حاضری مدعا علیہ	۵۹
۱۰۴	پیشی مقدمہ اجلاس مجسٹریٹ بہادر	۶۰
۱۰۴-۱۰۵	نمونہ فارم چکلہ وضمانت	۶۱
	باب نہم	
	تنقیدی مضامین	
۱۱۱ تا ۱۰۷	موازنہ اشعار	۶۲
۱۲۲ تا ۱۱۲	پرنڈول کی کمیٹی	۶۳
۱۲۳	تغزیت نامہ	۶۴
۱۲۴	سپاس نامہ	۶۵
۱۲۵	تشکایت نامہ	۶۶
۱۲۵	خطبہ وداعی	۶۷
۱۲۶	خطبہ وداعی کا جواب	۶۸
۱۳۴ تا ۱۲۷	شعر اور ان کے خصال	۶۹
۱۳۴ تا ۱۳۵	رحم کی عدالت میں بے زبانوں کا استغاثہ	۷۰
۱۵۲ تا ۱۴۳	مضامین	۷۱
۱۵۹ تا ۱۵۳	پرچہ ہائے امتحانات بمبئی اسکول ۱۹۳۸ء تا ۱۹۳۷ء	۷۲

باب اول

خط شکست کی حروف تہجی

ا ب ج د ر ز س ش ص ط ع ف ق ک
گ ح ط ل م ن ی ت ث ف ہ ل ا د ی و

مفرد حروف کا بیان

اکثر دیکھا گیا ہے کہ "الف" جب کسی لفظ کے شروع میں یا آخر آتا ہے تو مستعلیق
میں اپنے سولہ کے حرف ملا کر گز نہیں لکھا جاتا۔ مگر خط شکست میں اس کو ملا کر لکھتے ہیں جیسے

لج لعم لومر الحال وغیرہ

آج احمد آدمی الحال وغیرہ یہ مستعلیق ہیں۔

اسی طرح جب کسی لفظ کے درمیان یا آخر میں آتا ہے اور اس سے پہلے حرف د ڈ ذ ر ژ ز
ث ز د ہ تو یہ تو مستعلیق میں ملا کر گز نہیں لکھا جاتا مگر شکستہ میں ان حروف سے بھی ملا دیتے ہیں جیسے

تعلیق :- دادا - دوا - سزا - جدا وغیرہ
شکستہ :- ~~دوا~~ سزا جدا وغیرہ

ہم شکل حروف

کچھ حروف ایسے ہیں جنکی صورتیں ایک سی ہیں مگر نقاط کے رد و بدل سے ان میں فرق ہو جاتا ہے ایسے حروف کو ہم شکل یا متشابہ حروف کہتے ہیں :-

(۱) متشابہ کشش (۲) متشابہ دواؤں - (۳) متشابہ بین الحال -

(۱) متشابہ کشش وہ حروف ہیں جن میں کشش کے اوصاف پائے جاوین وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

پ پ ت ت ث

یہ حروف جب لفظ کے شروع یا درمیان میں آتے ہیں تو مثل تعلیق کے نلائے اور

لکھے جاتے ہیں البتہ جب آخر میں آتے ہیں اور ان سے پہلا حرف "الف" ہوتا ہے تو تعلیق کے برخلاف شکستہ میں ملا کر لکھتے ہیں :- جیسے

شکستہ :- خباب بابہ - خستہ جلابہ
تعلیق :- خباب باب ذات جواب

(۲) ہمشکل دائرہ :- وہ حروف ہیں جن میں دائرہ کی صفت پائی جاوے اور وہ یہ ہیں جیسے

ج چ ح خ س ش ص ض ع غ

ان میں سے ج چ ح خ جب کسی لفظ کے آخر میں آتے ہیں اور ان سے پہلا حرف
ا۔ و۔ یا و ہوتا ہے تو شکستہ میں نستعلیق کے برخلاف اکثر لاکر تحریر کرتے ہیں جیسے

شکستہ :- الج مع - شمع مع

نستعلیق :- آج مع شرح موج

باقی حروف کی صورتیں نستعلیق اور شکستہ دونوں میں خواہ وہ لفظ کے شروع یا درمیان
یا آخر میں آئیں - تبدیل نہیں ہوتی جیسے :-

شکستہ :- گس - آتش - اشتہار - الغرض

نستعلیق :- آس - آتش - اشتہار - اعراض

(۳) متشابه بین الحال :- وہ حروف کہلاتے ہیں جن میں نہ تو کشش کی صفت
پائی جاوے اور نہ دائرہ کی ط خط - و - ڈ - ذ - ر - ر - ز - ث -

ان میں سے و - ڈ - ذ جب کسی لفظ کے شروع میں آتے ہیں اور ان سے بعد کا حرف
ا۔ ک۔ گ۔ ل۔ م۔ ن۔ و۔ یا ہوتا ہے تو شکستہ میں نستعلیق کے برعکس لکھتے ہیں جیسے

شکستہ :- ط ط گ گ ر - م - م - م

تعلیق :- دال - ڈگری - دل - دم - دن -
 اور جب لفظ کے آخر میں آتے ہیں تو شکستہ میں اکثر اپنے پہلے حرف سے ملا کر لکھتے ہیں جیسے
 شکستہ :- عد - سد - سد - لہ - ھ

تعلیق :- عدد - سود - مدد - آرد - داد
 اور جب ان حروف کے اول یا آخر میں الف یا ی ہو تو اس طرح لکھتے ہیں جیسے :-
 شکستہ :- ھ - شاعر - ھ - بالھر
 تعلیق :- ادا - شادی - دادی - بادی

ر - ژ - ژ - یہ حروف لفظ کے شروع میں آتے ہیں یا درمیان میں یا آخر میں
 شکستہ میں عموماً اپنے سے بعد کے حرف سے ملا کر لکھے جاتے ہیں جیسے -

شکستہ :- ھ - مزار - نالھ - نلار

تعلیق :- دار - مزار - زیادہ - زار

ط - ظ - ان حروف کی شکل تعلیق اور شکستہ دونوں میں ایک سی رہتی ہے البتہ
 جب ر یا و کے بعد میں آتے ہیں تو شکستہ میں تعلیق کے برخلاف اکثر ملا کر لکھتے ہیں جیسے

شکستہ :- شرط - مضبوط - مشروط

تعلیق :- شرط - مضبوط - مشروط

شکسته: گرو - کمر - و - غیر
تعلیق: گرو - کمر - و - غیر

٤-٥

یائے معروف اور یائے مجہول شکستہ میں قریب قریب یکساں لکھے جاتے ہیں۔

نہایت :- شاہ گری ہالے سرائی
تعلیق :- شاہ گری ہادی سرائی

الفاظ براے مشق

بنے دل ڈر کے کھلی - ہر - صحت فنی
 رُخ دل ڈر رہ اس دو دم رت فن
 سچ جلد کلمہ کسر جُتے کف وہ یہ سزل
 سچ جال کل کس جُڑ کف وہ یہ سزل

شام	کام نام	خشکی تری	طالع پسی	شرق
شام	کام نام	خشکی تری	دال راج	پاس شرق
ملالت	سویج	رطوبت	سویج	کاوشی علم
دولت	سویج	رواج	مزاج	سراج کاوش علم
فاضل	کامل	ناقل	العظم	ججم خالق
فاضل	کامل	ناول	اعظم	جامم خادم ساجد
سریلغ	سریلغ	حریمی	شریف	جبلک ٹانگ ٹانگ
سراج	دلغ	حرمیں	شریف	ہوک دانگ ٹانگ
اسباب	اشرف	آفتاب	بارات	اخراج تاراج
مقرضی	مطلوب	معمول	مبارک	شرافت
مقرض	مطلوب	معمول	مبارک	شرافت
گوشی	حرام	عرض	لعوام	لعلم بلائر
گردش	حرام	عرض	احکام	اعلان برائے
الغلام	الغلاف	مطابق	مغربی	سنترک موافق
انام	اصراف	مطابق	مغربی	سنترہ موافق

جنتی	مصول	قلمدان	پٹھان	چپچپ	لغزل
خبری	مصول	قلمدان	پٹھان	چپچپ	لغزل
سولہ	لغزل	لغزل	لغزل	لغزل	لغزل
سوداگری	دختر	لا جواب	احتیاج	اندازہ	

فقرات برا مشق

خلد سب کو پیدا کیا ہے	طست لکھ لکھ کر	سبق خیر مالہ کرو
خلد نے سب کو پیدا کیا ہے	اُستاد کا ادب کرو	سبق خوب یاد کرو
کس کی بہت لہجہ ہے	صبح کا ٹھنڈا فائدہ تر ہے	کسی کی گالی نہ م
کس کی بہت اچھا ہے	صبح کا ٹھنڈا فائدہ کرنا ہے	کسی کی گالی نہ دو
بڑوں کی عزت کرو	ماں باپ کا حکم مانو	صفائی سے رہنا اچھا ہے
بڑوں کی عزت کرو	ماں باپ کا حکم مانو	صفائی سے رہنا اچھا ہے
یہ غیر ممکن ہے	بڑا ذکر زبان پر نہ لانا چاہیے	بہت ملائم لہجہ بولا کرو
یہ غیر ممکن ہے	بڑا ذکر زبان پر نہ لانا چاہیے	بہت ملائم لہجہ بولا کرو
دولت بڑی تجارت ہے	دریائے گنگا کے کنارے آباد ہو	آرام سے دیر نظر آتی ہیں
دولت بڑی تجارت ہے	دریائے گنگا کے کنارے آباد ہو	آرام سے دیر نظر آتی ہیں

طرح طرح نقش و نگار ہیں۔ طرح طرح دید و باید دریا کی سیر کرتے ہیں
 طرح طرح کے نقش و نگار ہیں کہ شاید و باید دریا کی سیر کرتے ہیں
 گزارش ہے معاف ہو جانا مقتضائے انصاف ہے حاضر عدالت ہوا۔
 گزارش ہے معاف ہو جانا مقتضائے انصاف ہے حاضر عدالت ہوا۔
 رام پرشاد قبائلی رام پرشاد قبائلی رام پرشاد قبائلی
 رام پرشاد قبائلی رام پرشاد قبائلی رام پرشاد قبائلی

سال یا سنہ

سال عیسوی - یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے۔
 سال عربی یا ہلکانی - یکم محرم سے شروع ہوتا ہے۔
 سال ہندی یا سمبت بکر می چری سے شروع ہوتا ہے۔
 سال ہندی یا سمبت بکر می چری سے شروع ہوتا ہے۔

سال حسابی - یکم اپریل سے شروع ہوتا ہے۔
 سال زراعتی - یکم جولائی سے شروع ہوتا ہے۔
 سال فصلی - یکم اکتوبر سے شروع ہوتا ہے۔

١	ع	١٤	م	٣٣	م	٥٩	ل	٦٥	م	٨١	ل
٢	ع	١٨	م	٣٣	ل	٥٠	م	٦٦	م	٨٢	م
٣	م	١٩	ل	٣٥	م	٥١	ل	٦٤	م	٨٣	م
٤	ل	٢٠	م	٣٦	م	٥٢	م	٦٨	م	٨٤	ل
٥	م	٢١	ل	٣٤	م	٥٣	م	٦٩	ل	٨٥	م
٦	ع	٢٢	م	٣٨	م	٥٢	ل	٤٠	م	٨٦	ل
٧	م	٢٣	م	٣٩	ل	٥٥	م	٤١	ل	٨٧	م
٨	ل	٢٤	ل	٤٠	ل	٥٦	م	٤٢	م	٨٨	م
٩	ل	٢٥	م	٤١	ل	٥٧	م	٤٣	م	٨٩	م
١٠	م	٢٦	م	٤٢	ل	٥٨	م	٤٤	ل	٩٠	م
١١	ل	٢٧	م	٤٣	ل	٥٩	ل	٤٥	م	٩١	ل
١٢	م	٢٨	م	٤٤	ل	٦٠	م	٤٦	م	٩٢	ل
١٣	م	٢٩	ل	٤٥	م	٦١	ل	٤٧	م	٩٣	ل
١٤	ل	٣٠	م	٤٦	ل	٦٢	م	٤٨	م	٩٤	ل
١٥	م	٣١	ل	٤٧	م	٦٣	م	٤٩	ل	٩٥	ل
١٦	م	٣٢	م	٤٨	ل	٦٤	ل	٥٠	م	٩٦	ل
١٧	م	٣٣	م	٤٩	ل	٦٥	م	٥١	ل	٩٧	ل
١٨	م	٣٤	م	٥٠	ل	٦٦	م	٥٢	ل	٩٨	ل
١٩	م	٣٥	م	٥١	ل	٦٧	م	٥٣	ل	٩٩	ل
٢٠	م	٣٦	م	٥٢	ل	٦٨	م	٥٤	ل	١٠٠	ل

۲۰۰ = اے	۲۰۰۰ = ع
۳۰۰ = س	۳۰۰۰ = م
۴۰۰ = اے	۴۰۰۰ = ل
۵۰۰ = ص	۵۰۰۰ = ه
۶۰۰ = س	۶۰۰۰ = م
۷۰۰ = ل	۷۰۰۰ = م
۸۰۰ = ل	۸۰۰۰ = م
۹۰۰ = ل	۹۰۰۰ = ل
۱۰۰ = اے	۱۰۰۰ = ع

نوٹ۔ ایک پیسہ = ۲ پیسہ ۱۰ پیسہ = ۳ پیسہ ۲۰

اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے کہ جب کوئی رقم سو روپیہ آنے پائی لکھنا ہو تو روپیوں کو تو رقم میں اور آنے پائی کو سون میں لکھتے ہیں جیسے تھکوا بارہ روپیہ پانچ آنے نو پائی لکھنا ہے تو اس طرح لکھنا چاہیے

چند مثالیں بغرض ذہن نشین ہو کر چلی جائیں
 پندرہ روپیہ پچھ آنے چھ پائی
 ۱۵ روپیہ ۶ پائی

لے ۱۱	یا	لے ۱۱	گیارہ روپیہ گیارہ آنہ تین پائی
لے ۱۳	یا	لے ۱۳	چوڑا سی روپیہ تیرہ آنہ تین پائی =
لے ۱۵	یا	لے ۱۵	دوسو پچاس روپیہ چار آنہ نو پائی =
لے ۱۶	یا	لے ۱۶	چار سو ترانوے روپیہ دو آنہ چھ پائی =

گزر اور گرہ

گزارہ گرہ کی تعداد بھی رقم میں ہی تحریر کی جاتی ہے البتہ گز کی تمیز کے لئے رقم کیساتھ (درعہ) اور گرہ کی تمیز کے لئے منہدسہ کے ساتھ (+) یہ نشان بنادیتے ہیں جیسے۔

لے ۱۱ سے درعہ

لے ۱۱ سے درعہ

+ ۳

+ ۵

بیگہ - بسوہ - وغیرہ

بیگہ - بسوہ - بسوانسی وغیرہ کی تعداد بھی رقم میں ظاہر کی جاتی ہے مگر بیگہ کے لئے آخر میں (۵) موڑنے کے بجائے (گ) علامت بیگہ بتاتے ہیں۔ بسوہ بسوانسی وغیرہ کی تعداد منہدسہ کے بعد لفظ بسوہ - بسوانسی - لکھ دیتے ہیں جیسے۔

۳ بسوہ

۶ بسوہ

اکائی کی تعداد تک بیگہ اس طرح لکھتے ہیں

۱۔ سبک ۲۔ ہے ۳۔ للہ ۴۔ ص ۵۔ ہے ۶۔ معہ ۷۔ ہے ۸۔ ہے ۹۔

من - سیر - چٹانک وغیرہ

اکائی کی تعداد یعنی ۹ من تک رقم کے ساتھ لفظ من لکھتے ہیں جیسے عا من سے من
دیگر اس کے بعد رقم کے آخر میں موڑنے کے بجائے (ع) یہ نشان بنادیتے ہیں جیسے ع
ع۔ ع۔ دیگر

سیر کے لئے ہندسہ کے ساتھ لفظ سیر یا یہ نشان (لام) بناتے ہیں جیسے ص من
سیر

صبرین وغیرہ۔

آدمی چھٹانک سے تین پاؤں تک اس طرح کہتے ہیں۔

لکھ چھانند
 رام سولایاؤ =
 - رام
 لکھ چھانند
 رام دیکھ پاؤ =
 - رام

د چنانک یا القهار دام القهاره .

دوہا چھپانک دربار دھنیا پو = کرم

تین چھانک درام تیر پاد = ۷۱۴

چارچٹائی یاد دہی - ۱۴ - سار ستر پاؤ = ایک سیر

ایک نثر اس کے ایک شعر ہے کلمہ نقلہ اٹولہ
نوٹ :- حکما کے بیان میں کہ سرخ کہتے ہیں بدنیو جہ لفظ اذراں میں تسخ سے مراد رتی ہے

نام رشتہ	لقب	الحاج
گرو کو	بہتر صاحب فیضکم پروردگار شریف	" "
بندست جرنی	حبیب نذیر صاحب قلم فیضکم	" "
آقا کو	خلد و لغت سلاست	تسلیم
کسلد بڑا لکھی کو	مخدوم بزرگ - حبیب دلا	تسلیم - نذیر شریف
مانے طہر تاشی	مخدومہ مکرمہ خبابہ صاحبہ طہمت	لبابہ خیر و خیر
چچہ مال - یوں خالہ چیر کو	مدظاہر	
بڑھن یا سکی کو	حبیب نذیر صاحب قلم محبت	
	برابر والون کو	
بھائی سا لے یا سکو	بھائی صاحب	تسلیم
مکت کو	میر جبار - مکت - مکرم بزرگ	تسلیم
	مشفق منے - شفقت بزرگ	
ہن یا سکی کو	نذیر صاحب - پیام عزیز حبیب	تسلیم
خاوند کو	سید حسن تاج میر مالک	خلد آپ کو زندہ دلا
بیور کو	محمد لائیک	الستین علاقہ کراچی

چھوٹوں کو

نادرشتہ	القاب	الحج
بیٹے کو	نوحیچہ من سلما	دعا کرتے ہوئے اللہ کے
"	برخوردار من سلما	معاذ اللہ
پتے نالہ بھتیجے بیٹے کو	میر نوحیچہ نذر نظر - سنجہ بکر	اللہ دعا معلوم ہو
چھوٹے بھائی کو	عزیز از خانہ من سلما	اللہ دعا دراز معلوم ہو
بیٹی - پوتی - لڑائی	نوحیچہ من سلما - پیار بیٹ	نور ہو - جنتی ہو
عباسی - بھتیجی - غیر کو		حالات کو خوش رکھے
چچا بہن یا چچا بھائی کو	مہشیر عزیز سلما	

بڑوں کے نام خطوط

(۱) باپ کو

لکھو

س ۱۹۳۷ء

خیریت ہے صاحب نام ظلمت - اللہ سبحانہ بے غم ہے اللہ

لتخارجكم نتیجہ سنا دیا گیا میرا اپنی عجزت میں اللہ بھیجے یا میرا بھائی چچہ دعاؤں کے
 اثر میں اللہ تعالیٰ ہمارے سب کلمہ روانہ ہونے لگا۔ اور ایک روز اگر کچھ بے اختیار
 ہم پیر قیام کرتے ہوئے تاریخ کو کسی وقت حاضر ہونے لگا۔

خبر ملا کہ صاحبہ خدمت میں الحاج بہاؤ بخونہ کو دعا پیار
 لایا فرائض پڑھتا۔ سید القاسم

(۲) ۱۲۵۲ھ

جنوری ۱۹۳۷ء

جونپور

تبدلیں و عظم جناب علی صاحبہ کلیم - الحاج ابی گنا اثر چاروں
 اللہ انعام حاصل ہو کر عیش و عشرت افزائی ہو جائے گا گنا اثر صاحب
 (۱) آپ سلسلہ علائقہ میں اور تمام عزیز متفکر میں پروردگار عالم حبیب کو
 شفا کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

(۲) سوہر اللہ اور جو ملکہ صاحبہ کلیم سب ملکہ صاحبہ کلیم
 ان سے ایسے اور کئی دیکھا اگر وہ روپیہ دیدیں تو بہت روزہ پھر لے کر لایا جاتا
 (۳) میں نے خدمت میں دخلات دیدیں منظور ہو جانے پر حاضر ہونے کے بعد
 ملا تاج علی صاحبہ دعا پڑھیں۔ چونکہ وہاں
 لایا فرائض پڑھتا۔ سید القاسم

نیتھو سیکر لکھی

۲۲ ستمبر ۱۹۳۷ء

قبلہ و کتبہ خانبہ نانکھ جی مہم ظلالہم - اللہ جی اب عفر کرے اور جی
 ۱) دھار دے بھنم سے پاس ہوئی لڑائی دے سے لڑائی لگیا ہوئے لہذا
 خالق ۲) طے کتبہ لکھی دے لکھے منظور جلد از جلد خیر فرما کر مراد
 فرمائیے جائے تا اگلے انڈیائی پٹھن کی کوشش و محنت کر سکنے فقط
 اقامت لکھی لکھی لکھی لکھی

(۴) چچا کو

بلکلام

۲۲ جون ۱۹۳۷ء

مخدوم و سکھ خانبہ جی چچا صاحب اللہ جی اب عفر کرے ہونے کہ اللہ جی
 جی - ۱) کم نتیجہ لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی
 کہی ہیئت ہر سب سے طریق سے ہر مبارکباد قبول فرمائیے اور مٹھا بھجی دے
 مہم صاحب اور بچوں جی - خدمت میں لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی

سندیلہ

۱۸ نومبر ۱۹۳۶ء

محترم مکرم خیر خالو صاحب - اللہ کے بغیر صحت کی گارنٹی نہ ملے گی۔
 لکٹ والہ تھیں ۲۵ دسمبر کو شالور سے چار دیم قبلہ صاحب کی لپٹ سے تھیں فرمایا کہ پوچھ
 جاؤ کہ خیر خالو صاحب سلام قبول فرمائیے اور بھائی و خینہ کو دعاؤں - اے خالو سلام و ریزہ الدین
 (۶) ہاں ہے

خیر خالو صاحب قبلہ میں ظلم

اللہ کی رحمت و نصرت سے تمہاری خیر خالو صاحبہ عورتیں چارہ بیماریاں اور
 ریاہ زالیہ منتہا ہیں لہذا آپ کے دل و فیک لائی اور کوائف و دیار کے سرور
 حیات میں بہت کام کو اعتبار رہنے کا حق ہے جس کی آواز میں کہیں باقی رہے۔
 و فیضہ اللہ -
 اذیلا اللہ ۶ نومبر ۱۹۳۶ء

پہنچاؤ

بلکہ اس ضلع ہوتی

۱۸ مارچ ۱۹۳۶ء

خیر خالو صاحب قبلہ میں ظلم

بلکہ اس ضلع ہوتی بلکہ اس ضلع ہوتی بلکہ اس ضلع ہوتی
 بلکہ اس ضلع ہوتی بلکہ اس ضلع ہوتی بلکہ اس ضلع ہوتی
 بلکہ اس ضلع ہوتی بلکہ اس ضلع ہوتی بلکہ اس ضلع ہوتی

اور ہر وقت اس خاقاں کے درگاہ میں دعا کرتی ہوں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اس دنیا
میں کامیاب کرے اپنی طرہ سے محنت کرنے میں کوئی کمی نہ ہو۔ غرض یہ کہ اس کا مقصد
اس میں ہے کہ کیا ہر خوشی و ہر ملکہ و غم کم خیال اس آئندہ خوشی میں لپکے رہا
و نہ یہ کہ میری محنت ٹھکان لگے فقط زایلہ العجب۔

خالد علی خان شہسوار دہلی

بڑھائی نام

۱۴ فروری ۳۲

کلام

بلا و ملکہ و عظیم بندے ملک

اللہ عز و جل جس روز جنت طاعتی کے گھر میں کوئی ملازمہ نہ ہو گی وہ روز
کو بہت فکر ہے جس کا یہ بہ جزوہ ملازمہ طبعاً طبیعتاً کم حال ہے کہ اس
کی حالت نہ تھی ہوا اس اعتراف کے کھانا تک نہیں کھایا طبیعتاً بگڑا لیکن ہر قسم
چراغ بن بھلا ہوا اس موت کے بالائے ہر پولائش ترین قریب خام ہو گیا
اور روزانہ خام ہوتا چلا جاتا۔ اس میں ہر قسم کی اصلاح و نصیحت پر بخیر ہی اپنی خیریت
سرحد طاعت فریاد ہے جب کہ اس کی بہت دعا کرتی تھی
سبحان خالق و خدایت حسنہ عفو عنہ

بڑوں کی طرف سے چھوٹوں کو سنیے کو

۳۱ التوبۃ ۱۹۳۷ء

اللہ اکبر

نوجوان سیکہ - دعا - تمہارا خط بخیر ملا - پڑھ کر خیر الفیض ہوا
تمہارے تندرستی و خرابی کا سبب معلوم نہیں ہوتا اگر کیا ہو - اللہ - دیکھتے ہیں کہ کچھ
ہنس سے بھر کچھ عالم - نہیں مری - کھیلے وقت - شریک ہو کر - ورزش کا شغل
رہنا نہ رکھو - فٹ بال وغیرہ میں - پورے پورے دلچسپی اور حب سے کھانا معقول طور پر
مہم ہو جائے کہ نہ لڑاؤ لڑے کرنے کا ایک طریقہ ہے ورزش میں تم نے پڑھا ضرور ہوگا
لیکن لے چلے چلے چلے کہ تمہارا علم ہو جاوے - سب سے دقت تم کو معلوم ہو کہ
ضرور پینک ورنہ کھولیں صبح کی پانچ بجے ہوتا ہے لیکن تندرستی کا قیام اگر ایک
تعجب ہے کہ تندرستی اپنی نہیں ہے تو ان سے کہیں کہ سننے سے اپنے کو محفوظ
ہے - تندرستی لگتی ہے کہ اس کی تندرستی ہمارا نہیں ہے
(فقط اللہ اعلم)

ہاکی فٹبال میں

دہرہ درگہ
وزیر سیکرٹری ہوا۔ لکھنؤ خط ملا۔ لکھنؤ پٹر کر اور تمہارے قابلین معلوم کر کے بیچے شہر
شاہرہ بیٹے شاہرہ کے ایجنٹ میر نصیر علی پر غور کیا۔ مہنہ اور صالحہ دیکھ کر کالیہ
ہوئے ہیں۔ پروردگار عالم سے دعا ہے کہ وہ تمام جملہ ارجلہ باہر ترقی پر پہنچے اور اولین
دنیا لاپنی زندگی زمانہ میں تم کو لکھنؤ کے پروردگار کے زیلعہ بخیر دعا
اور کیا شیر کر دے فقط ہوا۔
تمہارا لکھنؤ۔ سجاد حسین

فلاں

۱۹۳۷ء

اللہ

نور چشم سیکرٹری ہوا۔ لکھنؤ خط ملا۔ لکھنؤ پٹر کر اور تمہارے قابلین معلوم کر کے بیچے شہر
شاہرہ بیٹے شاہرہ کے ایجنٹ میر نصیر علی پر غور کیا۔ مہنہ اور صالحہ دیکھ کر کالیہ
ہوئے ہیں۔ پروردگار عالم سے دعا ہے کہ وہ تمام جملہ ارجلہ باہر ترقی پر پہنچے اور اولین
دنیا لاپنی زندگی زمانہ میں تم کو لکھنؤ کے پروردگار کے زیلعہ بخیر دعا
اور کیا شیر کر دے فقط ہوا۔
تمہارا لکھنؤ۔ سجاد حسین

تمہارا لکھنؤ۔ سجاد حسین

چھوٹے بھائی کو

۳ نومبر ۱۹۳۷ء

بھائی

بالا عزیز میرا ہوا بیچو تمہارے عزیز میں بری ہو چکا ہے
 خیر صبح کلکٹ بھالو ملا خیر بنے نہایت تیرا امیر خواہی ہو
 اور فرمایا آپ کے کوئی تکلیف سمجھتی ہو خیر تھا۔ الخیر میں طے فرمایا کہ
 میں ۱۴ چار روز میں آپ کے واسطے تین سال کا مقام تجویز کروں گا۔ جہاں تک
 ہو گا اللہ کے مقام پر بھی جو کچھ آپ کے واسطے رہے وہی ہے کہ جس میں موصوف
 نے سمجھتی ہر طرح پر مطمئن ہو گیا تو وہی سے ملایا گیا۔ (اطلاعاتی تحریر کر کے
 زلیخا دے گا)

میرا
 اللہ

چھوٹے بھائی

۔۔۔ بدلاؤ

۵ جولائی ۱۹۳۷ء

ہمیشہ عزیز کے ساتھ تھا حالو تم نے مجھ سے چلتے وقت دعا کر لیا تھا
 میں اللہ کے ساتھ تھا آپ کے پاس بدلاؤ ہو چکا ہے مگر ان دنوں ساتھ تحریر کرتی
 ہوں کہ تم نے اپنے خبابہ والدہ سے ہمیشہ بہت اظہار کرتی ہیں کیونکہ
 میں نے سب کچھ اللہ کے ساتھ لکھی آج کل تو سب لوگ بھی نئی نئی

تبدیل ہو گیا عیسٰی (عجلہ وقت) یہ سننے کو بڑی سختی
 دینے لگا کیا کہنا۔ خصوصیت سے صبح و شام نوک لطف و رعایت جو کہ ہر صبح باہر
 سے لہذا تم تالیف کے فرغ ہو کر صبح و شام تاکہ ساتھ لکھ لکھ کر چلیں ورنہ جو لوگ
 بعد انتظار رہا رہے نینا تالیف کے جانے کے بچہ نکل دیا پیار
 دھاک۔ قاسم رضا

شاکی کو

لؤل بیچی

۴ جولائی ۱۳۶۶ء

غزیم سلطان نے دھا سین تم کو اطلاع دیتے ہوئے کہ ہم لوگ
 ۳ جولائی کو روانہ ہوئے صبح وقت اعظم گڑھ پر پہنچے لہذا تمہارے
 سپرد القدر کام کیا جاتا رہا۔ اس کے خوف میں ٹیشن پہلے بنا اور وہاں کو حکمی
 کنٹرول بابو پیر اللہ حیدر ہٹ پر لکھ لکھ کر مزور لکھ صاف
 لکھ دیا۔ اس میں کوئی چیز ضائع نہ ہوئی یا تمہارے موقع سے وقت فروری
 میں آدینے کے ہوئے۔ جب کہ کام مطابق تحریر اپنی رسالہ میں لکھو دو
 دھاگو

سید شوکت حسین

خطوط برابر والون کے نام

۲۰ اگست ۱۹۳۷ء

(۱)

پلیٹ بھیت

ہر ایم۔ سلام و ثنوت۔ رفقہ ستم نے درود فرمایا جہاں شکر

گنار ہوئے۔ نوح چشم بیکہم متعلق کیا تجویز ہو سکتی ہے۔ آپ بہتر لائق علم
کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ وقت طرز عمل کو دیکھ کر نتیجہ صحیح صحیح نکال سکتے ہیں۔

بخار کام طاقہ بہت ہی کم ہے ہر وقت حال ہی میں مجھ میں آمد بھی
ہم میں رہتا ہے بلکہ ہر وقت ہر وقت ہر وقت ہر وقت ہر وقت ہر وقت

اس طرف سے نہ ہو تو جو کام نہ چاہیں خوشی کر سکتے ہیں اور اس طرف سے نہ ہو تو
زمانہ بقیت لفظ بروقت ملاقات اللہ علیہ السلام یاد رکھو فقط والسلام

نیز کتبی سید عبدالحی

۲۰ جولائی ۱۹۳۷ء

(۲)

پہاں

فنا کر کے فرمائے بزرگ سید صاحب۔ سلام و ثنوت و شتاق ملاقات

نہاں مبارک۔ آپ لکھتے اور عنایت میں کس زبان سے شکر اللہ

کرتے یہ آپ سچی محبت کا نتیجہ ہے۔ دنیا میں آپ لکھ لکھتے کم ہوتے ہیں

جو کچھ بگڑتے ہیں آپ سچی ہیں اور سچی ہیں اور سچی ہیں اور سچی ہیں

لازم از کم این تخلص کلید ہے اور کچھ حد تک پیر الیہ المیہ ویک خفیت یا پورہ ہوا
 لا یمکن لک خیر عیدین تشریف لا ینزل تو جملہ بچہ لا الہ الا انت فقط زائد شریف و ملاقات
 و رضیہ التی تزلزل النساء

حکیم کے نام

جوت پورے

۴ ستمبر ۱۹۳۷ء

الرحمن من خبر حکیم صاحب قلم و قلم

تسلیم - مزاج شریف - نوحیہ (اللاہ) کے لئے جو خبر خبر نے جو نوری تھا
 و روانہ دیا جاتا ہے لیکن میں نے کسموتقا و بینہ ہے بلکہ ضعف اور زالیہ ہوتا
 جاتا ہے لہذا فرمایا تھا میں نے نریں کو تیس کے دن روز دیکھ لیا کہ وہ چنانچہ حکیم صاحب
 سوار کشتن پر آج تین روز سے برابر جا رہا ہے اور برابر خالی طپس آ رہا ہے سختی
 پریشانی ہے کہ کیا کیا چاہا مجھ کو لایہ خط رفیق ملے ملامت و بدست بھیجا جاتا ہے ہاں
 فرما کہ خبر کمال ہے تشریف لایا ہے والسلام - خالق الہی - سید فرزند علی

میر صاحب یا سید صاحب کے نام

غازی آباد

۴ نومبر ۱۹۳۷ء

کافی مانتا مندا ہے خبر میر صاحب لایا لطف - تسلیم - مزاج شریف مختص صاحب

۱۰ حضرت ہونے والے تکریم خط بننے آیا روزانہ انتظار میں گنا گنا کر خط
 خطا کر پوچھنے خط لایا کھول کر پڑھا تو کچھ لکھا تھا کہ میں نے تم کو جو تحریریں
 لانا تھیں۔ مقدمہ میں کامیابی کا ہونا چاہیے ہو گیا یہ آپ کو روشنی اور
 دھماکا بخیر ہے خبر ہو کر میرے قریب کہ کوئی خبر نہ سنایا کچھ کام باقی تھا نہ خط نہ خبر
 (فقط ملاحظہ فرمائیں) نیا نیا منہ۔ جب تک ہے

خطوط ملازمین کے نام
 ضلع دار کو

ملاحظہ

۲۰ حوالہ نمبر ۳۳۳
 سکرمنٹ کے عہدے صاحب۔ تسلیم۔ آپ کے خطوط کو تین دنوں
 کاؤت میں غور و لمانہ کیا اور نہ روپیہ اس میں غلطی ہو گئی سب کچھ
 صحیح ہے نہایت آتا ہے۔ اس لئے کہ ملازمین میں اس کی نفور غلام اور روپیہ اور
 اور جلد حال اس سے بوالہسی مطلع کرو۔ جو شہنشاہ حسین

خدمت گار کو

۶ جولائی ۱۳۳۶ء

خیر و خیر

سینے کی خبریں۔ تم اس وقت تکریم کے لئے لایا ہے حالانکہ برقع

رواں تاکید کر گئی تھی کہ ایک ہفتہ سے لادند نہ رہنا۔ میں نے تاریخ ماہ حاکم کو فضا ابو
جاء لکم اور ٹکوسیر علیہ چلنا ہوا۔ اس کے بعد اس کے پوتے کو اپنے پاس لے گیا اور اپنے توفیق سے اس کو تمام امور میں

باب سویم شادی کے خطوط

(۱) رقعہ تقریب شرکت دعوت ولیمہ

محضیٰ بند
تقریب خط لکھ کر خدائے بر خور رسیدہ ہے کہ خبر جہ الطاف کو بیان
موقع ہونے کے تاریخ ۲۲ دسمبر ۱۳۳۶ء بوقت نوح صبح شرکت دعوت ولیمہ
محبے معنوی میں شامل فقط واللہ نیازمند رسیدہ ہے کہ جس بیکلام صلہ

(۲) رقعہ شرکت رسومات شادی

مکرم تسلیم خدائے فضل کہ جسے بر خور رسیدہ ہے کہ خبر جہ الطاف کو بیان
موقع ہونے کے تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۳۳۵ء قراباں سے بالاح
برہم اللہ نہ خیر بحسب ضیاء الحسین صلی علیہ وسلم ریش فقہ سائڈ دھانی جائیل
چونکہ شادی و زینت و غیرہ کے سبب لکھ کر کہ اس وقت سے لے کر اس وقت تک
برکات بالاح سے توفیق لاکر شرکت فرمائی ہرگز کو معذرت فرمائی ہے۔
نیاز کشی۔ رسیدہ ہے۔

(۳) رقتہ دعوت تبقریقہ لہ فرزند

کبریٰ منک - تسلیم میری (ط) بڑی توجہ سے لکھا گیا
 لکھا گیا (ط) لکھا گیا (ط) لکھا گیا (ط) لکھا گیا (ط) لکھا گیا
 فی شہرہ (ط) لکھا گیا (ط) لکھا گیا (ط) لکھا گیا (ط) لکھا گیا

کاروباری خط و کتابت

(۱) کسی کا نام لکھ کر کوئی چیز منگانی یا کسی کو بتا کر جو خط و کتابت
 جاتی ہے (ط) کاروبار خط و کتابت لکھتے ہیں۔

(۲) کسی چیز منگانی (ط) کا نام لکھ کر جو خط و کتابت لکھتے ہیں (ط) لکھا گیا (ط) لکھا گیا
 (۳) کا نام لکھ کر (ط) لکھا گیا (ط) لکھا گیا (ط) لکھا گیا (ط) لکھا گیا

خبریں - تسلیم - مہینے - تسلیم - تختی بند - تسلیم
 نمونہ کے خطوط

کسی سوداگر کے نام

۱۲ اگست ۱۹۳۷ء

دعا کیوں کی کہ الہ تعالیٰ پورے خط لکھے

خبریں - تسلیم - ۲۴ یابی فرما لکھیں کتبہ ندوۃ العلماء لکھنؤ درجی

پہلے بھوکے شکور فرمائیے۔ عین نوازشی ہوگی۔

لہب لارم حصہ چہارم یک جلد
غیر انبیہ عند رکت نے مصنفہ بابو آتما لال جی یک جلد
خط شکست مرتبہ سید توکل حسینے یک جلد

نیز کیش۔ اللہ تعالیٰ مستعمل ہفت

کسی اخبار کے پیچر کے نام

۱۹۳۷ء
اگر کسی

الوایہ لکھنؤ اعتقاد پور

مختصر۔ تسلیم۔ مہربان فی نامی اخبار "غنیہ" ایضاً طبع ہوا
جام فرما دیجئے اور چند بذریعہ دی پی وصول فرمائیے۔

نیز منہ محمد عثمان خان طالع علم جامع

فرمائش آرڈر

۲۲ جولائی ۳۷ء

اعظم کدھم

جنرل جی بی سیل لکھنؤ

تسلیم۔ حسب ذیل سامنے مطابق آرڈر منسلک برائے مہربانی بہت
بذریعہ نام گزشتہ روز کے بندہ کو منہ سے فن و فن بیان کی نگاہ رکھا جائے۔

پیشتر مینگینے صاحبزادہ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے ایک خط لکھا تھا جس کی کوئی کاپی موجود نہ تھی۔
 نمبر ۸۶۶ / موضع اہم ستمبر ۱۹۳۶ء اطلاع دیا گیا کہ اس خط کی کاپی موجود ہے۔
 صورت چھپی نہ گئی (فقط)

تفصیل کے مطابق

کاغذ کیں پر سفید 20×26 20 پونڈ ۱۰۰ / م

کاغذ فکس کریپ پر چھپی 6 پونڈ ۱۰۰ / م

" " " 8 " ۱۰۰ / م

کاغذ البیس $10 \times 22 = 10$ " 30 / م

کاغذ باطم $18 \times 22 = 24$ " ۱۰۰ / م

باقی طور پر

نیچر طور پر مینگینے پر پیچھا کرنا اور ان کا اہم
 جواب آرڈر

۲۸ جولائی ۱۹۳۷ء

لکھنؤ

خبر نیچر صاحب طور پر مینگینے پر پیچھا کرنا اور ان کا اہم
 نتیجہ حاصل کرنا اور ان کا اہم

روانہ کرو یا گیارہ ٹی ندریہ بنک روانہ کر گئی ہے امید ہے محضیت پر
 لکھو چھوٹا لکھو - کہیں الیا نہ ہو کہ وقت زیاہٹ صرف ہو جائے وہ
 ہجرت نہ گجائے گذشتہ ترہایت کا پورہ طور پر اس بار کا ظاہر کیا ہے فقط
 زیاہٹ والی ہے - نیاز مند گو یا کوشی بیجہ پیریاک

بل

یہ لفظ عام طور پر بولا جاتا ہے حقیقت میں یہ ایک انداز کا لفظ ہے جو لفظ
 عام ہو گیا ہے اس شخص کی سے فوڈا معنی لگا لیتا ہے کسی دکاندار کا پرہ
 طلبہ کم ہو کم اس پر چہ سننے نیچے لکھے ہوئے خانہ جات ہوتے ہیں۔
 بل بنام نواب سکندر زراہب بہار

تاریخ ۲۵ اگست ۱۹۳۵ء

تاریخ پانے خیدار نام اختیار تعلقہ شہر کلہ

۲۵ اگست ۱۹۳۵ء حقیقت میں کم عرض ہے

گھڑیاں چار سے ۱۲

۱۸ ستمبر ۱۹۳۵ء عرصہ ۱۲ چھلے سے ۱۲
 ہزار کم پر خاں خلیفہ شہید لکھنؤ میں (بالہ پارک کے)

نوٹس یا اشتہار

یہ کانڈہ کہلاتا جس میں موجود زمانہ میں سب تر کی فروغ دینے والا
 علامت ہے مشہور کیا جاتا ہے۔ اس کانڈہ میں جس چیز کے تعریف اور مذکور
 ہیں جس چیز کو پھیلانا منظور ہوتا ہے نوٹس یا اشتہار کہ لکھنا کوئی سببی بہت
 نہیں ہے بلکہ اس کے ملنے اور شق کی ضرورت ہے۔ خصوصاً کہ سماج مثلاً
 جرنی یورپ وغیرہ کے لوگ اس میں کافی مہارت ہے اور انہیں وجہ لکھنے
 خاطر غلامی یا یہ پیالیا کی کانڈہ نیچے اس چیز کے ملنے کا پتہ بھر کر رہتا
 ہے۔ نیچے بطور نمونہ نوٹس لکھ کر طبع و درجہ ہے۔

جوتہ چل گیا

لکھ اور دھڑلہ مقرر ہو اور السلطنت میں لکھنے جوتہ چل گیا چل گیا
 ہنر خصوصاً حکیم بولسین اور لکھنے سے یعنی جوتہ نے بد وقت مارا کہ
 جوتہ نہایت مضبوط اپنی فیکٹری سے نکلا ہے جو خود اپنی مثال ہے انسانی قوت
 مضبوط ہے یہ کھڑی ہے اور بلوین بولسین اور لکھنے کے کالج کے طالب علم
 سے لکھی قیادت میں چھوٹا ہے رعایت رکھ گئی ہے جوتہ ہر رنگ و ہر
 ملک میں ملے گا غلط فہمی ہے۔

۳۷	۱۷۹۹ نمبر	۱۷۹۹	۱۷۹۹
۱۷۹۹	۱۷۹۹	۱۷۹۹	۱۷۹۹
۱۷۹۹	۱۷۹۹	۱۷۹۹	۱۷۹۹
۱۷۹۹	۱۷۹۹	۱۷۹۹	۱۷۹۹
۱۷۹۹	۱۷۹۹	۱۷۹۹	۱۷۹۹

لاکھ ہڈیاں اور دھلی برائی آفس
لاقم بنی

بندوق مار کر فیکٹر
بلی بالٹے چاندنی چوک - چلی

باغات اور ان کی زینت
لاکھ ہڈیاں باغات کی سیر و شہار
عمر خفہ نظر آتی ہے ہر جگہ
جہاں کہیں کہیں تو بڑی سہاریں ہمارے
کھیتے اور حبس چاہتے منافع حاصل کئے۔

بوقتِ زینت شرم فی رختہ
نقد کرے ہفتہ

بقدر انبہ شمع فی شمع بقدر انبہ شمع فی شمع
 نجری عمر ۱۲ شمشیرت عام
 طوطا پر للعم
 سپاہ دلا عمر

ملک الموت واپس ہریضہ کے بیارون کی جان بچ گئی

ہالا تیار کر کے عرق ہریضہ کے بیارون کے دل پر تیر ہریضہ سے مرزا کی
 بوند پیتے تھے بجلی کا کام کرتے تھے فوٹو جیم سے حلاۃ چیلر سجاتی
 تھے پتہ برائے گتہ ہریضہ سے الگ الگ التعل سے الگ جاننے بچ
 گئے ہریضہ اور جاننے سے بی بی رنگ اس کے لیے کپڑے فوٹو ایک
 شیشی جلی قیمت بمقابلہ جاننے کیا ہو سکتی ہریضہ نام رکھ دیتے
 جملہ کم از کم پچاڑیوں سے لے کافی ہوگی۔ خوفناک اٹھائے
 اڑنے اڑنے دیر سے کوئی سلاخیں نہ بچے بچا دیکھتے

نجی
 حفاظت خانہ کمپنی - بکرا ام - صوبہ
 (دفعہ)

عرضیان

عرضی برائے معافی نہیں

کجنور جناب صاحب مٹ صاحب مٹا کے احوال پر دھم اقبالہ
 خیر ہوئے مٹا جناب گناہ اثر ہے اندر خیر اثر ہے
 میر طالع فرشتہ روپیہ ماہوار تحصیل نہا میں ہے چاہی ہوئے ہیں
 شکر کھڑے سنے کی طم پر گلاب میں ہو سکتی ہے سختی میں ہے بدینہ ہو کر
 خالقہ نیسی معافی نہاں جاتا تو عین میں ہی منظور ہوگی دلچسپا عمر کیا گیا
 (فقط زالیہ کا جواب)

عرضی برائے معافی نہیں
 مٹ صاحب مٹا کے احوال پر دھم اقبالہ

تصدیق

جناب تصدیق کہتی ہے اور طالع تحریر الہیہ طالع عامیہ درج ہے
 کٹھن خیر ہوئے مٹا نیسی معافی نہاں جاتا تو خال از تن نہ ہو
 نیاز علی بنانہ درجہ سادہ رسم مٹا ہے

درخواست برائے رخصت

کجنور جناب صاحب مٹ صاحب مٹا کے احوال پر دھم اقبالہ
 جناب گناہ اثر ہے اندر خیر اثر ہے

روانہ ہو کر اور ایسی حالت میں دینیہ ذوالحجہ ۱۲۸۱ھ میں لاہور پہنچے اور وہاں ہی ۱۹۳۷ء
 آئینہ کو غصہ چھریوں میں ابتداء ۱۲۸۱ھ الگ سے غصہ لغاتیہ ۱۲۸۱ھ الگ سے
 ہذا علی سے و طائر از اجابت طبعاً حضرت کیا فقط زیلہ حاصل ہے۔

۹۹
 مکتبہ توحید طالع علم درجہ ششم ۱۲۸۱ھ

عرضی بغرض ملازمت

حضور خیر ہے بکلیت بہالہ الگ سے اقبالہ

غیر چپ و درلاستہ خیر علی گناہ از غصہ لغاتیہ غصہ لغاتیہ

البتہ لغاتیہ غصہ لغاتیہ غصہ لغاتیہ غصہ لغاتیہ غصہ لغاتیہ

پیش و غیر کامی بخوبی جانتا اور بلا طبع ملالہ ساتھ کامی بخوبی جانتا

لوقت معلوم ہوگا کہ موضع اچھین کے پڑا اگر وہ مکہ خالی ہے وہ قصبہ مذکورہ

جلد باشندگان حضور صائب ہمارے زمیندار ہے جس کے بہت سے زمینیں ہیں

مکتبہ توحید طالع علم درجہ ششم ۱۲۸۱ھ ملالہ ملالہ ملالہ ملالہ ملالہ

لنا لہ و ساریفیک طالع نقول ہر شتہ ذوالحجہ ۱۲۸۱ھ ہذا علی سے و طائر از اجابت

کیا گیا فقط زیلہ حاصل ہے۔

۹۹
 ذوالحجہ ۱۲۸۱ھ ملالہ ملالہ ملالہ ملالہ ملالہ

نکرت ضلع کرکے - متصل قصبہ قچہر مسکین

عرضی بغرض تعمیر دیوار جو لب بیک واقع ہے
 کچھو کچھ بیک میں کھینچا گیا ہے جو پہلے بیک تھا
 غریب پر دست لگتا تھا کہ ان کے ہاتھوں میں ۱۸۷۲ء ملاقات ہوئی تھی
 (جو خطابہ) میں لکھا کہ وہ ایک بیک کے واقعہ جسکی دیوار بہت کمزور ہو گئی تھی
 سر نو تعمیر کرانے لیا گیا تھا تاکہ وہ بیک ہو جسکی دیوار بہت کمزور ہو گئی تھی
 تاکہ ان کے کمرے میں کمرے کا روم کے متعلق دیوار بانی نہ ہو جسکی دیوار بہت کمزور ہے
 بیک کا زمانہ سے پہلے لکھا گیا ہے کہ یہ بیک کے متعلق ہے جو غیر قابل اطمینان ہے۔
 طلبہ حاضر

سید محمد حسین علی گڑھی کے محلہ میں (جو خطابہ)

موضع ۲۴ جولائی ۱۹۳۷ء

خطوط پر پتہ لکھنے کا طریقہ

پتہ کا نام طویل کی طرح لکھتے ہیں جو پہلے طویل نام کا نام ہے
 درختیں و ضلع وغیرہ کا نام اور نام کے ساتھ لکھتے ہیں کہ نام وغیرہ جیسے۔

بقیہ جو کا دیکھئے ضلع الگ

پاس پندرہ تریفی کے لئے شکل ہو پتہ

ظاہری نہ مگر یہ طریقہ لب تہ و لکھنے اور اس طرح پتہ لکھنے میں خطوط تقسیم کرنے میں
 ظاہر کو بہت وقت ہوتا ہے پتہ لکھنے کا نیا طریقہ یہ ہے
 پہلے طریقے کے تحت لکھنے کا نام اور کمرے میں حکام و ڈاکائی نہ ضلع غیر لکھنے
 چاہیے اس کے متعلق خبریں لکھنے کے طریقہ بالمشترکہ تعلیم صوتیہ کی صورت میں
 ملکہ بنام حکومت ارجنٹائن ۱۹۲۰ء کے طریقے پہلے میں لکھنے کے طریقے
 اور پتہ لکھنے کا قاعدہ خاص طور پر طلباء و فہرستیں لکھنے کے تاکہ یقین ہو جائے
 ”نمونہ پتہ لکھنے کا“

پوسٹ کارڈ

<p>حالت لکھنے کا جبکہ بجانب لپ</p>	<p>شمار عزیز میرزا محمد علی صاحب نائب وزیر دربار اسلامیہ القادریہ آگرہ</p>
------------------------------------	---

خود لکھنے

	<p>شمار عزیز میرزا محمد علی صاحب محلہ ملکنہ قصبہ بکلاہ ضلع ہردوی</p>
--	--

نمونہ جبکہ برائے لکھنے

	<p>شمار عزیز میرزا محمد علی صاحب تحصیل سندھ - ہردوی</p>
--	---

۳۳

ممنوعہ جیٹر لفافہ

۳۳	۱
<p>محبت شریف سید التیاق حسین علیہ السلام</p> <p>بی۔ اے۔ ای۔ ایل۔ وکیل۔ حیدرآباد</p>	

لفافہ کسی ہوگا ورنہ

۱
<p>سرمایہ کوچہ نیا علیہ السلام</p> <p>بکسٹریو پبلشرز ماہر روڈ۔ لاہور</p>

وضوح لفافہ

۱
<p>محفوظ و غیر گنجلت علیہ السلام</p> <p>کاکڑی پڑاؤ طرہ الیہ السلام</p> <p>لاہور</p>

۱
<p>نیشنل ایسوسی ایشن علیہ السلام</p> <p>دہلی</p> <p>لاہور</p>

الکذا انما روپیہ وصلی کرم خزانہ سے لھلھ کر نمبر دار کے کلمات ان کے کاشتکار جتنے
تھیں ان کا کشت کرتا ہے وہ کب الہی جوت کدلا تھے سیر کا ہر طرف سے ہوائیں
میں اکیلے بکھار کر ہوتا ہے جو کدو نے اس وقت تک کہ جوت لکھائی ابا کو چٹواری کشتیں۔

تفصیل کاغذات پٹواری

پٹواری کاغذات خلیج کا روزہ رزیدہ لائن اور کاشتکار کے کام میں
حسب ذیل ہے اور اگر ایک دھڑلے چڑیا پر صفحہ کا ہوتا ہے جیسے پٹواری کاغذات
دیہات متعلقہ قواعد و قوانین کے مطابق جو کدو چڑیا پر لڑنے کے لیے ہیں وہ کدو۔

روزنامہ چھپانے نام (پ) ۱۵ ایندھن کا جوت پٹواری جیسے پٹواری کاغذات نام ۱۵
کیفیت کے جاتی ۱۵ میں ایک جوت کے لیے ۳۰ جوت کے لیے مذکور ہوتا ہے
اور اس کے ساتھ ۱۵ جوت کے لیے ۱۵ جوت کے لیے پٹواری کاغذات۔

نمونہ شجرہ

۱۱۳	۱۱۲	۹۵	۹۹	۱۰۰
				۱۰۱
۱۱۱	مکانات		۱۰۳	۱۰۲
	آبادی			۱۰۴
۱۱۰			۱۰۶	
۱				۱۰۵
	۱۱۰	۱۰۹	۱۰۸	۱۰۷

۴۷ زراعتی نقشہ جات جو خسر کے متعلق تیار کئے جاتے ہیں حسب ذیل ہیں

- (۱) نقشہ جنسوار خریف :- لیسرین باجر - جوار - دھلی - لہو - اہر - مونگ
 موٹھ وغیرہ جنسوار غنیمت لکھنوی سے سن - پیم وغیرہ
 لکھنوی غنیمت لکھنوی اور غیر لکھنوی مار قبہ جبر ہوتا ہے
- (۲) نقشہ جنسوار ربیع :- لیسرین - گہو - جو - بھجڑ - چنا - مٹر - سور وغیرہ جنسوار
 خردل اور ایندھن سے سونے - تبا کو السی وغیرہ لکھنوی غنیمت کا
 رقبہ درج کیا جاتا ہے۔
- (۳) نقشہ جنسوار زائد :- لکھنوی گہو اور چولہا وغیرہ لکھنوی کا رقبہ درج کیا جاتا ہے۔
- (۴) نقشہ میلان خسر :- اس نقشے میں خسر کے اکل انہ لکھنوی کے کل اور چولہا پر خسر
 کا رقبہ صفحہ وار منسلک ہے جاتی ہے اور چولہا کی منسلک کو
 اس نقشے میں درج کر کے کل موضع کی میزان سے تکرار کیا جائے۔
- (۵) فرد دورہ و سرحدہ جابہ : فردہ جو بقیہ نقشہ ذیل سے تیار کر کے پٹوار خسر کے ساتھ
 چسپائی کرتے ہیں۔

نوٹ :- نقشہ فردہ و سرحدہ جابہ کے ساتھ لکھنوی کا نقشہ قافلہ جدید

قبضہ آراضی ایکٹ ۱۹۲۶ء حسب ذیل ہے
 ایکٹ دیکھ کر تشریح کے ساتھ جو نمونہ دیا گیا ہے پرانا اور غلط نمونہ یہ
 صحیح نمونہ نقشہ فرد لودہ و سرحدہ

نمبر	نام توڑ	نمبر یا سرحد	تشریح توڑ	سرحد	نام توڑ یا سرحد	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷

سیاہہ

کاغذ جس پر اس طرحی شکل بنیاد میں بنی ہوئی ہوگی
 حاصل ہوگی (نام یہ) اس طرحی شکل بنیاد میں بنی ہوگی
 ہر جگہ ۵۱ کاغذ بنی ہوگی اس طرحی شکل بنیاد میں بنی ہوگی
 علاقہ کاغذ بنی ہوگی اس طرحی شکل بنیاد میں بنی ہوگی
 سرحد بنی ہوگی اس طرحی شکل بنیاد میں بنی ہوگی
 تو یہ یہ بنی ہوگی اس طرحی شکل بنیاد میں بنی ہوگی

حکم دہم (۱) پین خجے لکھا جاتا جو غنڈا لایا جائے تاکہ لکڑیاں
یا لکڑیاں دیکھ کر خجے (پین) خجے لکھ کر دیا جائے تاکہ
لکڑی کے پین

سیاہی کا نمونہ
بجرت نون فیض الایض الکلیط سن ۱۹۶۶ء صفحہ آئینہ ہر دو جگہ

حصہ ۳ خرچ فارم (پ)			حصہ ۴ آمدنی فارم (پ)		
۶	ستمبر		۶	ستمبر	
۷	ستمبر		۷	ستمبر	
۸	ایک لکڑی خجے لکھ کر دیا جائے تاکہ		۸	ایک لکڑی خجے لکھ کر دیا جائے تاکہ	
۵	ایک لکڑی خجے لکھ کر دیا جائے تاکہ		۵	ایک لکڑی خجے لکھ کر دیا جائے تاکہ	
۲	ایک لکڑی خجے لکھ کر دیا جائے تاکہ		۲	ایک لکڑی خجے لکھ کر دیا جائے تاکہ	
۳	خرچ	۳	۳	خرچ	۳
۲	اندر	۲	۲	اندر	۲
۱	ستمبر		۱	ستمبر	
۶	ستمبر		۶	ستمبر	
۷	ستمبر		۷	ستمبر	
۸	ایک لکڑی خجے لکھ کر دیا جائے تاکہ		۸	ایک لکڑی خجے لکھ کر دیا جائے تاکہ	
۵	ایک لکڑی خجے لکھ کر دیا جائے تاکہ		۵	ایک لکڑی خجے لکھ کر دیا جائے تاکہ	
۲	ایک لکڑی خجے لکھ کر دیا جائے تاکہ		۲	ایک لکڑی خجے لکھ کر دیا جائے تاکہ	
۳	خرچ	۳	۳	خرچ	۳
۲	اندر	۲	۲	اندر	۲
۱	ستمبر		۱	ستمبر	

کھٹونی جمبندی

یہ حصہ بھی اہل خانہ کے متعلق ہے اور اس کا تعلق خود کمرے یا اور کسی خاص جگہ سے
 کا اشتغال ہے۔ قافلوں سے فائدہ (پاک) پر جو کہ مندرجہ بالا کے مطابق تیار کیے جاتے ہیں۔
 خانہ یا الفایتی۔ اس کے کفایت جو خانہ عام ہیں۔ متعلق ہے جو کھٹونی

اور لکھنؤ کے خانہ جمبندی کے متعلق ہے۔
 بمبئی کے جدید قافلوں کے متعلقہ الفاظ کے لیے ۱۹۶۶ء میں لکھنؤ میں تیار کی جانے والی
 تفصیل دیکھیں اور اس کے متعلق۔

مفصل کھٹونی جمبندی۔ چونکہ پہلی مختصر اور مفصل کھٹونی تیار کی جانے
 اور اس کے متعلق ہے۔ بڑے قافلوں کو کمپاسی کے
 کوئی جانے۔

مختصر کھٹونی جمبندی۔ سالانہ تیار کی جانے والی اور اس کے متعلق ہے۔ قافلوں کو
 داخل کیے جاتے ہیں۔ اس کے متعلقہ الفاظ کے لیے دیکھیں اور اس کے متعلق
 ہے۔ ان کے متعلق ہے۔ اس کے متعلق ہے۔ اس کے متعلق ہے۔
 نوٹ: یہ کھٹونی جمبندی مفصل اور مختصر ہے۔ قافلوں کو تیار کی جانے

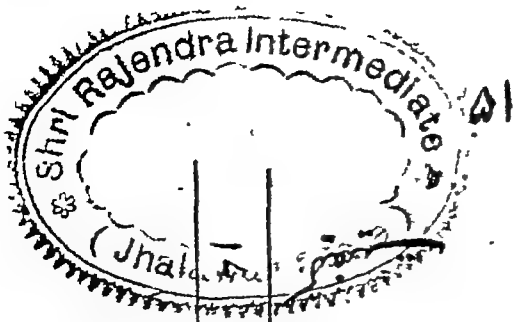
موند کھتونی جھینڈی

فارم (ا ا پ)

جھینڈی

کھتونی

کھتونی		جھینڈی	
۱	بیشمار	۱	۱۶
۲	کھتونی	۲	۱۵
۳	کھتونی	۳	۱۴
۴	کھتونی	۴	۱۳
۵	کھتونی	۵	۱۲
۶	کھتونی	۶	۱۱
۷	کھتونی	۷	۱۰
۸	کھتونی	۸	۹
۹	کھتونی	۹	۸
۱۰	کھتونی	۱۰	۷
۱۱	کھتونی	۱۱	۶
۱۲	کھتونی	۱۲	۵
۱۳	کھتونی	۱۳	۴
۱۴	کھتونی	۱۴	۳
۱۵	کھتونی	۱۵	۲
۱۶	کھتونی	۱۶	۱



بہی کھانا جنس

یہ جھڑ جنسی لگا کر متعلق ہے جو نام (پ) پر تیار کیا جاتا ہے اور ہر سال
اس سے نکلنے والے ۱۳ اگست کے بعد قانوں کے (۲) پاس لکھی گئی یا جاتا ہے۔
اس سے لکھی گئی ہے یا جو نام (پ) پر تیار کیا جاتا ہے جن کا لکھنا جنس لیا جاتا ہے
جنسی لکھی گئی ہے یا جو نام (پ) پر تیار کیا جاتا ہے جن کا لکھنا جنس لیا جاتا ہے
یا کسی اور طرح پر لیا جاتا ہو لکھنا (۲) وقت یہ ہوا ہے موقع پر موجود تھا اور
لکھنا کر قیمت لکھنا کرنے والا کر تخمینہ ہے یا جو نام (پ) پر تیار کیا جاتا ہے
دفعہ ترک ہے اور لکھنا کرنے والے نے (۲) سخت لکھا لیا ہے
اسی طرح بیان (۲) وقت یہ ہوا ہے موقع پر موجود تھا اور یہ بیان
ہوئی جاتی ہے اس کے اندر لکھا لکھا ہے۔

نمونہ بہی کھانا جنس

کے

اصول
 ارجحین است که در عالم امکان در نام و جبر متغیر است و در ملکیت کار قبلا و جبر متغیر
 کمتر جاتی است که در این نام و جبر متغیر است و در ملکیت قبلا و جبر متغیر است

دج سے جاتے ہیں۔
 ہر ایک کے لئے ایک جگہ تھیو تیا کہ جانے کے خلاف و حال انکار کا ہو یا کلام یا جزا و غیر
 ہوا اور اگر کسی نے اس میں یا زائد مواضع یا حصہ مواضع میں توصل کر دیا تو اسے یا حصہ
 بہرہ الین علیہ کھینٹ تیار کیا۔ پہلے چار خانوں کے خاندان پر سابقہ کھینٹ
 کیا آئے ہیں تمام رہو بلا خدجی اطلاع پورا کر کے دہشتہ سالوں سے یہ عہدہ
 قانڈ کے سر پر ہوش کے جانے لگا۔

قاضی سید علی ہوشیار علی خاں
 عبد الحمید طہتیار چہل پر جنبی سعد علی علی الملک بیگلہ سوار علی صاحب علی خاں قزوکی
 متر دھکی و خانہ جات (۵) لفتیہ (۴) سیر پہلے خانہ جات (۶) لفتیہ (۱۰) سیر دھاکر
 علی خانہ جات (۱۱) لفتیہ (۱۳) سیر - تیسرے اور خانہ جات (۱۲) لفتیہ (۱۶) سیر چوتھی علی
 ستر لکھ جاتوں - اور چہل خانہ سیر کوئی اندلاع نہ ہوگا اور چہل خانہ سیر کوئی
 لیکن لکھ پیچہ در جائز خانہ جات ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ سیر - صرف اٹھن کھانیہ جائز
 بہت کم شریک اندلاع لیا جائیگا جس پر سعد علی واقع ہوگا -

طہو طہو کون رہا بل بھی ہر ایک سے جدا کیا تو نہ کیا جاوے گا لوہہ انڈیلا
رہا بل بھی ہر ایک سے جدا کیا تو نہ کیا جاوے گا لوہہ انڈیلا

بجراگراف ۲۱۵

نام پٹ چوسال منورہ کھیوٹ پکوجیب جدید قانون قبضہ اراضی ایکٹ ۱۹۴۷ء

۱	نام تھوک و پٹی منہ نام نمبر دار	
۲	نمبر شمار حصہ (کھاتہ)	
۳	تقداد حصہ رقبہ و مالگذاری و الاباب	
۴	نام حصہ داران مہولیت و قومیت و سکونت و تقداد حصہ ہر ایک حصہ دار	
۵	نام انتقال کرنے والے کا مہولہ و تقداد حصہ مقبوضہ اسکے	نام منتقل الیہ مہولہ و حوالہ حکم و داخلہ راج و قسم انتقال مہولہ و تقداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو
۶	ترسیم شدہ اندراج نام حصہ داران مہولیت و قومیت و سکونت و تقداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار	ترسیم شدہ اندراج نام حصہ داران مہولیت و قومیت و سکونت و تقداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار
۷	نام انتقال کرنے والے کا مہولہ و تقداد حصہ مقبوضہ اسکے	نام منتقل الیہ مہولہ و حوالہ حکم و داخلہ راج و قسم انتقال مہولہ و تقداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو
۸	ترسیم شدہ اندراج نام حصہ داران مہولیت و قومیت و سکونت و تقداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار	ترسیم شدہ اندراج نام حصہ داران مہولیت و قومیت و سکونت و تقداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار
۹	نام انتقال کرنے والے کا مہولہ و تقداد حصہ مقبوضہ اسکے	نام منتقل الیہ مہولہ و حوالہ حکم و داخلہ راج و قسم انتقال مہولہ و تقداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو
۱۰	ترسیم شدہ اندراج نام حصہ داران مہولیت و قومیت و سکونت و تقداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار	ترسیم شدہ اندراج نام حصہ داران مہولیت و قومیت و سکونت و تقداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار
۱۱	نام انتقال کرنے والے کا مہولہ و تقداد حصہ مقبوضہ اسکے	نام منتقل الیہ مہولہ و حوالہ حکم و داخلہ راج و قسم انتقال مہولہ و تقداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو
۱۲	ترسیم شدہ اندراج نام حصہ داران مہولیت و قومیت و سکونت و تقداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار	ترسیم شدہ اندراج نام حصہ داران مہولیت و قومیت و سکونت و تقداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار
۱۳	نام انتقال کرنے والے کا مہولہ و تقداد حصہ مقبوضہ اسکے	نام منتقل الیہ مہولہ و حوالہ حکم و داخلہ راج و قسم انتقال مہولہ و تقداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو
۱۴	ترسیم شدہ اندراج نام حصہ داران مہولیت و قومیت و سکونت و تقداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار	ترسیم شدہ اندراج نام حصہ داران مہولیت و قومیت و سکونت و تقداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار
۱۵	کیفیت	

کھانا
 چوندہ ایک شتم و تمام کھیت جنگ و کائنات کی ہوا پائیں ہندوئی اور شریک
 تمام کھیتوں و سلسلہ طائرانہ کے تیل لہلہا اس پر معلوم نہ کہ فلک کا شتمانی جو
 سر کس قدر ناز میں اس کا قدر رقبہ بہت زیادہ ہے، کائنات کی کل مالکتہ
 معلوم کرنے کی جتنی ضرورت کا شتمانی روئے زمین پر اس کے کوئی طور سے معنی نہیں ملتا
 ایک بڑا بڑا کھیت جو کہ ہے سر زمین کے ایک شتمانی کھیت جو کہ کائنات کی
 مع رقبہ ایک جگہ کے جگہ ہے۔

نمونہ کھانا

نمبر کھانا	نام کھانا و روایت و کون	نمبر خور	رقبہ	نمبر لکھنے
۸	۱۴ ارم جلد کھانا قلم لیس ۱۲ ماکن دیہ ۱۱۰	۱۴ ۱۲ ۱۱۰	۱۴ ۱۲ ۱۱۰	۴ لکھ ۴ لکھ ۴ لکھ
۹	۸۲ سردار خان طالع حفیظ ۹۳ قوم چٹان ساکن لکھ ۱۷۷	۸۲ ۹۳ ۱۷۷	۸۲ ۹۳ ۱۷۷	۳ لکھ ۳ لکھ ۳ لکھ

تقریب محال

لفظ محال سے مراد ہر قبیلہ اللفیٰ جس کی مالکدار علی کے تشیخ ہوں مگر کی بات کاغذ
حقوق علی کا نہ ترتیب سے لفظ انامہ الحکم مالکدار و علی کا نہ لیجا و یا و قبیلہ اللفی
حکم مالکدار سے کہو گئی ہو یا دفعہ ہستہ منہ کل گئی ہو اور ان کے کاغذات حقوق
علی کا نہ ترتیب ہوئے ہوئے

(۲) محالوں کی اقسام اور ان کی تقریب

(۱) محال طالع حبیبی علیہ السلام ہو۔

(۲) محال بالاجل حبیبی چند حصہ طالع ہو اور اللفی تقسیم نہ ہو۔

(۳) محال بٹی دار کمال حبیبی علیہ السلام حصہ طالع و سن تقسیم ہو گئی ہو

(۴) محال بٹی دار غیر کمال حبیبی کچھ اللفی تقسیم شدہ ہو اور کچھ نہ ملے ہو

(۵) محال بھیکہ بابر کے کل حصہ طالع اپنے انوار الہیہ سے معینہ میں قابض نہ ہو

لکیر محال تقسیم نہ ہو۔

(۳) منبر دار

منبر دار اگر حصہ دار اللفی ہو یا حبیبی سبب سبب سے انوار الہیہ مالکدار ہوں
لیجا و یا اور نہ ہو تو انوار اللفی مالکدار ہو گا نہ ہو گا۔

چیز ہو یا دلانہر جو قبل نقالہ الکیطہ ہر منہ سے بارے برتر مالک الہی ہے ہر منہ سے
یا نہ کر دے نہ تو تیرے سے شہر کی تار رہا ہو۔ مگر وہ الام حجازی روایہ دیر
بطور خاص جو تیرے سے اور تیرے سے گزر ہو اور تیرے سے تیرے سے تیرے سے
لوگوں میں اٹا رہا ہو۔

تفصیح خود کار اشت

خوفنا شروع و الانی حبیبی زنیلا خوفنا کثرت کر یا کلا و اور و کائنات کے انہی کے ہوتے

طہر کے دار

مجلس ۱۰۰۰

معافی دار

معارف و کشف حجاب بنور انوار بندوبست در حدیث و آثار ائمه اطهار علیهم السلام

کاشتکار یا اسامی

کے ایک انتہائی دلکش و حسین ہرگز نہ لایا گیا تھا۔ قابلِ اطمینان ہو چکا تھا۔
مندیرونی ہوا۔

تقسیم اقسام کا مشترک ان

(۱) کاشتکار مقدار - کاشتکار مقدار قبضہ متعلقہ اس کی کاشتکاری

اصلاح بندوبست اختیار میں کوئی حق منتقل اور قابل انتقال اللفظی ملحق ہے
 میاں کو کسی اور طرح پر لگانے بندوبست میں برابر اللفظی شرط پر چلا آتا ہو
 جسکی منتقلیت نہ ہو اسکی اصل مال کا تعلق نہ ہو اور اللفظی شرط کا مستحق ہے
 (۱۲) اسامی شریعہ میں بہ شریعہ معین ہے جو کسی ضلع یا جز ضلع میں جمع بند و کتب الخیر
 ہو کر اللفظی پر وقت بند و کتب کے ایک ہی شریعہ پر چلا آتا ہو
 اور اللفظی خیر کا مال شریعہ پر ہے۔

(۱۳) کاشتکار ساقط المملکت ساقط المملکت و مالک الافر میں جس کا
 حق ملکیت بذریعہ نیلام یا حکم عدالت یا یاد دہانی اس پر قبضہ منتقل ہو جائے اور مالک میں جس
 منتقلے یا قبضہ میں اس کی سببی یا وقت انتقال اس میں کاشتکار یا شریعہ بابر کے سارے حلی و آثار
 اس میں اس وقت وغیرہ کا مال ہے لیکن اللفظی ضابطہ ہو یا حصہ نہ لانے
 محال منتقل نہ ہو اگر وہ الیامیان کے لیے مقابلہ الیامیان غیر و خیر کا رقبہ و جملہ
 فی روپیہ ۲۴۰۰ ہوگا۔

(۱۴) کاشتکار و خلیکارانہ خیر کا رقبہ اس کاشتکار کو کہتے ہیں جو کسی اللفظی شریعہ
 یا رقبہ یا لیکن بذریعہ قبضہ شدہ یا رقبہ یا شریعہ یا خلیکارانہ خیر کا رقبہ یا لیکن
 اللفظی شریعہ یا رقبہ یا خلیکارانہ خیر کا رقبہ یا لیکن پر قبضہ نہ رکھتا ہے۔

(۱۵) کاشتکار غیر و خلیکارانہ کاشتکارانہ خیر کا رقبہ جسکی سرحدیں شریعہ بابر کے
 سارے کم ہو۔

(۶) کاشتکار شکر کسی پشیمانی شکر دارہ ہر کس کو آراضی کا قبضہ منجی کسی ایسی کاشتکار یا سیر زغندار
 پر بغیر کاشتکار کے ملا ہو لیکن وہ ایسی کاشتکار جو دار قبضہ متعلق یا حقیقہ دار ہو۔
 (۷) پٹواری پٹواری کا دوزخہ زمینداروں اور کاشتکاروں کے حکم کا ایک قسم ہے اور ان کے
 دہتمی کارروائی متعلق کاشتکار زمیندار اپنے کا قتلہ سے زمیندار کے ہر

باب پنجم کاغذات نہری

کاشتکار کو کام کے لئے سب سے زیادہ ضروری چیز پانی ہے اگر زمیندار کو حسیب خرد در پانی نہ ملے تو خود زمین کسی تل
 زرخیز ہو اور ختم کر کے اس کا اعلیٰ درجہ کا ہم گز خاطر خلا پہلی نہیں مل سکتا چنانچہ اگر نالی ہو کہ اگر قوت
 پر یاد نہیں ہوئی تو کسانوں کے منہ میں مصیبت کا سنا ہوتا ہے انہماک امر پر غور کرو گوشت و جانور
 حکمہ نہ ختم کر کے اپنی عدا یا چھوڑ دینے کی ہر گز شکر یہ کسی طرح ایسا نہیں ہو سکتا۔
 اگر حکمہ متعلق خیر و شر کا غدار غنہ فلیس دھڑا اس جنگا روز زر زمیندار اور کاشتکار کو کام کے لئے
 بالیدہ کھانا چاہئے اور بڑے بڑے سے جو خیر کھانے جاتی ہیں ان میں خیر نہر اور نہر سے جو خیر کھاتے
 ہیں ان میں خیر نہر اور بڑے سے جو خیر کھاتے ہیں۔ ان میں خیر نہر کہتے ہیں
 بلکہ جو ان کے غلوں میں پڑے ہوئے ہیں ان کو خیر نہر کہتے ہیں یا مٹی نہر کہتے ہیں یا مٹی نہر کہتے ہیں
 جاتے ہیں۔ ان میں خیر نہر کہتے ہیں۔ اور قلابہ بین جو نالی کا طبقہ کو سیر لکھتے ہیں
 لئے کھانے جاتی ہیں۔ ان میں خیر نہر کہتے ہیں۔
 حکمہ نہر کا سب سے بڑا اور خیر نہر اور خیر نہر کا سب سے بڑا حکمہ نہر کہتے ہیں۔

مجموعہ مدنی آیات

3

مجال میرزا

بہنیدی اہل تہذیبی موصوف

12.

١٥٥

4

و تختان اکملیہ و انجمن ہمدرد (مختط انگریزی)

در سجده فاضل است

الشيخ
د. محمد بن عبد الله

Dr. H. S. S.

باب ششم

کافذات ضروری دستاویزات

رقعه قرض عند الطلب

کمر لاء شکریہ لکھ دیکر ان قوم ویشی اگر مال کے گز سہارن پور لاء لطفہ
 تسلیم - جو کہ مبلغ ۵۰ روپیہ ہر ایک نصف سے ۱۰ روپیہ ہوتے ہیں اگرچہ بفرورت
 الاٹیکر مال گذار نقد قرض لئے ہر لکھ مبلغ ۱۰ روپیہ ہوتے ہیں اگرچہ بفرورت
 الاٹیکر مال گذار نقد قرض لئے ہر لکھ مبلغ ۱۰ روپیہ ہوتے ہیں اگرچہ بفرورت
 ضرورت کے کام کو یہ نقطہ تحریر تاریخ ۸ اکتوبر ۱۹۲۲ء

مکمل ۲
 دہنہ کے لئے رقم خود

العبد ملک دستیم سنگھ قوم گجراتی زیندار حسن گجراتی ضلع ایٹک

نمونہ رسید

مکمل ۱
 دہنہ کے لئے رقم خود

جو رقعہ سامعہ لکھ جاتی ہے
 منسلک نوٹہ کے لئے دستیم سنگھ قوم گجراتی زیندار حسن گجراتی ضلع ایٹک ہاں
 جو کہ مبلغ ۵۰ روپیہ ہر ایک نصف سے ۱۰ روپیہ ہوتے ہیں اگرچہ بفرورت
 اور روزی اقرار خوف موصوع لکھ شکریہ لکھ دیکر ان قوم ویشی اگر مال
 کے گز سہارن پور کے نقد وصول کے لئے لکھ ایٹک رسید مکمل چنانچہ
 مکمل ۱ سند صحت و اوقاف پام اور المرقوم ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۲ء
 بقیم مکمل در لکھ جائیہ کن نبدا پور شہر کلکتہ

دہنہ کے لئے رقم خود
 دہنہ کے لئے رقم خود
 دہنہ کے لئے رقم خود

رسید وصول زر کرارہ جاوید و قصبہ فی ملک شیعہ حاکم رضا المظاہر

سبقت	
مجموعه سبقت	مجموعه سبقت
۱	۱
۲	۲
۳	۳
۴	۴
۵	۵
۶	۶
۷	۷
۸	۸
۹	۹
۱۰	۱۰

رسید و معلوم شد که در این راه با دو اوقه خوراک بیاضی که در دست می باشد به یکدیگر رسانیده اند

[illegible]

پہ آراضیات

مجہد حسین ولد علی حسین قوم سید اکبر قبیلہ بلگرام ضلع ہرچر زینیل موضع صورت سنگ
نے الافر مندر ذیل واقع محل سید حسین موضع صورت سنگ رکنہ بلگرام ضلع ہرچر کو
س دھولام ملک متھولام قوم لودھا ساکن دوکاشتکار موضع مذکور کو طرے دست
تین سالہ من استیلا ۲۰ نومبر ۱۹۰۷ء تک لکھنؤ میں بیٹھ پر درج۔

دفعہ ۱۔ یہ کہ لکھنؤ میں بیٹھ ۲۰ نومبر ۱۹۰۷ء کو تاریخ ذیل قابل العمل ہو۔

مبلغ للعد ۱ روپیہ تاریخ ۲۰ اپریل ۱۹۰۷ء پر

مبلغ للعد ۱ روپیہ تاریخ ۲۰ نومبر ۱۹۰۷ء پر

مبلغ للعد ۱ روپیہ تاریخ ۲۰ اپریل ۱۹۰۷ء پر

مبلغ للعد ۱ روپیہ تاریخ ۲۰ نومبر ۱۹۰۷ء پر

مبلغ للعد ۱ روپیہ تاریخ ۲۰ اپریل ۱۹۰۷ء پر

مبلغ للعد ۱ روپیہ تاریخ ۲۰ نومبر ۱۹۰۷ء پر

جو تم کو تاریخ ہائر مذکور پر بلا غرض میلادار و عدم میلادار الفاضل احمد سادہ علی علی

دفعہ ۲۔ یہ کہ قطبہ مذکور پر لکھنؤ میں بیٹھ ۲۰ نومبر ۱۹۰۷ء کو تاریخ ذیل قابل العمل ہو۔

کیا عاید کردہ صورتہ خزانہ لغوی عدم ادائیگی مان اندر میعاد معینہ مذکور کے مالام بلا

الفاضل بیٹھ میعاد بیٹھ قابل عمل ہوگی۔

دفعہ ۳۔ یہ کہ بعد الفاضل معالیہ مذکور کے الفاضل کو اپنی کاشتکاری بلا غرض جلیہ واقعہ

[illegible]

تفصیل کنیں

۵۵۵	رقبہ	عسک	طالع محاسب حسین موضع صورت سنگر
۳۸۳	رقبہ	بیک	طالع محاسب حسین موضع صورت سنگر
۱۸۲	رقبہ	عسک	طالع محاسب حسین موضع صورت سنگر

نقشہ
نقشہ

تجزیہ تالیف ۱۲ نومبر ۱۳۷۷

قبولیت

چرا دہولام ولاد دہولام قوم لوہا رکھن۔ وانشہاد موضع صورت نگر ضلع سرحد نے الائی
 ولاتمہ حال سید حسین موضع صورت نگر رگن تحصیل بگلرام ضلع سرحد و سید حسین ولاد علی گڑھ تحصیل
 سید کان۔ ورنیدار قصبہ بگلرام ضلع سرحد کے طرکے منتہی تیر سال من البدار عمر و نمبر ۳۷
 نمبر ۲۰ و نمبر ۳۸ شراڈ ذیل پے پٹہ کی ہے۔

دفعہ ۱۔ یہاں سالانہ لکھنے مبلغ اسی روپیہ بابت ذیل عین اور تاریخیں ذیل پے قابل اطمینان یعنی

مبلغ ۱۰۰۰ تاریخ ۲۰ اپریل ۱۳۳۸ء

مبلغ ۱۰۰۰ تاریخ ۲۰ نومبر ۱۳۳۸ء

مبلغ ۱۰۰۰ تاریخ ۲۰ اپریل ۱۳۳۹ء

مبلغ ۱۰۰۰ تاریخ ۲۰ نومبر ۱۳۳۹ء

مبلغ ۱۰۰۰ تاریخ ۲۰ اپریل ۱۳۴۰ء

مبلغ ۱۰۰۰ تاریخ ۲۰ نومبر ۱۳۴۰ء

چرا تو تاریخ ہائے مذکورہ پر بلا غرض پیاوار عدم پیاوار دانستہ اور دھوکہ دہی

دفعہ ۲۔ یہاں مذکورہ بالا پر لکھا روانہ کرونگا تو مہ سو فیصد مبلغ عین روپیہ ہوا اور
 لکھ کرونگا اور در صورت خلاف و نیز عین عدم العلم رزکار اندر معیاد مذکورہ بالا
 انقضائے معیاد قبولیت قابل مجبہ ختم ہوا ہے۔

دفعہ ۳۔ یہاں انقضائے معیاد مذکورہ لکھ کرونگا اپنی حوت سے بلا غرض مجبہ ختم ہوا ہے

تاریخ ۱۲ دسمبر ۱۳۳۲ ع یوم انوار مد علیہ سر میدیا
(ب) اردو دیگر لکھنؤ جو بنظر حال اب مقدر تہ ذریعہ عبداللہ غنی لکھنؤ اور
حسب پانچا مع سختی ہو عطا فرما کر جاوے۔

تفصیل نمبر ۱۱۱۱

۲۸۲۷ } للہ، طلاقہ قصبہ بکرام محلہ حسین پور تحصیل بکرام ضلع ہوشیار
۱۲ ابویہ }
تفصیل نمبر ۱۱۱۱

نام فصل	رقبہ اراضی	تعداد بھالیہ	دھول	باقی	نہ سود	تعداد سود	کل	دھول	باقی
دیس بکرام ۱۳۳۲	للہ ۱۲	۵۸۵	.	۵۸۵ روپیہ	کم دسمبر ۱۹۳۳	۱۹	۱۹	.	۱۹

عہدہ
کامیاب احمد علی خان مختار عالم سید محمد حسین صاحب فرزند مختار
کیم دسمبر ۱۹۳۲ ع

تاریخ تفصیل نوٹس کے لئے توالافی سند جہ دئی
 سے تہاں بدیخلی کا حکم صادر ہوگا۔

تفصیل جوت

پرگنہ	موضع	محال	تھوک یا پٹی	مہران و آراضی	مہران رقبہ
باہ	باہ	سیّد حسین پٹی دلدراخان	۲۷۷	معہ	معہ

محمد الرحیم مختار عام سیّد حسین بنیاد قلم فرم

الجہ تاریخ ۱۵ اوردسمبر ۱۹۲۹ء کو میر دستخط اور
 مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

سائل	لگان	وصول	بقایا
سیّد حسین بنیاد	۷		اصل معہ سود × کل معہ

محفوظ کھیل دلدراخان انگریز
 مہر عدالت

درخواست داخل حاج

ریپورٹ داخل خارج واقعہ محال سید احمد حسین موضع باہ پرگنہ باہ تحصیل باہ ضلع اگرہ

[illegible]

مختار نامہ خاص

سید علم جہاں دینی جاقوم شیخ سکر خدا گنج ضلع فخر البکھان

مقدمہ

مقدمہ

مقدمہ

جو ہنرمند مصلح نو نر اور روسیہ بدیع ستادینوف ۱۹۱۲ء ہند

کہو بر سگد ولد گنگ سنگد قوم گنگا کرکمن ابن ابوالکھنہ (ملک بھین اور

روسیہ وصل ہونے کو کرکمنی جگتا ہنری اور ہنری بوم کاروبار

خود لکھنؤ جاکر لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ

مشرقا عالم عالم عالم عالم عالم عالم عالم عالم عالم

طریقہ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ

مشرقا عالم عالم عالم عالم عالم عالم عالم عالم عالم

مقدمہ پیر و سرین اور دیگر حال لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ

یا تصفیہ کریم غرض کل لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ

مشرقا عالم عالم عالم عالم عالم عالم عالم عالم عالم

خپل طریق مختار نامہ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ

تقریر تاریخ ۸ نومبر ۱۹۱۲ء

تقریر تاریخ ۸ نومبر ۱۹۱۲ء

مختار نامہ عام

نیکو افکار حسین طاعت حسین قوم کی ایک کمر زدنیا و قیامت بدیضی ہر کار نامہ
 جمع منفرد اکثر مقدمات عقیدہ بنیاد طائر عدالت حقیقت ہر کار نامہ بنیاد بنیاد
 خفیہ و مقدمات بنیاد بنیاد اسر بنیاد بنیاد طائر بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد
 قوم بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد

انوار حسین طاعت حسین

وضاحت سر اینا مختار عام کرد لکھنؤ بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد
 طائر بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد
 یورڈ مال بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد
 و اولیٰ بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد
 ایسا بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد
 کر یا کسی بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد

دیوانہ بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد

بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد
 بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد
 بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد
 بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد

بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد بنیاد

سید محبتی حسین جات

تحریر تاریخ ۱۲ جون ۱۹۲۸ء

اقرا زمام

سید ابوالحسن صاحب شیرکان محله نمونگه شهر لکنؤ - فریق دوم

سید البکس فیاض شیرکان محلہ مخمور ننگر شکر لکھنؤ فریق دوم

برخی از محققان

در میان مردم فریقین است و از آنکه این دو فریق را با هم فریقین نامند و یکی

دینار و فرہنگ دینی

و فتحه ایسم فریت الدار کاڑی گاڑی کو حسب چند فریق تیار کر کے حوالہ نیک فریق کو دے کر

و قومه ۲۰ یم کار تیار ہو جائے پہ پہلے محمد و بیہ نامہ فقید کا رخ بالحق طغیانی اور ان کے ہم بغیر

انکرے۔

دفعه ۳- چنانکه از ترقی الامان بخبر می رسد که کماله تبارک و تعالی که تو می شناسی در ویدیه بودیم چنان

لوقه مکتبہ شریعتیہ دارالحدیث کراچی

و فہم - یہ اگر توحید کا فرستادہ ہو جائے پھر خیر اور اگر الٰہی نہیں ہے تو

اقل نامه سراسر را که در این توذیه آمده است و اختیار معطی الحکوم و مستحق

یہ فقہ فرخ نہ کہہ سکا اور جو قیمت منہ کی صورت کی ایک ایک لکھائی کا فرق ہے

در این کتاب که اینها چند کلمه بطریق افراشته اند به هم تحریر کرده اند که در این کتاب

صورت عالم آید بخیر و نیکویم ۶۳۷

بسم الله الرحمن الرحيم

الشيخ محمد بن عبد الوهاب

وقف نامہ

منتهی شخصیت کے ملکہ اور علم قوم کشین سارے بنیاد کا
 چونکہ اسے زندگی مقصود ہے کہ کوئی اعتبار نہیں نہ معلوم کس وقت سے اسے ایجاد
 اور پاک کر دیا کہ انہیں طویل و تناسل جانداروں (جنگل و تناسل) پر پائیں۔ اسے اس میں
 جاندار صفت نفس بلا کسی ترغیب و ایندوختی میں پیدا کیا گیا۔ انہیں پختہ ہو کر
 ذی واقعہ بنانے کے لئے مشق و تدبیر جو عمل کو مقصود بنا کر ان غیر موقوفہ ہر اولیٰ میں
 تیز نلار و پیچھے کے طریقے جامع و یکجا ہو کر وقف کر کے انہیں پختہ ہو جانے موقوفہ ملکیت
 کو موقوفہ مقصود کر کے انہیں جو کچھ اس اعتبار اور صلاحیت کے ساتھ کہ ان میں سے
 بحکویہ و لائق اور قائم مقامانہ میر کو اس میں سے لے لیا کر کرنے کا حق
 نہیں رکھتا۔ یہ وقفہ لکھ دیا کہ اس میں سے اور ضرورت کے کام لے کر
 عدول کے بعد وہی موقوفہ

شروع عام مکان سر بر بنا تھو نیلاز دروازہ کھانہ نڈا کے نیچے سما لے

تحریر بالیخ سکیمبر ۱۹۳۷ء
محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رجسٹری کی عبارت

الحمد لله رب العالمین صلوات اللہ علیہ وسلم ظور اللہ ولد خدا بخشہ قوم شیخ سناکر مجلہ کفین پورہ شہر
 جھڑانے فہرست سبب لکھ کر اس بابین درویش بچے دوزخ بغیر ضرر جبر
 پیش کی۔

ظور اللہ بقلم خود دستخط سر جسٹر انجمن انگریز
 20/9/32
 تحریر کی گئی دستاویز بنایا جسے ظور اللہ ولد خدا بخشہ قوم شیخ سناکر شہر جھڑی
 نے انبیا کی اور پانچپور و بیہ ہمارے قلم کے مقولہ میں ختم شدہ شدہ
 ظور اللہ قوم شیخ سناکر و کالہ و ہر دہائی کے ظور اللہ قوم
 کھان میں و کالہ کے کل۔

ظور اللہ بقلم خود گواہ سناکر بقلم خود گواہ ہر دہائی بقلم خود
 شیخ سناکر اللہ ہر دہائی کے گواہان شدہ ختم بھل اور شرف القہم
 لورنٹس کی انکوٹا باقاعدہ طور پر لکھے گئے۔

دستخط سر جسٹر انجمن انگریز = 26/9/32
 ہر ۲۰ جولائی ۱۹۳۲ء ۹ جولائی ۱۸۹۰ء الیہ تاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۲ء جسٹر کی گئی
 دستخط کب جسٹر انجمن انگریز
 22/9/32

بہن نامہ و خلی

منیہ زلف و خال و لعل و خال و قوم و چاکر و کمر و بوی و حسن و گنج و ضلع و کینہ و گمان

بجایگاه تمامی اینکین ^{الکاف} ۱۷۴۲ واقع محله بازار شهر کاپور شهر رویه
نخستین محدوده زمین مملوکه مقبوضه بلاشکر غیر منقوله را در سطح بار و قرضه

بسم الله الرحمن الرحيم

لہذا جائیداد فقیرانہ و مسکینانہ کے لیے وقف ہے

بالخبر مبلغ التبرار و پیوسته آنکه نصف پانچ سو روپیہ ہوتا ہے منشی اسلام علی فاضل

انتظار ہے کہ قصبہ بیکانہ ضلع کے افسر بالقض کیا اور وزیر تمام کا اہم ہونے

سے قبر میں لے کر آئے اور وہاں دفن کیا گیا۔

کے وہ بزرگوار ہیں جن کے پاس یہ دنیا کے سب سے بڑے
 ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص دنیا کی ضرورت
 نہیں ہے تو اس کی ضرورت کیا ہے؟

کتاب بقیة معلقات در بیان حقیقت و سبب و اثر و فواید و کرامات و معجزات و غیره
کاتب: میرزا محمد باقر کاشانی

وہی ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور جو ان کی پرورش کرتا ہے۔

وہی ہے جس نے ان کو ان کا جہیز و شمع کوہ رقت اختیار ادا کیا اور اس کے بعد ان کو

مرتبہ کا اس طرح کہ وہ وقت اختیار کر لے اور پھر زور کرے اور اس کے لئے

مطالعہ معین خاں کونہ رکھ یا کسی کلمہ پر دینے جو بدست کر لکھ لکھی اطلاع

ہفتہ قبل منقر کو در کر کے لائے اور اس مرتبہ کا حسب کچھ

حسب الایمانی کا ہر وقت انھیں کھانے میں ہونے منع دینے کا حکم۔

اور الی کوں ہمیں دشمن کی پیلا ہوا یہاں سے ہونے پر کوں بار کفالت

پایا جاو تو الی ہی صورت میں رہے تھے کہ اختیار ہوگا

اپنا کل روزہ منقر سے فیض لیں روپیہ یا نہ دیا نہ دینے میں ہر

نہایت سے حسب طریقہ سے حاصل کر کے منع یا عطا کرنا منع کو

کو عذر نہ ہوگا بخلاف چند کے بطریق و غیر نامہ دخلی لکھ کر

ہوئے اور وقت پر کام لیں فقط تحریر تاریخ ۲ جولائی ۱۳۲۲

حصہ الاربعہ مکان ۱۷۴۲

غزنی کے لئے شام کے لئے شام کے لئے شام کے لئے شام کے لئے

مکان الی خانے مکان الی خانے مکان الی خانے مکان الی خانے مکان الی خانے

شیخ محمد حسین کا مقبرہ قلعہ

حسب طریقہ و عبادت الی ہی صورت میں رہے تھے کہ اختیار ہوگا

لکھ جاکھی ہے

گورنمنٹ کے حکام کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین

[illegible]

خروج از میان بیعی

[illegible]

لقب الحجار بن قيس بن قيس بن قيس

لفظ = ریشہ (۲) عبارت از رهنما ملا دخی (۲) طور پر ہوگی

بہر یہ خدمت و اطاعت اور ناز و بطوری سز کچھ پہلو تھی و قصور کریم اور محکوم بی گناہ
 ۲) کچھ تکلیف معلوم ہوگی تو محکوم لکھنا ہوگا اگر بہ فرخ و صیت نہ رہتا پھر جائداد
 و صیت شکر مذکور بالاکو اپنے قبضہ میں منوالیہ سے واپس لے لے اور خود قبضہ
 رہے یا کسی اور سے عین بدویم ہمسہ یا وصیت یا کسی اور طور پر منتقل کر دے
 لہذا وصیت نامہ شراک بالاک لکھنا یا سند صادر اور قریب کلام لکھنا۔
 تفصیل جائداد و صیت شدہ

تفصیل جائداد و زمیندار

نام موضع	تعداد	تعداد
موضع حسین گنج پور	نصف	اکھنڈ
تفصیل کلام	۸	۱۰

چوہدری مکان سکونت و صیت شکر طاق قبضہ کلام

شمال شرق جنوب مغرب
 مکان بدویم طار افاصل شکر سرگرم کوچہ حرم عالم سکاد لہذا طار افاصل

المقوم ۲۱ جولائی ۱۹۱۸ء

شیخ محمد حسین عرفی و شریف

باب ششم
کاغذات مقدمه فوجداری

سین

二

الحمد لله الذي جعل محبته باباً إلى رحمته
مسيح بن مريم عليه السلام

منبلا
 مسر لاجو دلا حرام قوم حار کان جیت لیا تھا بلکہ افسوس
 ہوا کہ اس پر یہ طواف کرنے والے

جو کہ پہلے نے شہادت دے دی تھی ۱۲۳۳ و ۱۲۳۴ تین سال تک ہندو عوام مار پیٹ کر قتل کر رہے تھے۔
 کیا یہ لہذا انتہائی ستم سمجھا جا رہا ہے کہ ابھی تک اس کا لٹا یا روکا لٹا تاریخہ پیشی ہندو بھگتوں کا
 حضرت عبداللہؑ ہو کر جواب دے کر گئے۔

صفحات ۱ تا ۱۰

برعزت

رجسٹری کی عبارت

آج بھی دستاویز سے مظلوم لہو ملا خدا خیر قوم شیخ راگر محلہ کھنجر پورہ شہر
محلہ لانے دھن سب جیل لہر لال بابین درویش بچے درجہ بغیر منرجسٹر
پیشی کی۔

ظور لہو بقلم خود

دستخط سب رجسٹر لارخط انگیز

20/9/32

تحریر تکمیل دستاویزینا سے مظلوم لہو ملا خدا خیر قوم شیخ راگر شہر
نے التبا کی اور یاخپور وینہ نما راستہ وڑکے مقوم رہتا خیر شہر ملا
ملکیرات اللہ قوم شیخ نیرک وکالت و ہر دلا سنگ ملہ سنگ قوم
بھٹاں بیت وکالت نکل۔

ظور لہو بقلم خود
شیخ سلامت اللہ و ہر دلا سنگ ملہ سنگ قوم
لور لہو بقلم خود

دستخط سب رجسٹر لارخط انگیز۔ 26/9/32

پہرے ۲۰ صبح ۹ بجے ۸۹ الہیہ تجاویز ۲۲ ستمبر ۳۲ عہدہ منرجسٹر
دستخط کبجہ لارخط انگیز
22/9/32

بہن نامہ دخلی

میکہ زکریا خان صاحب خان قومی کے کتب خانے میں موجود ہے

بجہ سنگر و تہائی ایکٹنہ المکان ۱۷۴۲ء واقع محلہ بابر شاہ کا پورہ شرق رویہ

نچتہ حدودہ ذیل جو ملک کو مقبوضہ بلاتہ کہ غیر منقطع کا اور طرح بار و قرض

بکھر برہ اور منقطع کو بغیر کار و بار خانہ و دنیا دار اس وقت سے یہ کی ضرورت ہے

لہذا جائیداد صحت لفظی سے ملے و پھر ملان مذکور کے کتب خانے میں موجود ہے

بالخصوص مبلغ الیکٹرا رویہ کے نصف یا چھویں حصہ ہوتا ہے اسلئے اس کا

انتخاب علیہا کر قبضہ بکھر ضلع کے اس میں بالقض کیا اور زیر زمین تمام ملک اس میں

سے وقت سے قبضہ نقد و طرہ کے اس میں تحت و تقریر میں لایا اور وہاں مذکور کو

لے قبضہ فعل سے اس کا کہ مقررہ موقوفہ قبضہ داخلین و دیہات کے اس میں

نزداد خان قلی خان

بجہ سنگر و تہائی

میکہ زکریا خان

ہفتہ قبل منتقر کو در کر کلائے اور اس وقت کا حدیث ہے کہ
 حاکم الطائیفی کا ہر وقت انتھاکا کھانے میں ہوتا ہے منتقر ذرا طار ہوا۔
 اور اگر کوئی ہمیشہ شریک پیدا ہو یا مہمان ہو تو بیکار کفایت
 یا یا جاو تو الیٰی ص صورت سینے میں تہن کی اختیار ہوگا
 اپنا کل زرع و غیرہ فہم فیہ لکیر پیر یا نہ جانے میں وہاں
 طرح سے جبر طرہ قیاس و اصل کے منتقر یا واریت منتقر کو
 کوئی عذر نہ ہوگا بخلاف چند کے بطریق و عذر نامہ دخلی لکھ کر اسند
 ہونا اور وقت پر کام لکھ کر فقط تحریر تاریخ ۲ جولائی ۱۳۲۲

کرم اللہ وجہہ الکریم
 صاحب کتب و محنت و علم حضرت

حصہ اربعہ مہمان ۱۷۴۲

غرض ہے جو در خواست لکھ کر
 مکان اطراف کے مکان لکھ کر لکھ کر لکھ کر لکھ کر
 عام مہمان

شیخ محمد حسین کا مقب لکھ کر

حضرت و عبادت و لکھ کر لکھ کر لکھ کر لکھ کر

لکھ کر لکھ کر

[illegible]

شماره ۱۸۰
مطابق سند حیدر علی خان
مطابق سند حیدر علی خان

قبل الحصار في سنة ١٢٠١

نقطہ - ریشہ (2) عبارت از رشتہ نامہ بلا دخلی (2) طریقی (2) ہوگی



بہر میر غنیمت و اطمینان اور زانیہ طاری سز کچھ پہلو تھی و تصور کریں اور محکوم علی بن ابی طالب
 ۱) کچھ تکلیف معلوم ہو گی تو محکوم انشاء ہو گا اگر بفرخ وصیت نامہ تھا چھ جابڈا
 وصیت شرک مذکورہ بالا کو اپنے قبضہ میں منوال الیہ سے واپسی الیہ اور خیر قاضی
 رہو یا کسی امیر عسکری بن بزرگ ہمسایہ وصیت یا کسی اور طور پر منتقل کروں
 لہذا یہ وصیت نامہ شرک مذکورہ بالا لکھ دیا ہے سند صحیح اور وقت صحیح تمام الامور
 تفصیل جابڈا وصیت شدہ

تفصیل جابڈا وصیت شدہ

نام موضع	نقدہ	نقدہ
موضع حسین گنہ گنہ	نصف مسلم	نقدہ
تفصیل تمام	ابو	اکینہ لاریا پنجپور و سیمہ

چوہدری مکان سکونہ وصیت شرک طالع قبضہ بکرا

شمال شرق جنوب مغرب
 مکان مذکورہ بالا شمال شرک مسلمان کو پیش در عالم مکان مذکورہ بالا زفا

الرقوم ۲۲ جولائی ۱۹۳۴ء

شیخ محمد حسین غفرلہ و شوقہ زکی

باب ششم کاغذات مقدمه فوجداری

سین

二

لکھنؤ خلیفہ محبٹر بہاؤ الدین علی
سی بدو لکھنؤ قوم اسیر ہے تھانہ بنگلہ ضلع دہلی

منبر
مسجد الجوامع
مقام حجاز
مسجد الجوامع
مقام حجاز
مسجد الجوامع
مقام حجاز

حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی

صفت خام بخط انگریز

خبر علیہ السلام

وکالت نامہ

بسم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 بعد از آنکه جناب محترم بطور مجاہدہ و جہد

میں بہ عہدہ وکالت کے قیام میں رہا کرتا ہوں۔ یہاں پر تھانہ بنگالہ ضلع میں

بسم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 بعد از آنکه جناب محترم بطور مجاہدہ و جہد

میں بہ عہدہ وکالت کے قیام میں رہا کرتا ہوں۔ یہاں پر تھانہ بنگالہ ضلع میں

دعویٰ میں پیش کردہ حقائق و تفصیلات پرانی
 شکہ بہ عہدہ وکالت کے قیام میں رہا کرتا ہوں۔ یہاں پر تھانہ بنگالہ ضلع میں

بسم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 بعد از آنکه جناب محترم بطور مجاہدہ و جہد

جہاں میں طے چلا ہے یہ دیر سے ہندوستان میں رہتا ہے۔ یہاں پر تھانہ بنگالہ ضلع میں

بسم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 بعد از آنکه جناب محترم بطور مجاہدہ و جہد

جو کہ کوثر یا جواب ہم تحریری یا تقریری کریں وہ کہیں غلط نہ ہوگا۔ یہاں پر تھانہ بنگالہ ضلع میں

فرمان جاتا ہے کہ جو کہ کوثر یا جواب ہم تحریری یا تقریری کریں وہ کہیں غلط نہ ہوگا۔ یہاں پر تھانہ بنگالہ ضلع میں

اس میں جو کہ کوثر یا جواب ہم تحریری یا تقریری کریں وہ کہیں غلط نہ ہوگا۔ یہاں پر تھانہ بنگالہ ضلع میں

لکھنؤ میں روز ۱۰ مارچ ۱۸۳۷ء - موضعہ اور محلہ

محکمہ

سیرکچی نایب ملکہ و ملا علی قوام بہم سکن قصبہ بنگلہ ام ضلع ہمدان ماہنامہ
جولائی ۱۹۰۷ء سے بہار لکھی جگہ لکھنے سے علیحدہ ہونے والے ہیں لیکن محکمہ
طلبہ ہمدان میں غفلت قرار دے کر ان کو معالہ نہ کرے اور محکمہ سیرکچی الی محکمہ
ظہور سیرکچی جی سے مخلوق قانون کوئی اور یہاں اگر جہد و تہجد محکمہ
غفلت کوئی بات میں آکر تو مبلغ ہزار روپیہ بطور مانہ لکھ کر دے
تہا چھپ کر بطور بیکہ لکھ کر سندھ میں اور دفعہ ہمدان ماہنامہ

نایب ملکہ و ملا علی قوام بہم سکن قصبہ بنگلہ ام ضلع ہمدان ماہنامہ

تہذیب تاریخ ۸ جولائی ۱۹۰۷ء

ضمانت نامہ برائے ملزم

سندھ ملکہ و ملا علی قوام بہم سکن قصبہ بنگلہ ام ضلع ہمدان ماہنامہ
جولائی ۱۹۰۷ء سے بہار لکھی جگہ لکھنے سے علیحدہ ہونے والے ہیں لیکن محکمہ
سیرکچی نایب ملکہ و ملا علی قوام بہم سکن قصبہ بنگلہ ام ضلع ہمدان ماہنامہ
جولائی ۱۹۰۷ء سے بہار لکھی جگہ لکھنے سے علیحدہ ہونے والے ہیں لیکن محکمہ
طلبہ ہمدان میں غفلت قرار دے کر ان کو معالہ نہ کرے اور محکمہ سیرکچی الی محکمہ
ظہور سیرکچی جی سے مخلوق قانون کوئی اور یہاں اگر جہد و تہجد محکمہ
غفلت کوئی بات میں آکر تو مبلغ ہزار روپیہ بطور مانہ لکھ کر دے
تہا چھپ کر بطور بیکہ لکھ کر سندھ میں اور دفعہ ہمدان ماہنامہ

سندھ ملکہ و ملا علی قوام بہم سکن قصبہ بنگلہ ام ضلع ہمدان ماہنامہ

نایب ملکہ و ملا علی قوام بہم سکن قصبہ بنگلہ ام ضلع ہمدان ماہنامہ

جولائی ۱۹۰۷ء سے بہار لکھی جگہ لکھنے سے علیحدہ ہونے والے ہیں لیکن محکمہ

ضمائم نامہ پر اٹلاز مہبت

لنکھن سرفراز خان صاحب
 جی سرور رعایتیں دلدار میں قوم کشین ملازم حکمہ کانی نہ سے
 ضامن بقدر انکیزار روپیہ سرکاری مطلوبہ لکھن میں مقروضین رعایتیں
 مذکورہ ہوئی اتری کرتے ہوں اگر ان میں کبھی کمی تمام تغذیہ و قرض روپیہ مال
 سرور کر کے تو بقدر ضامن لکھن روپیہ میں بلکہ ایک سے کام میں فوائد حاصل کر کے
 کوئے عند و حیدر میان میں نہلاؤ گے اور جو ضامن غلام ملواری ابوبکر جانہ
 الہامی یا پانچزار روپیہ زمیندار عمارت و مقروضہ اپنی واقعہ وضع علی پید کر کے لکھن
 جوئی جگہ تک کفلا و متفرق ہنس رہے کفلا کرتے ہوں اگر کسی جگہ تانہ یا نہی نہی
 کفلا و متفرق نہ کر دے ورنہ بذریعہ انتقال بیع و ہب وغیرہ کسی کمی متقل
 کر دے اگر مل تو بقایا بلکہ تحریر باطل و نہایت ہولناک بیخند حکمہ بطریق
 ضامن لکھن سرور اور دفعہ ہفتہ نام لکھن۔

الرقوم ۳ جون ۱۹۳۷ء بقلم محمد حسین عیسیٰ زکریا کتب و قصبہ بکلاہ تحصیل بکلاہ ضلع گجرات

استغاثہ

لا تخش منہم لہم ترسلہم وکھور دیا ایسے کہ فرستے گئے ضلع جلالپور

جمع دفعہ ۳۲۳ و ۲۲۷ تقریرات ہند تدارک

خیابانی قوم آباد - گناہیں میں ۸ تباخیر ۳ جون ۱۹۳۷ کو کمین اپنی ملاقات
 کھیت کی نگہانی کر رہا تھا اسی موقع پر لاٹھی پٹے تمام جانوروں کو دھکیٹ لیکر نکال
 میرا تمام کھیت کے مویشیوں نے چر کر خراب کیا بہت کچھ نقصان واقع ہوا تباخیر نے
 اس سے کہا اسی وقت تمام مویشی ادھر کے کھیت لائے کوئی لاسٹہ اس کے لیے کھیت کو
 لے گئے۔ اتنا شکریہ کہ جو کچھ لایا گیا وہاں سے مار پیٹ بھی کی خیابانی قوم کو لایا بھی
 میرا پیاری لیکن وہ میرے کندھے پر لگی جس سے میری حرکت چھوڑ دی اور وہ اپنے لیے
 کھیت پر دوڑنے لگا اور انھوں نے کھیت پر یا تو لپٹنے چھکی کہ ہم تو روزانہ اپنے مویشی
 پر اسی کھیت سے لگے لائے تھے تم کو کوئی حق ہمارا دینے کا نہیں چونکہ وہ دروازہ
 لے کر مقابلہ نہ کر سکا لہذا غرض ہو رہی گذرا کہ اندر اس کے لیے کھیت ضابطہ
 تحقیقات کوئی معاہدہ کیا تاکہ وہ بچا جائے۔

العزم
 فدو لام بخش کا منہ کا رکن فرست گئے
 تباخیر پیشی مقدمہ و تحقیقات پولیس بمبئی واقع

بیان رام دین چار

اٹھارہ رام دیے کا شتکار - حضور و اقرسی الہام تہر اہیر ہریت شریہ قنوت
 الہام تہر اہیر ہریت شریہ قنوت الہام تہر اہیر ہریت شریہ قنوت
 کہلا لا تو بکروں تمام کھیت کا نقصان نہ ہو تاہم مذکور کمال کا علم طریق
 مویشیوں کو کورنے لائے یہ تو میں کھیت کے کچھ راستہ ہریت الہام تہر اہیر ہریت
 کہنے دیکھتا ہوں کہ مذکور ہاتھ مار پیٹ کی اور رام ترنے کے الہام تہر اہیر ہریت
 مدھ کو کہہ دے پوری شریہ قنوت الہام تہر اہیر ہریت شریہ قنوت
 کھار ہاتھ جو کا لیون پیش آیا مگر ہم مدھ کو کچھ کھیت پر چلے گئے

الہام تہر اہیر ہریت شریہ قنوت بیان مری اہیر کا شتکار

اٹھارہ مری اہیر کا شتکار - الہام تہر اہیر ہریت شریہ قنوت
 کہلا لا تو بکروں تمام کھیت کا اجاڑ دیا جس سے مدھ کو بہت نقصان پہنچا
 نقصان پہنچا جو کہ الہام تہر اہیر ہریت شریہ قنوت الہام تہر اہیر ہریت شریہ قنوت
 الہام تہر اہیر ہریت شریہ قنوت الہام تہر اہیر ہریت شریہ قنوت
 الہام تہر اہیر ہریت شریہ قنوت الہام تہر اہیر ہریت شریہ قنوت
 الہام تہر اہیر ہریت شریہ قنوت الہام تہر اہیر ہریت شریہ قنوت

تحقیقات متعلقہ رپورٹ سبب الشکر

خباہر اکثرین حسب کلم موقع حالات برہنہ پیکر تحقیق جسے ضابطہ کی اور
 (موقع ۲) دیکھیں معلوم ہوا۔ اور واقعہ کا بہت نقص ہوا اکثر تمام کھیت
 کا شہتہ کی موت ہوئی۔ اچار ڈھیر اکثر خراب ہوا اور مرنے
 لگا۔ اولیہ نہایت شہیر اور سرکشہ۔ اور مرنے لگا کئی قصور نہیں۔

العماد
إلى جزيرة العرب

اطہار ارم بخش مدعی عدالت کی سامنے

علائقہ - تیلانام کپڑا - لالہ بخش بابا نام - لالہ سنگھ - عمر پیک
میں - لالہ سنگھ -

افسانہ کی کیا وجہ۔ حضور میں کھیت م رکھو لی کر رہا تھا کہ کل روز
 نام تر اہیرانی تمام ہوشیار کی لیکر میرے کھیت سے لکھو اور اس کے لکھو
 میرے تمام کھیت کو کھالیا اور چھوڑ کر گیا۔ عرض میرا تمام کھیت چھوڑ دیا
 تب میں نے روکا کہ تم میرے خلاف آج ہوشیاروں میں سے کون سا ہے تم
 ہر طرف جیالست سے ہمیت جلاتے تھے کیوں اب نہ کہتے یہ جیالست ہی

لام تر بنے محکمہ کا لین دین اور بہ زبردستی دوسری میرا حق مار بیٹھا۔

چنانچہ دعا لیا کہ اگر اس شخص کو اس روز سے مار کر جی چھڑے میرا دھنما تھ
اور تیرا یہ معاملہ دیکھ کر کاشٹ لائے لام دین اور دعا اپنے اپنے گھنٹوں
رکھوا لی کر رہے تھے دو سال کے اور محکمہ کے ہاتھ سے بھل تمام چھڑا یا حضور
اگر محکمہ دونوں کے لئے چھڑا تو دعا ولیہ کو سنہ ملتا۔ اور از رو

زبردستی کھا لیا ہم اس کے اپنے نیویا کر گئے۔ العین بخش کا شمار
نقل من واسطے حاضری دعا علیہ حاضری دعا علیہ کیلئے عدالت جاری ہو

جلالتی صاحب محبیر بہار

سلام بخش کا شمار

لام تر ابیر و لام سنگہ بنام دعا علیہ

دعا مار بیٹھا و دفعہ رسائی

جلالتی صاحب محبیر اور دفعہ ۳۲ و ۳۱ و ۳۰ تقریرات تھیں دعا مار بیٹھا و دفعہ رسائی
کا تیرا یہ لین دین تمام من جابر کیا جائے کہ تم اہلالت یا دالائے تبارخ بہت مندرجہ
سمت نہ لاؤ دعا علیہ ہم اس کو جابر کر دو۔

دستخط صاحب محبیر بھالو بھالو انگریزی

میر علی اللہ

پیشی مقدمہ اجلاس محبرٹ صاحب بھادر

اظہار۔ لوم ترنہ سے اعلیہ۔ ترنہ کم کیر۔ لوم ترنہ۔ بیرکانم لوم

۲۸ سائٹ چٹا۔

لوم بخش سار سید کی وجہ ہر اور کے کھیت کے نقصان کیوں کیا
 حضور ہم اپنی بکریاں اور موتی لیکر خنک کو جانے کو کہ الہی سیر کی بکریاں اٹھانے
 کے کھیت منڈیر پر ڈھکے ہیں ہم لیونٹ اپنی بکریوں کی آنا لیا اور کچھ نقصان
 نہیں ہوا اور ہم نے لکھوالا سے جھوٹا لکھوالا ملکہ و خور سید کے کچھ اٹل لکھوالا ہر
 اور ہم نے کھیت کے نقصان کیا۔

الوہم ترنہ سے اعلیہ

درعا علیہ سے حاکم کا سوال

سوال۔ کیا تم غوطہ اترار کرتے ہو اور تمہاری بکریاں کھیت منڈیر پر ڈھکے ہیں اور تم
 حاکم اپنی بکریوں کو کھیت سے بلا لے لیا لیتا رہتا ہے اور کھیت منڈیر پر ڈھکے ہیں
 ساتھ ساتھ زبردستی اچھا سا کیا ہے کھیت منڈیر پر ڈھکے ہیں کھیت منڈیر پر ڈھکے ہیں
 اور کھیت منڈیر پر ڈھکے ہیں کھیت منڈیر پر ڈھکے ہیں کھیت منڈیر پر ڈھکے ہیں
 جواب۔ حضور ہم نے کھیت منڈیر پر ڈھکے ہیں کھیت منڈیر پر ڈھکے ہیں کھیت منڈیر پر ڈھکے ہیں
 اور ہم نے کھیت منڈیر پر ڈھکے ہیں کھیت منڈیر پر ڈھکے ہیں کھیت منڈیر پر ڈھکے ہیں
 الوہم ترنہ سے اعلیہ

سوال - کیا تم صفائے عیش کر دے۔

جواب - نہیں حضور۔

مقدمہ کا بعد ملزم و مستغیر عیش میں لایا ہوں گو آپ شوق کا قلمبند ہو کر
بیا ملزم لایا گیا چونکہ ملزم کو کوثر عند الہی عیش میں نہ دیکھتا ہوں ہین لہذا۔

حکم ہوا ۸

مقدمہ بعض سنا جا چکا ہے لیکن تاریخ و سند عیش ہوا کہ ملزم کو کوثر
اکبر محکمہ دار القضاۃ شہر روپیہ و ایک ٹھکانہ یا قلمبند شہر روپیہ لیا جاوے تا آخر عیش
مستغیر کو اطلاع دی جائے۔

نمونہ فارم محکمہ و ضمانت نامہ سہ احاطہ عدالت
محکمہ و ضمانت نامہ و سند تحقیقہ الہدائی رد بر محکمہ

(۲۹۶ و ۲۹۹ و ضمیمہ ۵ نمونہ نمبر ۲۲)

لہذا - ضلع

محکمہ

دستخط نمبر تاریخ

میں لایا ہوں و اللہ اعلم قوم امیر حیدر آباد ساکن حضرت گنج ضلع جونا
جہم نالہ لڑائیں با حق ہوئے و محکمہ محکمہ مقام امیر حیدر آباد ساکن

فہمت و طاقت حاضر ہندو عدالت محسٹریٹ میں اور نیز عدالت شش اگر ضرورت
 ہو طلب ہو تو میں بذریعہ تحریر نہایت اقرار کرتا ہوں کہ میں ہر روز عدالت تحقیقات
 ابتداء میں جو جرم مذکور کی بابت حمل میں آئے محسٹریٹ مذکور عدالت میں حاضر
 رہا ہوں اور اگر وہ مقدمہ تجویز دے کہ عدالت شش میں کبیر رکھا جائے تو
 عدالت مذکور میں بھی بغرض جوابدہ الزام ہو مجھ پر لگا یا گیا ہو موجود اور حاضر رہا ہوں۔
 اگر حاضر نہیں بقدر ضرورت تو مبلغ ایک سو بیس روپیہ بلکہ عظیم قیصر مندرام اقبالہ کو بطور
 ناطق ادا کر دے۔ مؤرخہ ۵ جون ۱۹۳۷ء دستخط نام ترائیہ قیصر خوف

فردت راداد جرم

چونکہ یہاں لام نختیہ ہندو اور انہار گولیاں نے میرے مجوزی ثابت ہے اور حاکم عدالت علیہ
 نے میرے صاحبیت زانیہ کو اور ایک بلایہ لفظ کیا جبکہ تین سو سابقہ لفظ زانیہ
 ۲ خوف دہالیہ ۲ انہار معلوم ہوا کہ وہاں علیہ سخت شریا اور لفظ۔

لکھنا حکم ہوا

حسب ضابطہ بیت جمع دفعہ ۳۲۳ و ۲۲۴ مجموعہ تین سالہ عہدہ میں مبلغ پانچ سو روپیہ
 جرمانہ دسٹر ماہ قید سخت اور در صورت الطاف نہ ہونے زر جرمانہ تین ماہ قید انہار لکھنا

دستخط حاکم

مؤرخہ ۲۲ جون ۱۹۳۷ء

پانچم

تنقیدی مضامین

موازنہ اشعار

شاعرانہ لہجے کے ہم پیمان محض لغات و موازنہ درج کرتے ہیں اور ان میں کو
 حصہ پر تقسیم کرتے ہیں اولاً غالب اور حضرت مہر وں کے لغات کا موازنہ ثانیاً
 انیسار و روبریہ کے بعض اشعار کا موازنہ
 ۱۔ مرزا غالب

خوش ہوا بخت کہ عالم تر سر پہا : بانفع شہزادہ جوان بختیہ سر پہا

۲۔ دوق

ای جان بخت مبارک تجھے سر پہا : الہی حسن بر ملائے تر سر پہا

موازنہ ہر اس ابتداء و تمہید افضا مقام کے خلاف ہے نیز ملافت کا شان
 ترکیب و جہتگی مبارکباد اور مخاطب جو اس مضمون کے ساتھ نہ ہو جو میر کا
 مرعہ غبار و غریب ہے۔

۳۔ غالب

سر پہا چھٹا تھم : آریا طر نہ کلاہ و محکو دہم نہ چھپے تر انبر پہا

ع ۴ ذوق

ایک ایک تیرین علم الائی سر پستادہ دستار کاپر ہوا
 سوا زہن ہر سر سر پر چڑھنا مکروہ الفاظ معاً طوط کلاہ (افضلیت
 سر پستادہ دستار جو خلافت تمام حکم ہر نمبر میں عفتہ جہت تفسیر
 ترقی ہر دستار اور ہر دور کے ترقی ہے۔

ع ۵ غالب

ناؤ بھل کر بھی پیر دے گئے ہنگاموں کی تیر بنا ہو کم لالی نلانا گز ہو ہوا

ع ۶ ذوق

اک گھر بھی نہیں چھوٹا گھر میں چوڑا تیر لایا ہوا ہر دور جو گھر ہوا
 سوا زہن ہر سر سر پر دے گئے ہوں اور دنیا ہو۔ الفاظ شہین جو قور مض
 شہ (خلافت ع ۶ میں تالیف اور قور ہے مضمون ہے حکم سر بلا خط ہو اک
 گھر بھی نہیں اور تالا گھر بھی نیست ع ۷) کہیں تالا ہے ملاحظہ ہو حلاک

ع ۷ غالب

رخ پر ہوا جو گھر کہیں پیر دے اگر اب گھر بار سلا ہوا

ع ۸ ذوق

رٹ خف پہ جو سر تیر سرستہ الدار تار بابر بنا ایک ع ۸ سر ہوا
 سوا زہن ہر سر سر پر دے گئے ہوں تیر تیر سر سر ہوا اگر اب گھر بار ہوا

یہ میری مضمون ان کے قابلِ فہم نہ ہو تو متخیر نہ ہو لایا اس کا کچھ
جو نور و کمالی نور کا ہے

ع ۹ غالب

جی رہا تاشی نہ موتی ہم ہیں سیرِ کجیر چاہئے پھولوں کا بھی لہجہ سیر
ع ۱۰ ذوق

پھرتی خوشبو جڑ لائی ہوتی بالہ بار شہ شہ مری حوین کا معطر سہرا
مولانا ظاہر علی صاحب کا حق جو عیسویا ہو یا الہی عیشہ جھوٹ
میں ہے حیرتِ انرا لائے نہ موتی مقامِ سحر و خلوت عیسویاں پاویم
اردو صحت بھی قابلِ فہم
ع ۱۱ غالب

رخ روشن دیکھ کر غلامِ چمک کیونہ دکھلا دینے مہر و لہجہ سہرا
ع ۱۲ ذوق

وہ کھڑی علیٰ کبریاں دیکھ کر یہ سچو تیر نہ لہجہ سہرا
مولانا کا حال یہ رخ روشن ماہِ سہرہ گوہرِ لہجہ سیر اور غبارِ
مستفاد یہ لہجہ سیر و لہجہ سیر سے بہتر سیر علیٰ ترکیبِ جہانِ اردو

ب۔ دیر۔ کسی نے در اندوھی رکوع سجود میں
: انیس۔ سائل کو کسی نے در اندوھی نماز میں

معاذہ رحمہ مع حضرت علی ولید السلام ۱۲ ت فی فیاضیں لیکن نبراکا استفہام
اقرار ہے محل ہے اور غیر کا استفہام مقتضای مقام ۱۳ حلاوت ہے ثانیاً غیر
نار کا لفظ کی نسبت کوع وجوہ زیادہ مختصر ہے ثالثاً غیر میں مفعول کا اظہار ہے
یعنی سائل غیر این ملک خلف ہے اور ہے محل ۔

دیر ۳۲
انیس ۴

آنکھوں میں سحر اور نہ مہم کو خبر ہو
آنکھوں میں حیل و چال اور نہ خبر ہو

مولانا علی میر مبالغہ میں مبالغہ ہے اور شر در حقیقت ان نیچر ہے لیکن علی
میں ہمہ بار میں ہے کیونکہ ہر قسم کی شرک باخبرہ نہ ہو تا یا یوں کہ لفظ چوبہا
الکلیفیت ہے اور تعریف ہے اور یہ بات وہی نہیں ہے۔

دبیر ۵
رودیا میر حسن کو رودیا کر کے ہن
انیس ۶
حسرت خاں میر حسن رودیا کر کے

موازنہ ۵ جملہ فعلیہ ہر ادب جملہ لامیہ اور علم مناسبت طے ہو چکا ہے جیسے
 میر بہ نسبت فعلیہ مدلول معلوم و ثبات برسر اتم ہوتا ہے ثانیاً خواجہ کا لفظ جو
 نمبر ۶ میں روایات زیادہ کتابت کے ساتھ ہے کیونکہ سب سے پہلے روایا (عربی) اور روایا (ہندو)
 سب سے پہلے کچھ خواص و تہذیبیہ پر عدم تولد اور عدم تثنائے الفاظ و
 گوئی نقل و تفسیر میں ہوتا ہے ثانیاً حضرت حکیم لفظ جو ۹ میں مفہوم خاص و دو بالائی
 دیکھ جیسے مکان سے زلزلہ میں جھک جان
 دیکھ جیسے کوئی بھونچا لے کر چھوڑ دے۔

موازنہ ۸ میں زیادہ روایات اور اشعار اور ثانیاً میر فیض زبان کی ہمت
 بات کی قاعدہ پر عمل کے لئے یہ بیان صورت حال کے تصور اور اس
 حرف سے کہیں گے لفظ بھونچاں - گھر - چوڑ - بھاگے - میر جو خاص
 لفظ ہے پہلا ہوتا ہے کہ دفعی کلاس عام چشمہ - خانہ - مکتوب - کچھ پریش
 کر آئے۔ ثانیاً ۸ میں الی جملہ جہاں کے موصوفہ ہیں۔
 بخلاف ۱۱ میں فعلیہ زیادہ اور گھر چوڑ کے پروردگار
 الفاظ مفعول۔

پرنندون کی کمیٹی

جب ہندو سب سے پہلے بلقیس کے ہر حضرت سید کے پیغمبر کے لکیر چلاؤ تو ان کے (۱) ذ
 صبح ۵ وقت ۱۱ بجے گاندھیشور باغ فرم گئے سب سے پہلے سنا دقت پر یوں میں ٹھنڈی
 ٹھنڈی ہوا پھیلتی ہوئی ہندو سب کے ہر لکھنیا کے ہوا لکھنیا جہاں تھہر گئے یہ گرجا شہنا
 پہاڑ حنیوں نے ہر اک کو سوتے نہ سٹھ کر رکھا تھا باغ میں کھلے ہوئے تھے۔ یہ بھار دیکھ کر
 ہندو گاجر لگیا یا ٹھٹھک اور حق تعالیٰ ہوا نیچے اترا وسط باغ میں لکیر چلا جہاں یہ رہا
 تھا جب کہ اس نے بڑے بڑے درختوں کے ٹکڑے اور حق تعالیٰ کے بزرگ سی یا سب سے
 چھوٹے چھک چھک کر یاں کو سج کر حق تعالیٰ کی ہر چاروں طرف درختوں سے
 خوش الحان سے پرنندون کو درجے میں لکیر اور سب کے آواز میں عطا کھین گیم ریم پیٹھے
 ہیں۔ ہندو صورت دیکھ کر یہ پرنندون استقبال کرتے۔ اور ان کا خوشی
 طاری گیت گانے شروع کرتے چونکہ فرم گئے تمام جانور عہدہ لوگ ہیں
 گوشت نشین تھے کچھ پرنندون کے خلاف عالم سے صدا اٹھانے سے سب
 درختوں کے پاس پر جمع ہو گئے۔ شکریہ ختم ہو چکا۔ تو طوطا نما لکھنیا کے
 طبع اور اس طرح ہر کیا۔

میر تقی میر نے اپنے طائفے سے وکیل ہو کر لپچے یہ درخواست کرتی ہیں
 لپچہ ۴۲ ستریم ہیں ہا ہر حمایت لیجئے سب ۱۰ لڑکین ہا ہر جانی دشمن ہیں
 ہم آزادانہ ہوں کبیر کرتے ہیں۔ اڑتے ہیں بچوتے ہیں مگر وہ ہم کو گرفت رکھ کر طوطے
 ۱۰ تکلیف دیتی ہیں اسی بچ و غم میں ہم نے گوشت نشینی اختیار کر اور ہم عمر
 کر لیا کہ کبھی ایک لفظ زبان سے نہ نکالیں گے اور نعمہ شرین جو ہم پر یہ تمام
 آفتیں لاتا ہے اس سے باکل قطع تعلق کر لیں گے۔

جب طوطہ اپنی مصیبت کا حال بیان کر چکا تو ایک جوٹا جس کا چہرہ بڑا سا منہ
 لا سرچہ گا کر سلام کیا اور بونے غم کرنے لگا۔ وزیر اعظم البحر ہندہ جو
 بحرہ درختوں سے پتوں سے چھپا ہوا لکڑی ہونے سے جمع ہوا۔ یہ میر ماسوں لاء
 یہ کٹر کا چالیسواں ہے۔ رشتہ لاء ۱۰ ایک معزز عورت کا وغیرہ یہاں گلگشت
 کو آئی۔ یہی مرحوم بھائی سون ۱۰ ایک پتہ پر بیٹھا صبح ۱۰ ٹھنڈا ہوا تھا
 رہا تھا۔ اور لاپتہ ہو چکا تھا اس چار شاخ کا تھا اور سنگلاخ منہ
 نے بکڑیاں لگائیں تو فریز پر نوچے اور پاؤں سے مل کر چلتی ہوئی وہ
 ۱۰ لہو بہت سے جانور بار بار اٹھے اور اپنی اپنی تمام لام کاٹ کر اور اس سے
 لفرقت دوہلا لڑ پھر دو لکڑی اڑے زبانوں سے مصیبت سن کر ہماری

پیدا ہوئے اور غی طرہ سے بولے۔ میں ہر طرح سے تمہارے کو تیار رہوں گا اور میرے
ساتھ شہزادوں کے دربار میں چلوں۔ اس بعد ہند پر ٹھکانا لگا۔ اور اس کے
بچے بچے تمام فوج روانہ ہوئے۔ جب یہ لشکر سیاح قریب پہنچا۔
تو زمین نے آفتاب کی لگاتار چمک پر دیر چھپا دیا تھا اور خوں پر اسے بکے
بسیا کیا اور صبح ہوا تو شہر میں کھل ہو گئی۔

بلقیس کا دربار

(۲)

شہزادہ بلقیس کا دربار گرم تھا۔ امرا و وزراء اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے بیٹھے تھے
گویا زیادہ دیر سے تشریف دیا ہے۔ عام پٹ پٹ تھا۔ شہزادہ کے دربار سے مناما
چھایا ہوا تھا۔ پرندوں کے جم غفیر نے جنگ لگاتار اور منام کی آواز دھیر لگتی
کھائی۔ بلقیس ہاتھ اٹھا کر دیکھا تو رجب سے آگے ہر ہر اور بچے بچے تمام قافلہ شہزادہ کی
آنکھ اٹھانے پر ہر نیچے اتر کر زمین پر کسی کسی فرض منصبی ادا کیا اس قافلہ
آئے وہ بیان؟ شہزادہ کے اجازت پر جاؤر وئے اس طم اپنی حالت کی
شریح کی سہارہ و العزیز شہزادہ اور اقبال روزانہ سے ہم غلام و پست و کمر ہو گئی

۱۰ فرماؤ کہی دربار میں جہاں ہم تہیں ہماری فریادیں سنیں اور ہمارا فیصلہ کر تیرا فیصلہ ہم
 دیکھ جائیں طے فرمے کہ ہم کون سے لوگ تیرے حوین ہیں اور کون سے ہیں۔ یہاں ہمارا نظام
 ہے جو اللہ شہید بکبر الیک حکم کی پانچ پانچ ہیں۔ مگر تیرا نام نہیں ہے۔ سب سے کہیں ہم
 ہم نصیب ہیں جو دنیا جو ظالم ہیں یہ ہیں۔ اور ہم زبان نہیں بول سکتے۔ ہندو اور مسلمان
 کچھو کچھ تیرا دور حکومت ہمارا طریقہ فیتہ ہو گیا۔ گو ہم پرندہ ہی مگر مخلوق
 ہونے اعتبار سے تیرے برابر ہیں۔ ہمارا جسم میں بھی روح اور تعین ہے جیسا کہ ہم
 بھول بھی ہیں جیسا کہ تیرا روح میں۔ الفتنے دھارے سنکر ہم نے
 اپنے وطن کو تیرے اقاہر سبب چھوڑا اور تیرے سلطنت میں آنا ہوا۔ مگر ہم
 بھی ہر پرکاش سزا کو مستوجب اور الہی برچھو قابل نفع جو تیرے حکومت
 میں آکر کج گنتی پڑے۔ سیا کی لڑکیاں۔ ہمارا جانی دشمن ثابت ہوئے۔ انکو ہمارے
 پیار جانوں کا ذرا پرولا نہیں۔ ہمارے پر لڑچین۔ بھوکا کھین پیا
 مائیں اور آٹھ پر میں کتنے کہے! اسے شہادت ہے تیرے دیکھیں میں آکر لڑے
 گئے۔ تیرے بدمعاشی نے ہمارے کلچر کو ٹکڑے کر کے جدا کر کے شہزادی
 ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے ہم سر چھین لئے جائیں۔
 اہ شہزادہ! تیرے نزدیک جانور و فضا کی چیز بدتر ہے مخلوق ہر رنگ

مکڑے پر ہاتھ رکھ۔ مانتا کہم جانوروں سے یہ بلا برسر ہم چلے بیٹھے
 دیکھتے ہیں اور افسوس نہیں کرتے۔ تیرے عزیز کا ظلم ہاتھ۔ ہمارا سیر دل
 بخوشیوں اور اداؤں کا خاتمہ کرتے ہیں اور ہم بے بس و بیکس لے جانے کے
 قہر دیتے ہیں۔

شہنشاہی! زندگی سنی نہیں کھالیں مگر سونے زندگی سچے سمجھے اور
 اپنی ایک کشتی و لام اپنی مرضی اپنی خواہش کے مقابلہ میں جو سونے کا ٹکڑا ہے
 گھونٹ لے کر مین ہم زندگی گرفتار ہو کر گھر چھوٹے بار چھوٹے مگر بھریرا ہوں

بھیڑ نہ پھر۔
 بقیسر خلا سے ڈر اور مرنے کو مرنا سمجھ ہمارا کہنے لے۔ بڑے مجروح دلوں کے قہر
 لگے تو نے ہمارے طرف توجہ نہ کی تو یاد رکھتے کہ ادھر سے ادھر جانے والی نہیں۔
 سچے دل سے ذرا دوسرے۔ اگر منہ سے ادھر اٹھ گیا تو پھر یہ دوشہ لنگر تک
 بلو درگی۔ ہم نے صحبت صبر کیا۔ ہمارے کلیجے ٹھوکر دیکھے۔ پکے پھوڑا اپنے
 استانہ ستارہ کے دھندلے سے لے لے لے جاوے! ہمارا دعا ہے کہ ادا تک حالی
 پر غور کر ان ظالموں پر جو جماعت ہے اٹھا رہے ہیں۔ ہمارے زبانیں ہر وقت تیری
 خیر خواہ اور ہمارے تیرے تیری ہمارے گویا ہیں۔ ہمارا رنگہ رنگہ تیرا لہانا ہے

مشکور سے اور عمار علی الدین یحییٰ میراج مشرق سے مغرب تک تولا لے
ہو دنیا میں بھولے پھلے اقبال زبالہ کے عمر قصور اور نصیبہ سکندر سے۔!

شہزادہ مختار! ہمارے نواح القوت پر ہم کی شہادت نظر دیکھ اور انصاف کا نونہ
سے سنی در نہ ہم جانوروں کا ہاتھ لکھو اگر ہمارا تمام دھما کر بھی تو لیتے
لہو و دروانہ جس کے اگر ہم اور تو مومن برابر ہیں بقسیر بے زبانوں کا خبری
نہ جائیگا شہزادہ الفت سے کام لے اور فخر تاج پر الہی یادگار چھوڑ
ہمارے تیرا انمولی ٹکینے ہمیشہ بھلائی سے یاد کریں۔

مغیرہ کا گھر

(۳)

کوٹھڑی کے وضع پر ایک چوڑی خوبصورت سے مکان میں جس کے ساتھ ایک خشتہ باغیچہ لگا ہوا ہے
مغیرہ اور اس کا خاندان نے میان بیرون بیٹھے ہیں کیا رک بارے میں کس در کس کھیل رہے
ہیں اور ایک دوسرا پتیا بچہ بنگوڑ میں پٹلا اٹھول رہا ہے اس وقت کس دور کیاں جو دس
بار برس زیادہ نہ ہو گی گھر کا مودھن دن میں صرف ہین چھوٹی لڑکی مان
علم کر لیتے پانی سے بھر ہوئی گھر یا رکھ کر لائی بیچ میں پٹا تھا کوڑا اٹھو لگی برابر

میری کھٹی تھی صراحتیں جا پڑیں مغیرے کے حسین مجھ کو مانتا کچھ بلائے نام تھی ساتھ بیٹی کا
 چوڑے کچھ زالیہ متعین نہ ہوئے ان صراحتوں نے کاربج ہوا اور عبور بہ تھی ہر لہس نے بیٹی کو
 اندھی اور دھندلے سیریل باتیں سننا ٹھلپٹے واسطوں نے مینے ایک طرح کا پنجرہ رکھا تھا
 بائیں طرف کبوتران کا گاہک صحن میں مرغیان لطیفیں چور چور ہیں۔ کھانے کا وقت آیا پہلے
 روکنا کھانے بیٹھے رہے جو ام الہ قہر دس ام ترکش کی مغیرے نے میاں سے اور بچوں
 کے لئے رکھے ام لہ بچوں کو لڑکیوں کو لکیر لکیر کھانے کھانے بیٹھے ایک بار دو لم
 دو بیٹیاں چار چار چار تین فی کس پڑیں !

۱۲) وقت لگا کر کھیل کو ختم کر دیا۔ پھر لڑکیاں کھیلنے سے باز ہو کر
 گھر آ گئیں۔ بڑی بیٹی کو روٹی اور میٹھے دوسرا کھانا ملا۔ لیٹی محو تھی کہ سنا کہ
 ہنس چھوٹی لڑکی بیچارہ کی ضرورت سے اور کھانے کی ضرورت سے کہہ کر دو لڑکیاں سو گئیں
 پھر سیر دانہ نہ پانی سیر لائن بیٹھے اور نگاہیں پڑیں۔ ایک طرف جاکر دیکھا تو ایک کب
 کبوتر بھی کھولنا ہوا گئے پھاڑا دل بے زبان جانوروں کو ضحک دیت گیا لڑکیاں ان
 جانوروں کو دانہ پانے لگیں۔ پھر وہ گود کا بچہ روتا ہوا لایا۔ اور میٹھے سب کھانا
 کو چھوڑ کر لڑکی طرف متوجہ ہو کر ہنس لایا۔ اگر اس کو کچھ لایا تھا تو لڑکی
 طرح جیتے ہوئے لڑکی کے لئے جو کھانا اتفاق سے اس نے موکھے میں پڑا تھا بچہ کھاتا

مقرر ہوتا ہے مادر دور دراز سے ہم چار دانہ جبر لایا چپا چپا کر آتش لاد رہے ہیں
 میں ٹھیک دینی تھی مگر نے بچہ وہ اہلکے کم ایک ہی ذریعہ ہوا چپا چپا کرنے
 نکلے ان اصرار گئی مگر نے بچہ آنا لایا چپا چپا ہاتھ میں دیدیا ہا! میاں ہے
 ہاتھ میں جبر لایا گئی غریب چپا لیلیٰ تو بچہ نہ لایا چپا چپا جین کی آواز سنکر ادھر آئی ہر چند
 چرخ چلائی روئی بیٹی منت کی سمجھت ہو مگر لب کیا بچہ ملے ذرا تھا گھر
 دن بھر میں ہی ہوا بچہ چار منہ میں گھٹ کر گیا۔

لڑتے میں مگر کا ہوا و نڈیا سے ایک حکم نہ لکھا لایا حبیب۔ مومن میاں بیوی
 کو نہ لایا بلقیس نے یہ ہدایت کی تھی۔

سنا کر بے زبانوں پر ہمارے ظلم حد سے زیادہ گزر گئے لب بھی احتیاط
 کر کے چھپیں گیا چند روز زندگن کے ملے دین و دین عمارت نہ کرو تمہارا
 سب جین ہم تک پہنچ رہیں اور بلکہ پہنچیں گی جنت ہم نے ہم کو
 سنا میں بکری لایا تو کچھ نہ ہو سکیگا۔

چپ کی داد

(۴)

ماہم آکر کیسوں تاریخ مگر وہ ملے قیامت تھی دھم پتیا چپ لایا کو

بھلا جنہم کے کہ سو صبح وقت بخیرین ہل ہلے ہا تھا ہر چند دلیان
دین اور ٹھنڈا تیان بلا شیر مگر لمحہ بہ لمحہ اور ساعت بہ ساعت بچے کی حالت اثر
ہوتی گئی دوپھر سے پہلے پہلے برس سلا برس گم کھیتا مالتا بچہ ماتون میں آگیا دنیا
بھرے کھنبرے کر ٹھونے مگر ٹوٹی کو بوٹی کہنے بخیرین رہا ساتھ سانس اور ساتھ
بیہوشی کلیجہ پر چھریان حل چھتیں نہ جو دل اور اندکب ناگیا کلیجہ سر لٹا کر بیٹھی غرار
گڑا گڑا اگر گڑا تندی کی دعا میں مانگ رہی تھی دفعۃً بچہ کھلا یا مینا مینا کہہ کر چلائی
تھرچہ کو اہب بچکی لائن ہاتھ پاؤں کا پننے اور تڑپ تڑپ کر مغرک ہا تھون
میسرہ ہو گیا۔

میرے ہو کیا۔
 موٹا تازہ گول لچھا گلکتھ سا بچہ جو دیکر غریب کو پیارا آتا تھا چند گھنٹوں
 میں مغرب کی بقیب کی گود ہمت سے واسطے سنائی کر گیا دیوانہ وار جا روں طرف
 پھر قتی ننھی ننھی جوتیا منے منے کھلونے اٹھاتی سر پر رکھتی آنکھوں سے قطر لگا ہوا
 گو شیر لانا اور گلے میں ہاتھ ڈال کر لپٹا لے سنے جاتا تھا پورس روزی طرح زندگی
 برکی صفا دور لا ہفتہ تھا بڑبڑ کا ہاتھ کٹر بارغ میں ٹھل ٹھل چوکر حبیب پٹا
 وقت تھا ارچا رتن طرز نہ نا چایا ہوا ٹھٹھٹے ٹھٹھے گھاس کے لیں قطع پر بوخار
 جانے کے چھوٹا سا بچہ گھٹون سجیا کھیلنا تھا بچے کی مالہ نے ای بجیس کیا کہ اکثر

اور روتے روتے ہچکی بندہ گئی گھاسیں لیں نہ چلے جانے کچھ سے چھپ چھپ
 تھا بڑا لڑکا مادم رکھتا تھا ہر نیچے چھپ چھپ اٹھا کھڑا ہوا اور پھر لگے
 کو چل دیا بچہ زبان سے اتنی بات تو لکھی کہ ہارے ماں ہر نیچے ڈس لیا
 ماں اور وہ ماں جو ابر الیں صدر سے نہ مینے ہاتھ کیلے دیکھ کر سر رو کر چھپ گئی
 چاہا بہت کہ بچے کو سنبھالے مگر سنبھال سکا اگر اور کرتے تھے ہاتھ پاؤں پٹختے لہم
 بے صیغہ ماں کی نگاہ اپنے لالچ چہر پر تھی بدن ش ہو گیا تھا اور حواس
 باختہ تھے بچے کا سر پاں زانو پر تھا کبھی اُس کو دیکھتی تھی کبھی لہماں صراف
 منہ اٹھا کر دو باتیں منہ لگے ہونگے بچہ نے ماں پر ہر طرف آنکھ دھرت
 لہیز نظر ٹٹکا کچھ کہنا چاہتا تھا مگر زبان یار نہ دی دونوں ہاتھ اٹھا کر ماں
 گلے سے لٹکی دُرائی ہچکی لہاں اور خضبت ہوا۔

بہت دیر تک کنگلی بازو بچہ کو نہ چھتی صر جب بچہ لقمین ہو گیا کہ یہ بار
 بکر محنت چشم دین برابہ سہرا اور بوجہ اچھو انگلی پکڑا سٹھ سٹھ ٹٹل
 رہا تھا ہمیشہ طواف سو گیا تو ایک چنچر مارا یہ کہتی ہوئی اٹھی۔
 آہ دینا دے نا پاٹلا کلیجہ توڑ دیا

لہجہ تہی صبح ہوئی خولاب سیر کیش کو کھڑا دیکھا جبکہ انماں چہر لہاں

و بزرگ ہو کر طویل عمر مغیرہ طوائف اسنے انگلی اٹھائی اور علی طرح شروع
 کیا سنگدلہ مغیرہ اتوں سے زالیہ سزا کی متوجہ تھی تو جسے جیسے جیسے
 ظلم دنیا میں دھائے اچھڑکی پاگوشن تھوکی جھگکتی باقیہ تو نے اپنے موصوم بچوں کو
 جو سچ چہرے سے بھائے چند روز وہاں میں کبھی وقت کے نظر سے نہ دیکھا
 تجہ کو نہیں معلوم کہ اوکو اپنی زندگی زبیر کیا کیا مصیبتیں آنے والیں۔ اتنی خوشی اور
 فانیع البابر کا زمانہ ہر چند روز تھے مگر تم دونوں میں بیوی بچہ کبھی محبت کا لکھاہ ڈال
 او اس میں فکر و وقت کو جو تمام عمر میں انکے طوائف غنیمت تھا کبھی خوشی سے نہ گزرتا
 اسے ظالم ماں باپو یہ عزیز گھر جو دل و چڑیوں کے طرح تمہارا بھٹکا چھڑکا
 عنقریب تم سرخصت ہونے والے ہر طرح طرح کے تکلیفین اور فکر و بوجھ سے
 سر پر ہو گے یہ عزیز لڑکیاں یہ بھنی صوفیہ اپنے بچہ کو کیا خاک مال کر گزیر کہنا کیا
 بیجا ہوگا کہ ہمالا تو بچہ بھی تکلیفوں میں گزلا! خفا کار اور ظالم مغیرہ اتوں نے
 لڑکوں کو ہمیشہ کھیلنے اور الام دے مگر ان بد نصیبوں کی لالچت کا کبھی خیال
 نہ آیا بچی کچھ سالن میلے کچھ کپڑے لٹھو تھے اتنا مال فتمتی کیڑے لڑکوں کے
 طے شقی للقلب تھوکیا یہ ہوگا کس طرح وہ چڑیا اپنے پیارے بچہ کو بھرا ہوا
 ارکس بچہ سے بچہ پر بھیلو بھیلو کر اور تھوکی تھوکی کرانے کے طوائف

دہا تھا تو نے محض اپنے بچہ کو خوش کرنے کے واسطے لکھی جان لی۔ کیوں نے مغیرہ؟ چڑیا
 کہ اتنا کیا کہتی ہوگی! کیا تو اور یہ بینیر بان چڑیا ایک خالق کا خلق نہیں ہے نا بھار
 تو کسی ہمدرد کی متحق نہیں یہ جو کچھ بینیر پر دنیا کا دنیا میں ہے اچھ لکھ کر دیت
 باز رہے گا دربار اولیٰک مصطفیٰ عالم کریمؐ کی باتیں جو جہان جہان نام کے چلیں
 اور بے الفانیوں کا جواب دینا ہے۔

تعزیت نامہ

ایسےم! نامہ غم ملا۔ رنج و الم ہوا۔ بجز صبر و اراد کیا جاوے اللہ تعالیٰ
 مرحومہ کو خیرہ قدسیر بقیام العالی اور درجہ بلند عطا فرمائے ادم ہم سب کو نصیب
 اور اجر جزیل۔

جائزہ زلیخا غم نہ کرو۔ ایک دن آ رہا ہے جو تم مرحومہؐ پھر ملیں گے اور
 السلام کہ جہان نہ ہوگا خدا کرے اور ملاقات مسرت میں خیر ہو۔
 لب ہم پر مرحومہؐ کا یہی حق ہے اللہ الصمد تالیف لوحہ الذکرین اور محبت
 خلق و اعظم دعا مغفرت کے درجہ اکرم اللہ علیہ من اہل علیا کریں
 عطا۔ اللہ علی پر تجھے اختیار تو زبان پر ہمیں عطا فرما کہ بجز شک و شبہ
 و شکایت آنیز گفتگو تجسے کریں۔ ہاں ملے ملک ملک! اللہ خیر و جود ہے

تجھ قدر ہے تو دنیوی مصائب سے تیرا تسلیم و رضا پر ہمیں ثابت قدم کر دے تا کہ تیرے
 قہر سے بچکر مورخ الطاف مہربن جاوید اور یہ مادی پرست نیاں اور بھی
 ذریعہ لہجہ آئندہ جہیز ہنر و فکر روحانی سرت اور سرت و علم میں تبدیل
 ہو جائیں۔ آمین۔ خاک نشین۔ اللہ

سپاس نامہ

مصطفیٰ انوار! تسلیم

آم نے اور جو مجھے مشکل و صورت دے پاکیزہ اور بابرہ اور اچھے
 انھیں کھاتا ہوں تو محبت کا نر پاتا ہوں اور آپے یا میں بار بار ہونے
 سے کھاتا ہوں۔

حیرت میں ہوں اس محبت کا بدلہ کیا ہو۔ مجیز ایک ہے وہ جو لای
 محبت کا طبع و نیر الہی کیوں سے پاک ہو لیکن آہ کہ اس پر اپنا قبضہ نہیں
 بلکہ لب ائنا در کم ہو کہ میرا چیز شکر اسے قلبی کو فرما کر اور عنون
 کیجئے والسلام

شکایت نامہ

بلکہ زنا ہو گیا۔ تسلیم و نیاز

میں یا زندگی میں غفلت نہ کرے۔ جتنی بھی محنت لگائے اور کتنی بھی
 غلطیاں کرے اور کتنی بھی غلطیاں کرے۔ خدا کی رحمت سے تعبیر ہو۔
 بظاہر میری غلطیاں کچھ نہیں۔ بجز ان کے کہ وہ مجھے دیکھ کر غم
 میں لگے اور باطن میں غم ہے تو اپنی اصلاح میں ہے اور اگر کچھ اور ہے
 تو بتاؤں گا کہ ان سے کتنا سکوت ہے تا بے ہنر ہے

یا رب مبالغہ کی لائنیں نہ بھونک

بجور و متوجہ (۱)

خطبہٴ روماعی

حضرت! اے ہم سب اللہ سے چڑھ کر اور غم سے بے خبر ہو گئے ہیں۔ کیوں جمع نہیں
ہو کر خلیفہ جو ہمیں پریشان کر رہا ہے اور وہ کون سا مذہب ہے جو ہمیں آزار
دے رہا ہے؟ دینی امور کے احکام ہم پر پڑے ہوئے ہیں۔ غم سے پریشان ہو چکے
ہم اور قابل تیکر اور دلدادہ العظیم کے ساتھ ساتھ جہاد کے باہر ہیں۔
ہماری محبت حکمت الہیہ اور خلیفہ عظمیٰ حکمت الہیہ سے ہے۔

آپ عمار الخلاق و معمار اوقوس حافظ و مدبر مکہ و محافظ دنیا و آخرت
و لطف و مہربان و شہید و دلجو کو شکستہ کر دیتا تھا اور آپ کا معنی خیر و برکت

میں دین و دنیا کی کامیابی کے گمراہی میں تھیں نتیجہ اور نام رکھنے کا مشاق
 ہو گیا میرے خلیفہ کی گمراہی کو علم میں غزالی حقائق میں جید اور مذہبی
 میں بہتر رکھوں تھیں یہاں پر اس کا اثر دیکھنا چاہیے جو نے کی جہاں
 دین میں اور دینی فیوض ہوئے کی توقع علم کا سہرا اور خدمتِ مملکت
 للعلم کامیابی اور شاندار کامیابی اور دین و دنیا کے غرض میں جہاں
 انھیں دیکھ چکی کامیابی کے لئے ان کی یہی صلاحات تھیں جو

شعر اور ان کے خصائص کلام

سودا۔ قصیدے گوشتِ بالوت میں بھجواؤں میں شقی میں سنگھارے زمین
 لے لے کلام میں بائی جاتی ہیں اور شوکتِ الفاظ بھی ہے جو قصیدے گوشت کا جو
 ہے برخلاف اس کے۔

میر تقی۔ تغزل مالک میں انھیں کلام نہایت چھوٹے نمز و لطافت
 الفاظ جو غزل کا زور ان میں ہے بلکہ میر اور سودا کا کلام میں
 اس کا فرق ہے۔

دفعہ جو قبلا سے ہے منکر و تکی کی لکیر بہنیں رخِ سلاخ و جلجلی
 میر کا دفعہ مالک کو زندگانی کا جو کوئی نہ ہے تو اس میں جو جانی

ناسخ :- لفظ حق بہت پابند ہیں ۔ کلام میں اکثر کہتے ۔

آتش :- کمالی بیانی مشہور ہے ناسخ ۔

حال :- بجا ہے تعقیب الگ یوسف بغیر کوئی ہوا کا لہجہ نہیں

آتش :- جس سے راقم کو حق ہے نہ لالہ و شیر کو یوسف کا عاشق کا راز ہے

میر درد :- صفیانہ شعر صلاط سے اردو کا فطہ ہیں ۔

ججیم یا رختے لپچھڑ کھلی لکھتے ہیں پتہ نہ دیکھا

مومن :- میں بالکین ہے ۔

تہ میر پریس آتے ہو گویا ولہ جب کوئی لکھتے ہیں

لکھتے غفلت سے باز آیا خیال تلاشی کو ظالم نے تو کیا کی

ذوق :- کلام میں صفائی چٹنی اور محارک بند ہے ۔

جلتے ہو جو اس شوق میں لپچھڑ دیکھا اپنی بلبل سے بالہ صبا لکھتے ہیں

انیس :- زمیشت اور بادشاہ میر خوبی بندہ فصاحت تو ہے مفید لپچھڑ

کلام کو خاص جو ہے ۔

دیر کے بیان لفظی رفتہ شور بہت ہے

حالی :- حق الہی لفظی و غیر لفظی میں ابتداء و معجزانہ شق نہ رنگ و شاد

تم کو ہزاروں سے بھی بھوکو لکھو ضبط الف و لام میں چھپا یا نہ جائیگا
 لہذا تعلق نہ ہو اس طرف متوجہ ہو

ہنسی سے غیبت سے بڑھ کر ہنسنا الف و لام میں کیا حکم لایا جائے
 مولانا اکبر کا کلام میں عجیب و غریب تلافیہ پائے جاتے ہیں جن کا غرض اس لئے تھا
 کہ جانا کہ ہر کلمہ صحت پر بندہ سخی ظرافت شوخی و کھیل اور مضحکہ آفرینی
 کا باعث نہ ہو اور اس طرف اشارہ کیا کہ ہمیں جدید روشنی یا دور رس خیال چاہیے

کہ ہمیں ان شعر پر چلنے کے لئے صدمہ شادمانی ہو جائے
 لہذا شکر کہ اہل انوار کے اہل اکبر نے ہزاروں آئینہ شادمانی میں ان کی ہر بات میں
 شجاعت و جرأت لکھ کر دی ہے جس سے ہر گز گمراہی نہ ہو اور ہر گز گمراہی نہ ہو

۱۔ کبھی بولتا ہے ذکر نہ ہو کہ آپ سے ہوں جان منکر
 ایضاً خدا کی نسبت بھی دیکھتا ہوں یقیناً حضرت گمان باقی
 تعجب آتا ہے طفل کی طرح کہ ہو گیا مسرت نظم اکبر
 ابھی ٹک پاتے تھے ہنسے ابھی ہیں امتحان باقی

ابن اہل روشن یہ ہے اکبر مسرت و بھرپور کلام کوئی عزیز من فضل بہار ہو حکیم
 چلیست۔ کلام میں جذبات و محبت و طبع و فکر کا فوٹو اور مناظر

قدرتِ تھویرین ہیں نلفہ جھلکے بھر کہیں کہیں خونچے ۵
 لعلِ نیندیں بھی غلابتے اگر نظر آیا تو یہ بیکار تنگ آئے اس چنید سے طاق
 زندگ کیا ہے غنا سر میں ظہور سے تیرے ۵
 دفتر حسن پہ مہرید قدرت سمجھو ۵
 باغبانی نے یہ انوکھا ستم ایجا د کیا ۵
 لذتِ دردم معراج دکھانے لے ۵
 کیا خونچ کہا ہے ۵

۵ کے قفر سے کیا تھے جب تک خمیر تھے سرخسین تھے
 میرے ہونٹوں تک پہنچنا تھا اہلِ طوفان سے گئے

اقبال ۵ دور جدید سے بڑھ کر عربین کلام میں دردِ جدت نلفہ و لعل
 جب قوم و وطن جایا نمایاں ۵
 حسن انکسے پیلاہ خیز میں جھلکے ۵
 یہ چاند لکھنا حکمتِ عراک ۵
 انسان لکھنے دھڑکے ہیں ورنہ ۵
 و طاعِ غنچہ میرے لکھنا فریش گل ۵

وان غ۔ کا کلام ارم روز تر کہ جانے سے تغزل اسے چلند باہر اور جتنا دقت خالک
کلام سے انتہائی سیر طبع کا ہے

گو گیت تم نے لیا ہم کیا کرتے جانے والی چیز کا ہم کیا کرتے
ایک لڑکھٹ سے ظالم تلامذہ لک نکند خدا تر غرضتین چاہتے
کتے گرتی باج سے

حاکم کی مصلحت قارون سے غرضتین لکھتے کیسی دم مجھ سے چاہتے
ہیں یہ کچھ لکھتے یا رونگٹے کد لکھتے آتی ہے اردو زبان لکھتے
اردو غرضتین

کتے ہیں اسے زانی لکھتے حبیب نہ ہو رنگ فارسی ہم
پہچتے کیا ہو کہ کچھ نہ لکھتے کیا کیا تم سے تعبیر کرتے دیکھتے ہیں

غالب نے ابتداء و مزمل بیلک تقلید کی جس وجہ ابتداء و مزمل

(۱) فارسی کا رنگ بہت ہے
ہم لکھتے ہیں گلی آئینہ بے ہمتی کہ انداز بخیر غلطیہ لکھتے لکھتے
شمار یہ غرضتین بہت مشکل لکھتے آتش بیک کف بروک لکھتے
اروہ فارسی کہیں کہیں بعض مصلحت لکھتے لکھتے لکھتے

ع۔ توارکین و کشیدن "کہ کیا کہی ہے۔

اب (الفونہ

ہر چند سبک و سبک پوریت کشنی پین
 ہم ہیر تو ابھی ملک میں بین سنگ گرا لار
 بیشک نفسی و غیر ہمدل مطلوب معانی کسر قدانی تحقیق ہے
 ہے پر کے سرحد اور مالح آچا سجدہ قبلہ کارانہ فصدہ نماکتہ ہیں

(ج) ا۔ فلسفہ

ہیری تھیں میں مضمون ہے اس صورت خرابی کی
 ہیولی بق خمنہ کی ہے خورنگ و مقام
 (د) کہ جو کہ ہوم کم سبب ہے ۲۰
 صنف ہے گریہ مبدلہ کم ہر ہوا
 باور لایا میں پانی کام ہوا ہونا
 مضمون کے کو خوبی سے سائرس روشنی میں جلوہ گر کیا ہے۔

(د) اخلاق ۹۔

نہ سو گر ہوا کھ کوٹ نہ کو گر ہوا کھ کوٹ
 ردک لوگ خطا چلے کوٹ بخشہ در خطا کر کوٹ

(۸) عاشقانہ ۹۔

رہے کہ ہر اک اکے اکے سیزن اور کرتے ہیر مجبت تو گزرتا ہمارے اور

یارِ جانِ سحر سے نہ سمجھئے مر بات
اور انکو چو نہ سمجھیں زبانِ اور

نہایت تھے مگر پھر کہتے تھے امان
منجانب سے آلاسی سیکھی

رنگ لڑائی ہمارے خاتمہ سی ابرو دن
تھی یہی درحساب کو ہونے پانک گئے

(ذ) شوخی
 ناکہ گندھون کی خبر حضرت علیؑ
 آتا ہے حضرت حکماء ریا
 یار اگر لے کر گندھون کے سزا
 مجھ سے مرگندہ کا ہے غلام

(ج) بلاغت
نفس پر چہرہ روا دامن پر کتے نہ ڈرہم
(ط) اس میں مکتعہ

انہ دیکھے سر بر آجاتی ہے مہر پر رونق
دیکھئے پاتے ہیں قبول ہے کیا فیض
(ی) جسے تشبیہ۔

(۱) نذرین تشبیرہ
تجربہ تہمت سیری صورت فضل العابد
حقاً لکھا با سحر نیت ہاں جہاں ہوا جانا

غم ہستی کا لہر کسی ہو جزیرے علی شمعِ صرنگ سے چلتی ہے کمر ہونے تک
ہستی کو شمع سے تشبیہ دنیا کے قدر طبی تحقیق ہے مطلق ہے۔

(ل) شگفتگی کے لئے کارے
بجلی اک نہ گئی آنکھوں کے آگے تو گئی بہتر کہنے کے میرا لب تنہا تقریر بھی تھا
(م) معنی در معنی ہے۔

کون ہوتا ہے حریف مراد انگشت ہے مکر لہجہ اتنی پہ چلا میرا کہ
سانی اور اسوالیہ ثانیاً حسرت آنیز لہجہ میرا کہتا ہے۔

(ن) وقت کے پسند
نقشِ فریاد کو کسی خوش تحریر کی
کاؤ کاؤ سمجھ جائے نہائی نہ پوچھو
صبح کو نہ نام کا لاندھے جو شیش کا
(س) حبسِ افسانہ

ہیں کہ جب کو قیامت کے وقت افسانہ
لائے کہ ہے پے پھر سہمہ رقیب کی لئے
لئے دایانِ خاک پر نہ خاک کو ملین
(ع) روشن ہے۔

نہاں ہے کہ تو خدا کو غائب سے غائب
کا کاؤ جو خدا کو جو نہ ہونا ہے ہر جگہ سے

جانا پڑا قیامت در پر فلوار بار
دل کا لاشی جانتا نہ تر رہ گذر کوین
ولہ دیکھنا جس کے لیے پٹے پہ شکر آج آج
مین جہاں سے چھوڑ کر جسے دیکھا ہوا
غالب تلوار میں سرگرم ہیں لیکن رشک کچھ سے یوں زور سے متوہنی
ہو گم ناہم لینا نہیں چاہتے ہنسا کہتے ہیں

اللہ کو جیتا ہوں کدھر کو جاؤں میں

رحم کی عدالت میں بے زبانوں کا استغاثہ

اے شب کو میری حیوانات کے ساتھ حضرت الف ن کو سوا کر بخور کر رہا تھا
اور مختلف اقوال و افعال سے سوزا نہ میر غرق تھا اور خطاب میں حالت طائر
مقتدر ان تمام امور کو مجسم کو یا کیا دیکھتا ہوں ہم ایمہا لیشا نے غار سے
جس کی چمک دیکھ آتے ہیں آتے ہیں آتے ہیں اور جس کی بلند آواز نے کو کہیں
کوئی بارگاہ سے ضرور وارڈ پر بخط طغیانیہ الفاظ نفوس میں۔

بارگاہ حرم

ما رزواہن کے چشم خاص سے پہنائے ہیں۔ لیکن حور قلم اور آواز تقریر و خطاب
سزا خاص ہو تا ہے تمام امور علم و ادب کے درجہ میں ہیں شہر کھڑے ہیں دیکھا
کہ ان کے بارگاہ کی فوج چمک آتی ہے سیکڑوں سے طور اور حور ہیں۔ چھوٹے کھیا

جنگجو کے ساتھ ہیں بھین بکیر گھوڑا لے گدھا۔ ہر گناہ شہر چھر
چوٹیاں سیمب ہمارے ہیں۔ بندر۔ اونٹ کائر اور بہت سے الے جانور

جنگ نام میں لاقف نہیں چلے ارجح ہیں۔
یا اللہ کیا قصہ کیا جوانمرد کا حشر برپا ہے کیا ایک دھڑ سرگاہو دہاڑ
سرگاہو یہ آواز اڑانے لگین میں بڑھکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ الان پر لٹقا
کرتے آ رہے۔ قہہ نور سے آہستہ نور لالہ لاس میں لٹکا حیلے سے کھا کہ

اپنا ہتھوڑا لٹکاؤ چانچہ یہ ہموں میں مضر تحریریں آیا۔
حیوانات مطلق باشندگان بنام لافلہ حیوانات مناطق بنی آدم خلیفہ اللہ

بروجر مدحیں
جرائم مختلفہ۔ دفعات مختلفہ۔ تعزیرات مختلفہ۔ تدارک

جانبی طم لعلہ

موضع علی حیوانات مناطق ہم پر بہت سے مظالم ہیں جن سے ہم تنگ
آگئے ہیں ایسے دو محسوس کر کے خراشیں کرتے ہیں۔

قتل عمد۔ سرقت۔ خیانت۔ مجرمانہ۔ ذلیتی۔ ماریٹ۔ فقر و سالی
جس پر بی۔ ان لالہ خشت۔ مہر فی جبر و تشدد کہاں سے گھوڑا روٹ لہذا براہ عدل

وہنگ تہہ الہ تبارک و تعالیٰ

العلاء - حيواننا مطلق

اسی وقت میں ان کو بھیجے گیا گیا کہ نہایت تاحی تاہید کو اسی درخت پر لٹا دیا

لن انصبي لهم في تان العلم اجازت و جوازات مطلقه في تنعيم الزمان و
مظالم عايد كبر لهن الطالع و دي تير و الا تاخ معنيه في الزمان و جلاب و دي تير

ناج معینہ پر اس عجیب و غریب قدرے سننے کے شوق میں۔ میں بھی اپنی والدہ

کیا یہ سب سے خیر تھا؟ اگر ہاں ہے تو خدا کی قسم کیا عیساؑ۔ موسیٰؑ۔ جینی۔ اریہ۔
پاسی۔ دہریہ۔ فرقہ فرقہ۔ ملک ملک اور کوفہ و کلمہ کے اولاد علیہ السلام

وہاں سے سلام پہنچا کہ تم نے اپنے اپنے جہان میں کیا کیا ہے۔

وہاں علیہم غفر کی کہ کسی معنی کو ہم ہنر سمجھے حضور سید القیاس کا مفضل ہمارے رب و برائین

خداوند عالم مرغوانی نے تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لو کہ عمار اٹھ جھپٹ لیتے ہر

مبارک اللہ علیہ عبد بنی القاسم - شکر لیکھو کے عفو کی تیر شصت

بجور کرتے ہیں۔ جبکو نے کہا کہ محض اپنی تفریح کے لیے وہ لائبریری میں قریب لگے ہیں۔

عمر نے کہا کہ میں نے حضرت خولام الحنفیہؓ کو غلامی سے چھوڑ دیا۔

فکر سے بچنے میں غلط فہمی پیدا کر کے میں نے یہاں یہاں کا اہم

سیرت کے سیر بھی نے کھا بھی ہو چل سے مارے سیر ملیہ بچہ ملیہ بچہ

100

گئے نہ کہا کہ اگر بعض میر پر ایک حد قید کہتے ہیں تاہم وہ اور مان کھینچی
 میر شکار میں شاق بناتے ہیں۔ یہ وہاں نے کھا خوف تو میر خانہ سوار کا اگر قہر
 اور جس خوف شمع کو جو ہے محبوب سے تنگ کہتے ہیں۔ الونے کھا جھجھ منجور تالہ میں
 کرتے ہیں کبھی مہند کو پیا رکھی ہنٹول ہمار۔ ہر نے کھا کہ میر کھا ہے کہ گھجھالا
 بناتے ہیں اور سوز ہوس میں ہیرا لام تمام کرتے ہیں۔ اونٹ اور گھوڑے کہا
 اگر جھجھ بیکار لیتے ہیں خوف سوار ہوتے ہیں اور اپنا کھانے لالو دیتے ہیں
 ہیل اور کاوشی نے کہا کہ ہمارا لالو چھینے کہ جس بی کر تے ہیں۔ ہمار
 گم دے ہر جوار کہتے ہیں۔ یہیں کوٹھو میں پیتے ہیں اور بارہ ہر کام بھی لیتے ہیں
 زراہم اور اور ہو جائیں اور خلدہ جانی محبت کا ٹکر مہر کھالین تو ہر طہ
 مارتے ہیں۔ جب قدر سہدا اور لالو دیتی اور لالی پر دوش کیا اسطے در دھ
 دیتے تو اسے ہر غضب کو لیتے ہیں حتیٰ کہ اگر خالے انکی رتی ہمار جاک
 لیتی ہر اور میر بچے حق محبت اس طرح لالو دیتے ہیں کہ ہمار کھا لکی
 پاؤں میں لٹکاتے پرتے ہیں۔ گدے نے کھا مجھے زالیہ عجز اور لالو دیتے
 انکا کو خالق نہیں۔ لیکن لالو محبت کا صلہ یہ ہر کھا لیتی کہتے ہیں
 بند نے ہر اور ہر لالو خالق فرما ئیں جھجھ اپنا جھجھ لکھتے ہیں

اور جہاں سے طے فرمایا ہو نئی دیکھ بھی پھر رہے ہیں۔ خانہ کمرہ میں الیونک جہاں
 پہنچے۔ چوڑھے نے کھا کہ ایسی ریٹ اور سم الفالہ جی چیزیں سے میری کھانہ
 برابہ کرتے ہیں اور طاہر نے پھیلنے کا ہتھکنڈہ جو چہرہ پر لگاتے ہیں اپنے
 گناہوں پر نظر نہیں کرتے جیونی نے کھا کہ اپنی قافلہ میں اور قیاس میں غار قدر سے
 مجھے پائمال کرتے ہیں۔ کھڑے نے کھا کہ اگرچہ میرا ذائقہ یہ ہوتا ہے مگر مجھے
 نہیں چاہیے۔ تھانہ کے اقتدار۔ اب جمیم اور الشیخ سواران سے
 میری تفریح ہے۔ میں چڑھوں نے کہا کہ سہارن پور کے لیے مایہ لعلت
 ہے کہ ڈاکٹر کو لکھتے ہیں۔ اسی طرح کے اور بہت سے جانوروں نے اپنی
 اپنی بیت سنائی۔ علی اللہ نے دعا علیہم سے جواب طلب کیا کہ اللہ تعالیٰ کو
 ۲۰ منہ پر ہوا ایمان رکھنے لکین البتہ بعض بعض مقتدر افراد جواب دے کہ ان پر
 حضور والا جانوروں کے ایمان۔ جو رطل و بائیس سے بھی ہے ہوتے ہیں۔ ان میں
 بعض امور تو ضرور واجب البتہ ہیں۔ جبکہ ہمارے بعض نہایت بھائی ترنگ ہیں
 اور بعض بغیر غلط فہمی اور افترا پر داریا نہیں۔ سہارا تو یہ عقیدہ ہے
 کہیں غلطی سے بے تیز رفتاری سے
 جانور کے خزانہ و بار و بار
 جو نہایت ہی عمدہ غرض ہے
 بہت سے مریضوں کے لیے

جوت شد۔ الا حقیقت فرج جس بیجا نقصانے سانی۔ لاریت و کتبی
 ہم یقیناً لاریت البتہ خیر مجاہد۔ سرقہ۔ اوقیت عبد اللہ الامیم پر نہایت
 دے عمل۔ اما الذکر الذکر جہاں ہم پر عائد نہیں ہوتے۔ لکھو کہ خاق
 گائینا جس نے جلد سے اس کو ہمارے اور ہمیں اپنی محبت و مروت کی
 پیدا کیا ہے۔ ابرو بالو و غیرہ فلک و فلک تاتواں کف ابرو و غفلت و غور
 ہمارے ہر تو سر گشتہ و فرماندار۔ نثر الف و بنا جسے کہ تو فرمان
 رہا قتل اس کا جلیجے۔ ہر قدر جسے ہمیں جو شرف و عطا فرمایا اور قوت
 عقیدہ کی بنیاد پر یہ تحقیق دیا کہ اپنے فائدے کے لئے بعض حیوان
 کو جو نہ مہربانی کا کمال اللہ قرار دیا۔ خلیج ہمارے دانتوں و سخت سیرینہ نکتہ مہر
 ہے کہ ان حیوانات میں سے بعض بعض کو ہمیں کھانے کی قدرت
 نشا و نہید ہے کہ گوشت کھایا جاوے چونکہ نباتات و خج و جینے والے
 انھوں نے جہاں دشمنی میں حیوان کا ساتھ دیا۔ اور ہم نیز تائید گواہی
 دے کہ اس سے معتبر نہیں۔ اگرچہ منوج نے یہی فرمایا کہ ساگیت میں
 ہمارے طرح جابجے۔ اور انھیں بھی ہمارے طرح دکھ سکھ سوتایا۔ لیکن قدرتی
 نے ان باتوں کو ہمارے خاطر جان رکھا۔ اگرچہ ہمارے ہاتھ پانی پیتے نہیں نہ ارد

جانشم جو پانچویں موتے میر جاتے ہیں۔ اور ہمارے تنفس کی راہ سیکڑوں جانشم
 نکل رہے ہوں جاتے ہیں۔ تاہم قدرت بصر غایت محبت ہمیں یہ سب اختیار کرتی
 دیکھتے ہیں۔ باری النظر میں نقصان ہے حیوانات و نباتات کا لیکن فی الحقیقت
 فائدہ ہے۔ ان کا بھر کیونکہ انھیں بطریق اکل۔

شے اشرف کا جزو بدی بنا کر مرتبہ نزول سے مرتبہ عروج کو پہنچا دیتا ہے
 اور ضرر کیلئے ہم لوگ انھیں استعمال میں نہ لائیں تو کیا ہو وہ دبا۔ سمجھتے
 وہ قحط الرجال۔ وہ قحط اللہای۔ اور وہ قحط الطعام ہو کہ خلا اور مرتبہ نے
 ان کو قدرت یہ اختیار کرتے ہو کہ عطا فرما کر ظالم ٹھہرتا ہو تو ہم عرض کرتے ہیں
 کہ تمام سباع اور کثیاد سمیہ پیدا کرنے سے بھی یہ اللہ الام الحییر عالم ہوتا
 ہے اور جب یہ علی اسبیل الترقی ہم کہہ سکتے ہیں کہ فنا و ہلاک
 کر کے بسبب موت طبع بھی ایک ظلم ہے۔ ثانیاً یہ حیوانات
 بھی جب قابو دیتا ہے ہم سے نہیں چوکتے ویدان البطخ ہمارے جسم میں
 بچھکر جانشم اطراف ہمارے خون میں سرائت کو ہمیں ہلاک کرتے ہیں
 بغیر کپڑے ہمارے کتا بول کو۔ بچھ ہمارے کپڑوں کو بغیر ہمارے مٹاؤں
 کو براہ کھرتے ہیں۔ بچھ طیور ہمارے فضول کو الجاڑتے ہیں۔ ہمارے کھیتوں پر

چھاپا مار رہے ہیں۔ ہم ان پر کوئی نکتہ نہیں کرتے۔ تو کیا اب بارگاہ
 رحم میں جبر و انصاف ایک استغاثہ ہم پر نامناسب نہیں کیا
 اس سے صراحتاً ہمارے حیثیت و عز کا اظہار نہیں ہوتا۔ ہمارے شان
 الٰہییت کو بڑھ نہیں لگتا۔

یہ تقریریں مہاترین۔ حتیٰ کہ حکم ہوا کہ ایچا فلاں تاریخ حکم سن کر سب سے مقرر کی تقریر
 حکم سن کر آواز پیریز لہو لہو گھبرا کر غلاب سے چونک پڑا۔ لب و لہجہ ہوا
 کہ نہ وعدہ اللہ تم نے عمارتیں نہ جمع و جمع نہ بخت و بخت نہ دھرم اور
 میرے گھڑے اندھیر رات اور مکی۔

کسی شکر قدر و قیمت کا اندازہ لگانا اسی وقت ممکن ہے جب اس شخص وقیع سے
 الگ ہو۔ جو پانچ پرتاں الہیہ آواز شریعت ہے۔ سو چاند اور موتی اور جواہرات
 لکھنا دیکھنا الٰہی دھرم ہندو بھی لکھنا تو اسے ہر کوئی کج کر آنا لیتا ہے۔
 تجربہ کار اور ماہر ان فرقے الٰہیہ مختلف ہے پانچ فرقے مختلف طبعی مقرر
 کئے ہیں۔ بعض چیزیں انہی ظاہر صورت یا خوشبو یا ذائقہ یا بخت محض
 حوالہ دینے سے مراد ہے۔ پانچوں میں بعض کا نفع ہر کوئی کی پہنچ جاتا ہے بعض
 لگائے تیار کیا کسی کیمیا کے طریقہ سے تیار کیا۔ دیکھ کر سین ڈاکٹر بعض شخصیت کو

اکثر البعید بحالہ ہو چھین اسی طرح معتدل و ذہنی اور قوال عقیدہ جانچ انسان کا تقریر
و تحریر سے ہو کر جو تعلیم دینا میں امتحان نام سر مشہور ہے۔

ہر درگاہ میں ماہوار سہ ماہی ششماہی امتحان کے طریقہ لالچ مر یہ امتحان نام و معتمد
و اہل مفید ہیں معلم کو طلبہ کی دانش و شعاع اور ذور کے انداز ہوتا ہے اور اہل
مطابق و انہی ہدایت اور در سر و تدریس پر زور دیا کہ سکتا ہے طلبہ انہی خامیوں
اور کمزوریوں کے آگاہ ہو کر میں اور اسی طرح ان کا رفع کرنے میں مناسبت کو پیش کر سکتے ہیں۔ ان
علامہ ایک امتحان اخلاقی نام کی ہوتا ہے جس کا ایک معیار ہے ہر اس کے ہر عجب کرنے
نہشتہ تعلیم اور ذہنی معتدل کا ایک معیار مقرر کر رکھا ہے اس لئے امتحان کا مقصود
اہل کا انداز لگانا ہوتا ہے کہ طلبہ نام قوال و ذہنی معیار مقرر کے پر ہونے کے یا نہیں
جو طالب علم اس میں اہل پر پور اترتے ہیں انہیں اور پر کی عبادت میں ترقی دیتی ہے
تاکہ وہ تعلیم میدان میں آگے قدم بڑھائیں جن میں کمی یا بڑھ جاتی ہے (اسی عبادت
میں رکھ جائیں تاکہ اس میں کوئی کوشش کریں اور مقررہ معتدل ہم پہنچانے کے بعد
ان کے بڑھیں یہی غرض ہو ٹو اور یونیورسٹی کے امتحانات کے بھر ہوتی ہے۔

اکثر طلبہ امتحان متعلق ایک غلط فہم کا شکار ہو جاتے ہیں جو حقدار حلیہ رفع ہو جائے
الچھ و سمجھتے ہیں کہ ان کی جدید تعلیم اور ترقی و عبادت ایک بھروسہ و در درجہ میں

ترقی پانا یا یونیورسٹی سر ڈگری حاصل کرنا ہر لفظ انکی نگاہ میں ناہموار اور نہ صواب تھا
 ۱) کوئی وقت اور اسیت نہیں۔ امتحانات سے موقع پر وہ ہر طرح غفلت اور
 لاپرواہی کرتے ہیں۔ اور تمام کوشش سالانہ امتحان کے وقت کے لئے اکٹھا کرتے ہیں
 سالانہ امتحان کا زمانہ لازم طور پر انکی سخت حد و جہد اور سرگرمی کا زمانہ ہوتا ہے
 ۲) طلبہ جو تمام سال خواہ غفلت میں گزرے۔ پھر سرگرمی اور جہد کے لئے تیار ہوں تو
 نہیں دیکھی اس وقت چونکہ بڑے ہیں لہذا وہ دنے مطالعہ کتب کا مشغول رہتے ہیں
 ہوشور رہتے ہیں کسی سر بات چیت کرنے کا۔ پس وہ ہیں اگر کتاب۔ کبھی چارجر
 شام سے بیٹھے تو لڑائی کو ٹھیک کر۔ کبھی بارک بے سر بیٹھے تو صبح کو بعض تو لڑائی
 لڑتے ہیں۔ خبر لیتے ہیں۔ اس ادھاد ہند و غر غفلت کا نتیجہ تندرستی کے لئے اچھا
 نہیں ہو سکتا۔ کمزور یا بڑھاتے ہیں۔ جبکہ قوائے مضبوط میں۔ سختہ و پریشاں
 نظر آتے ہیں۔ اور ایسے وقت میں جب تروتازگی نسبتاً کم اور تندرستی کم بہت
 زایل ہو ضرورت ہو تو۔ دماغ پر الگ الگ قوائے مضبوطی کمزور اور طبیعت
 افسردہ رہتی ہے۔

طلباء کو اچھی طرح سمجھنا چاہیے کہ ہر طرح کے مضامین پر توجہ دینا پڑے اور
 طاقت حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح قوائے دماغی بھر پور رفتہ رفتہ ترقی پذیر ہو جائیں۔ اگر

کو شخص سے گیارہ مہینے کا ہلی اور بیمار میں بسر کرنا ایک مہینہ دن و
 رات و رات میں مرفوع ہے تو کیا اس کا لازمی نتیجہ بیمار اور اعضا کے کمزوری
 نہ ہوگا۔ ایچ و کیونکر امید کر سکتے ہیں کہ نو مہینے عقلمندی میں بسر کرے اور دماغ کو حال
 رکھ سکے۔ اگر ایسا ناممکن ہے تو دماغ و رات میں کرے اس قدر مہینہ چل کر لین دین ہوگا
 کیا قوم دماغی اجپے کو سوچ سکتے ہیں طریقہ سر زیادہ کمزور نہ ہوں؟ اگر ایسا ہو تو رات میں
 المٹی ہے کہ لگی روپیہ اور اشرفیاء بجائی ہیں تو اپنے پیسوں کو ہوشیار رہو
 تعلیمی معاملات میں بھی ایسی صورت حال ہے کہ اگر اس لئے امتحان میں
 کامیابی نہ کر اور اسے ضرور ہونی چاہیے تو نہ صرف ماہوں اور سالوں میں امتحان کی
 فکر ضرور ہے بلکہ ہر روز ہر گھنٹہ میں اس امتحان ہوتا ہے اگر ان امتحانات
 میں کامیاب ہوتا ہے تو نہ صرف اس لئے امتحان ہے بلکہ کسی خاص تیار کر
 ضرورت نہیں ان میں کامیابی یقینی ہے۔

اس لئے کہ بالفاظِ فہم کا نتیجہ ہے امتحان کے زمانہ میں بعض طلباء جائزہ کر کے
 تیار کر کے طے طے نہ جانے طریقے سے حوالہ دیا جاتا ہے کہ امتحان کے وقت میں پرچہ
 سالانہ ہم پر پڑنے سے فکر میں دنیا میں خاک چھانٹتے پرتے ہیں اور طے
 دلائل کے ٹکڑے کماٹی اور اس سے زیادہ تحقیق چیز اپنا اور ہم سر دیکھ

وقت برابر کرتے ہیں بعض اوقات کو پڑھتے ہیں اور ضرور سوالات
 دے لے سنی خوش دکر تے ہیں اگر اڑتی پڑتی کو خبر سن لو تو
 انکے جوابات میں سے لکھو اگر حفظ کرتے ہیں بعض امتحان
 دکر سن خلاف دینے پر عمل کر دے پر آمان ہوتے
 ہیں جبکہ لازمی نتیجہ عالمیت و لائق کاغذ و سولہ اور عزیز
 برابر ہونا ہے اسی غلط فہم کا نتیجہ ہے امتحان کے لیے اگر طلبہ
 مختصر اکیس دے پاس دوڑ دوڑ کر پہنچتے ہیں اور انکے کام میں
 مزاحم ہوتے ہیں اگر بنائے حسب نصاب و نہ ملے تو بے ایمانی
 بخل و ظلم اور سنگدل سے تعبیر کرتے ہیں اگر انچ پیس صحت
 لاش ڈالے دم کو شکر کرتے ہیں اور فاسد بیہمی ہو چکے ہیں غرض
 ہر طرح درک و دلائل کے قتل و پرت کرنے ہوتے ہیں انھیں معلوم
 ہونا چاہیے امتحان ہی عقلی اور اوصاف و حسن و کشور و غامہ
 بیاختھر جو زمانہ تواتر و غرض و شش کا نتیجہ دوچار سوالات
 جوابات حفظ کرنے سے نہ داغ تر کر سکتا ہے نہ امتحان
 کو ٹی پر پورا دے سکتا ہے اگر ان کے ذرائع سے انھیں ملے جملہ اعلیٰ

میری ترقی لکھ گئی تو اہل علم نتیجہ اخذ کرنے لگے مگر میں نے کسی
 کمزور شخص پر جہم پر کسی میں کا بیجہ لاد دیا جائے تو وہ اس میں دیکھ رہا تھا
 اور خیریت نہ کہہ سکیا کہ اس طرح جو کتابیں اور مضامین دیکھ کر اعتقاد سے
 بالاتر ہیں ان کے مطالعہ و ماخ کو پال کر تارے پیتل پر بیج کر دے تو
 وہ جگہ اگر چلے جاتا تو تیار ہے جس کا وہ دیا جائے کم قلعی کھل جائیگی
 بہتر ہی ہے کہ بجائے دماغ کو کمزور کرنے کی کوشش کے طرف
 توجہ کر جائے اور اعتقاد کو مد نظر رکھ کر کوشش کر جائے کہ اس میں لانے
 تعلیم موجود طریق امتحان کے مختلف ہیں اس کے علاوہ اس کے
 امتحان کے بجائے تعلیم میں مدد و معاون ہونے کے قطعی مفید نتائج
 ہیں جب تک حصول علم کا کار و مدار امتحانات میں جائیداد پر ہے
 اس وقت تک لازماً یہ طریق تعلیم و تعلم دو ٹوڑے ہیں کامرکز امتحانات
 ہی رہیں گے تعلیم کا بڑا قوائے دماغ و دانش و فائز میں امتحانات ہی ہوں
 ہیں اور کتب و حقائق و توجہ سے پڑھ جائیگا جو امتحانات میں پڑھے
 جائیں قابل ہیں جب تک ان کے امتحانات کا سلسلہ جاری رہے گا
 عالم تر کے لئے طلباء و نظائر ایام امتحان میں سخت محنت کرنی ہے جس کا نتیجہ

حیات اور عمر کی زندگی لہذا انہیں دیکھ کر غور سے ملاحظہ فرمائیے۔

عقل کے لیے ان امتیازات سے متعلقہ امور کا صحیح انداز ہونا محال
 حالانکہ منہ کا میاں اور ناک کا میاں کا دار و مدار محض اتفاق پر ہے بار بار لایا
 ہوتا ہے جو باتیں شبہ میں پڑ گئیں وہی صحیح امتیاز میں پوچھی گئیں
 الہی حالت میں ناقابلِ حرج کا میاں ہو گا۔ لایا ہوتا ہے کہ تمام
 پر حق ہے مگر جو باتیں امتیاز میں پوچھی گئیں وہ گناہ سے نہ گذر سکتیں
 لہذا طالب علم جو چیز کا میاں ہونا چاہیے دیکھنا کام میں آئے
 زبیدی کے متعلقہ باب میں اس کی تشریح ہے یا اللہ ہی جی کہ توکل
 توکل کے نزد مختلف معانی ہیں ایک جواب ہے مختلف معانی
 خود ہر شخص مختلف اور ہے۔ غیر کہیں بھی جواب ہے مختلف جواب
 دیکھ لکھئے مختلف در اسی غلط پر ہنر کا مڑ لیتے ہیں اکثر لوگ اسی بات
 پر خوش ہوتے زیادہ ہنر دیتے ہیں کہیں دوچار ہنر و زور کی پیشی کچھ معنی
 ہنر رکھتی لکھتے ہیں اور قابلِ ملاحظہ امتیاز کے وہ کچھ جوابات ہیں یا کسی
 مہر و رعب انہماک پرست نے رعباً اور وضع جواب ہے ہنر دیکھتے
 حصار نتیجہ کا میاں یہی وجہ ہے کہ الہی ذکر محال ہے لہذا اللہ

استعمال اور قابلیت ہنسنے رکھتے جو کسی دگر سے منظور ہو سکتی ہے
 کسی طرح لکھنا کامیاب طلباء ہر طرح دگر پانے والے ہوتے ہیں کیا یہ
 تعلیمی نقطہ نظر سے زیادہ مفید ہوگا اور اس کے لیے قیمتی صدی پانچ
 لاکھ امانت میں ضائع ہونے والے دس دس دس دس صرف کیا جائے
 اس میں شک نہیں کہ یہ لامتناہی قابل غور ہیں اور کسی حد تک صحیح تعلیم
 کئے جاسکتے ہیں معترضین کو بھی نہ بھولنا چاہیے کہ کسی طرف عمل پر
 نکتہ چینی کرنا اس کے اور اس بہتر تجربہ کار و شوارہ حتی الامکان
 خوشنویسی کی ہے، طبیعت و استعداد صحیح انکار کیا جائے اگر
 جبکہ اس انانیت کا کوئی دوسرا فیصلہ پر ہے الوقت
 میں غلط اور فرنگداشت کا ہونا ضروری ہے قیاس ہی نہیں بلکہ ضروری
 ہے جو ضرورتیں انہیں تیار ہو دیں گے ان کا ہونا ہے اور کھڑے ہو سکتے
 ساتھ کھڑے ہو چلے جاتے ہیں ہائی اسکول کے ساتھ کوئی ایسا
 لاء لایا کر دیکھ جو ذہنی قابلیت اور قابلیت کی کمی
 ساتھ تیار ہے جسے لاء قیاس الحاصل کر اور سہ ہوتا ہے
 تو شاید غلطیوں کا امکان باقی نہ رہے۔

بہارِ طلباً سولچی طم بالہ کھنچا پٹھے اللہ التی ناسین
 الف وکی التی ناسین جتنا لایرے کیے لاکھ ٹکٹوں میں
 طینہ کدوہ ہر لایہ ہونے کا اتنا لہذا الف وکی غایری قطعاً نظر انداز
 کہہ لینی کوشش میں ہر دھڑکی دنیادار الاسباب
 لہجہ نثر دہلے اچر لیب بیل کن لایرے حلا کی محنت
 لایرے ہنر کمال لہجہ نثر باقاعدہ کوشش کی تو یقیناً
 کامیاب رہی اگر نصیب نہ نہ باوجود محنت و مشقت نامی
 سنا ہو تو سہی سمجھیں کہ کو غای رہ گئی اور ہی ٹکٹ کستہ ہو
 صبر و تحمل کا کام سیر لائیں اور کفایت سے بدلتے کمر ہمت
 باندھیں اور میدانے میں چوقم زن ہونے
 کام نہایت سے جواز و لگ لیتا ہے ساری کارکنہ و ذلتاً
 اگر امتحان میں نہایت ہار گئے تو اس بڑا امتیاز کیا کریں جو انہیں
 دنیا میں قدم رکھنے پر پیش آنے والا ہے جسکے بعد امتحان
 محض پیش خیمہ ہے یہ دنیا دار لامتناہی ہے ہر شخص جو اس میں داخل ہوتا
 کوئی پرک جاتا ہے اور ہر شخص کو کو پرکھتا ہے

ہمارے دوست و دشمن یا روال اختیار لیکن ہم نے ان کے عز و اوقار پر ایمان و عقیدہ
 ان کے ساتھ ساتھ اقامت و خاتمہ کے طور پر بلا درانی و طعن میں عالم سے موقع
 موقع کے ہمارا امتحان لیتے ہیں ہمارے امتحانات میں خوف
 حیدر با توں کے امتحان ہوتا ہے مگر زندگی امتحان میں بہت بڑا ہوا
 دشوار مضامین ہوتے ہیں مشکل و دشوار صحت و تندرستی حرکات
 و سکنت رفتار و گفتار لہجہ و لفظ و حال و حال و حضرات عقل
 و شعور صفات و صفی و اوصاف قلبی صحبت و دوستی اتفاق و اختلاف
 ہمدردی و محبت و طعن و ایثار نفسی و خدمت خلق صبر و استقلال
 عزیمت و محنت و محنت و شقت و دینار و دلالت و باز و حقوق
 شناسی و الف و لپند و عشق ہر چیز پہنچ جاتی ہے اور وہی
 لوگ مداح و زندگین الگ بڑھائے جاتے ہیں جو کہ امتحان
 حیران آور رہتے ہیں ہمارے کامیابی و ناکامیابی ترقی و تنہائی عزت
 و ذلت و تولد و فساد و نیک نام و بدنامی شہرت و گناہ و اقتدار
 منصب و اختیار ہمیشگی و عزلت و تنہائی و مشکلات و طمانین
 پریشانی خوشی و غم و راحت و سبک و خوارگی امتحان ہوتے ہیں

اور حقیقت تو بونے سے لڑ رہا ہے حیات موت اور یہ سفر زندگی خوفناک
 امتیاز ہے جس پر اب دلالت اور جادوئی خوشی کا انحصار ہے۔ غلہ
 پھینک دے تو بکھر جائے غلہ ہم آہٹ ہو کر یہ کہہ سکتے ہیں
 کہ۔ نہ ہوئی اگر مرنے سے تلی نہ سچی
 امتیاز اور بھی باقی ہو تو یہ بھی نہ سچی

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nastaliq:—

10

منکہ محمد بن محمد بن حسین ساکن ہنگام شہر فتحپور کا بیٹے۔
 جو مبلغ ۵۰ روپیہ یا نصف جگر مبلغ ایک سو روپیہ ہوتا ہے لالہ مراد شاہ
 ولد گاشی پریال قوم اگر وہاں وکیل بن کر رہے تھے تو یہ تھے۔ فیصد قرض لیکر
 اپنے تفرق میں لایا ہوئے اور اقرار کرتے ہوئے مبلغ ۱۰۰ روپیہ مذکور ہوئے شرح صدر
 عرصہ ایک سال میں لکھنا اور جو روپیہ بدعات لکھ کر دیا اور کوئی تک
 ہنگامی پشت پ لکھنا تاہو لکھا یا یہ لکھنا رسید لکھ کر دینا اگر میواں مذکور ہو کر روپیہ
 معقولہ لکھ کر دینا تو یہاں مذکور کو اختیار ہے اپنا فیصد یا قرض بذریعہ ثالث عدالت
 جس سے میری جاہیلہ منقولہ غیر منقولہ سے وصول کر لیں محکمہ کچھ غلط
 ہوگا اسلئے یہ چند کلمات بطور تکید لکھ کر سند ہی اور وقت

ضرورت کام آویز فقط المرقوم یکم فروری ۱۹۱۹ء بقلم خیم

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:—

10

چاند لڑات سینگ تاج محل کو خطا صو کر دیکھو تو ایک نفعہ کا قہ
 معلوم ہوتا ہے پتھر سیل بالیک ایک جالیہ کھائی سیل رنگین تھوڑے
 کر چھو پتھر تلاش کر رنگ مگر دیوہ فہرست پتھر پتھر
 کیسے خوش نما بلبل بنائی۔ کوئی سیدھی جالیہ پتھر بالکھانی
 ہوتے جاتے۔ لائے بلبل پتھر پتھر کھائی پتھر کو کھانہ
 کوئلہ کھلی کوئلہ کھلا یا پتھر پتھر پتھر پتھر
 ایک ایک پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر
 باریک باریک پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر
 پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر
 پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر پتھر

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:—

10

کمر نالہ نہایت بڑی طاقت بڑی طاقت تھی بڑی طاقت اور بڑی طاقت اور بڑی طاقت
 لوگوں کو دیکھ کر سمجھ کر دریا گنگا کناری شہر آباد ہے
 دریا گنگا نہایت بڑی طاقت ہے خاص کر بخت گھاٹ تو اپنی اپنی نظر
 بہت بڑھانے چوڑی چکی اور مضبوط درستی اور نہایت وسیع
 خیر طبع کے نقش و نگار ہیں۔ کناری پر پھر دیکھ جائیے ایسی تلاش گئی ہے
 اور شاید وایدالانہ وسیع اور ساکشاں ہے ہزاروں آدمی غیب سے دیا
 کی سیر کرتے ہیں گل فروشوں اور بتوں کی بہت دکانیں ہیں اور اس کے اور پرکھتے نظر
 آتی ہیں۔

1929

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:—

10

کسی ملک کو جو بحال لفظ غافلہ کا دارالسربراہ بن گیا ہے
 دلا فرماؤ اس کو ملغی مضبوط ہو سکے۔ یا اس کو عملات نہایت نادر ہو
 بلکہ اس کا دارو مدار محض اس بات پر ہے کہ کسی ملک میں اعلیٰ پایہ کی تربیت یافتہ
 لوگوں کی تعداد زیادہ تر ہو کہ لفظ لعل الیٰ ہی جبکہ نظم
 کو خیال لعل کی طرح بھروسہ کیا جائے محض انہیں باتوں پر لک
 ملک کی حقیر بنوے گا ملکہ ہے۔ یہی اس کی اصلی قیمت۔
 یہی اس کی طاقت طاقت ہے۔

1933

HIGH SCHOOL EXAMINATION

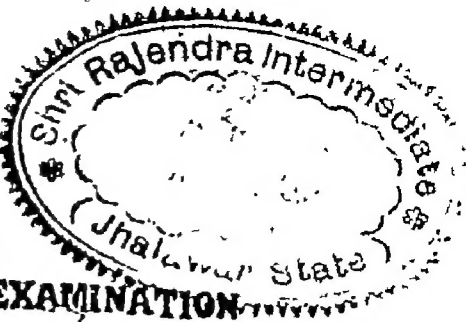
Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nastaliq:—

10

سب تاثر سے جڑ گئیں گے اور فوجی صاف سے ستاروں کے گشت ہائی بہت اور کھینچ سلیقہ تمام آواز
لہجہ خود کے نظائر تھیں بھی خاموشی اور خود نشانی سے چکرتی ہیں اس لئے نظارے سے کسی کچھ نہیں بچتا۔ بھگوان کا مہار
طرح سے وہ خیال سے ہمارے۔ سے پیدا کی کر کے اس طرح پر رکھتے ہیں، پھر جان سکتے ہیں کہ جو کسی سے نہیں لگتے
بڑے سہیل کے قتلہ اودان کا فائدہ کہ قدیم زمانہ قدیم اور بدیر اور ایمالہ سے پہلے کہ ایک نسبت لگتی ہے
مجیب خیال سے تھر۔ یعنی لہر اپنے نظم سے ان کی ذریعہ خیال کرتے تھے جب وہ میر سیدہ آلات کے لہجہ
ہو کر تو بہت سے دلائل و حقائق ان کے بہت دریاخت بہت جیسے آگے دیکھ رہے ہیں اور محض واقف تھے۔



HIGH SCH

EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nastaliq:—

10

عبر جان علیہم وھما علیہم وھما علیہم وھما علیہم
وہما علیہم وھما علیہم وھما علیہم وھما علیہم
جسکی خداداد عالم کرنے اشرف المخلوقات بنایا اور اسکی عقل
علم کا جو حصہ عطا فرمایا ہے اسکی جان پر لایا ہے تاکہ اسکی عقل
وہما علیہم وھما علیہم وھما علیہم وھما علیہم
جو اسکی زندگی میں دیکھ کر کہ کارآمد ہو استعمال میں لائے اور حیوانات مطلق کو
جو جس حکم کے قابل ہوں اسکی پوجہ و تاج میں رکھیں تاکہ اسکی عقل
لیتا ہے حیوانات میں گوشت خور ہیں اسکی سب سے بڑا دشمن طاقت
سینے سب سے زیادہ ہوتا ہے لیکن انسان عقل کے زور سے اسکو جبراً قابو میں لاکر
اپنا مطیع بنا لیتا ہے اور انسانوں کی طرح ایک کو بارشام
و فرما تو ہم سب کو بنایا ہے اور اسکی سب سے بڑا دشمن
اسن و اماں وھما علیہم وھما علیہم وھما علیہم